عشق مجازی کی تباہ کاریاں

امام ابن جوزی ۵۹۷ھ کی شاہکار تصنیف

ذمّ الھویٰ

شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں

عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری

شادی اور نکاح کی ترغیب

عشق مجازی اور بدنظری کا علاج

عاشقوں پر عشق کی دنیوی آفات

عمل لواطت کی حرمت اور سزائیں

لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق

عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات و حالات

اردو ترجمہ و تلخیص

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان



دار المعارف ملتان



عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

امام ابنِ جوزیؒ ۵۹۷ھ کی شاہکار تصنیف

ذَمُّ الھوٰی

اُردو ترجمہ وتلخیص

مولانا اِمداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دارالمعارف

عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالا، مُلتان

عشق مجازی کی تباہ کاریاں

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10258

نام کتاب : عشق مجازی کی تباہ کاریاں (اردو)
ترجمہ : ذم الھوی (عربی)
از تالیف امام ابن جوزی، سن وفات ۵۹۷ھ

مترجم : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان
استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی
سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10258

ناشر : عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

صفحات : ۲۸۰ / اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

ہدیہ : روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور — نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

مکتبہ العلم اردو بازار لاہور — بیت القرآن اردو بازار کراچی

صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور — اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور — مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی

مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور — مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی

ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور — مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد

بک لینڈ اردو بازار لاہور — مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور — مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی — مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی — مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ

فیروز سنز لاہور۔ کراچی — مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴ — مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی — ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی — مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

دار الاشاعت اردو بازار کراچی — عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴ — بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان

فضلی سنز اردو بازار کراچی — مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان

درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی — مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست عنوانات

عقل کی حقیقت اور فضیلت

مذمت خواہش نفسانی

مجاہدہ ومحاسبہ نفس

تعریف وترغیب صبر

گمراہی کے فتنوں سے دل کی حفاظت

دل کیسے زنگ آلود ہوتا ہے

دل سے زنگ ہٹانے کا طریقہ

اصلاح دل کی دعا

دل کے اندر سے نصیحت کرنے والا

صرف اللہ کی محبت چاہیے

حفاظت نگاہ

فضول دیکھنے کی مذمت

نظر کے فتنوں سے حفاظت

بے ریش لڑکوں کی طرف دیکھنے اور ان کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت

لڑکوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے والے

بدنظری کا گناہ اور اس کی سزا

اپنے آپ کو بدنظری کی سزا دینے والے

نظر کے فتنہ سے حفاظت کے لئے بینائی چھین لینے کی دعا کرنے والے

حفاظت نظر کا انعام

بدنگاہی سے پیدا ہونے والے اثرات کا علاج

عورت دیکھ کر ہیجان ہو تو کیا کریں

اجنبی عورت سے تنہائی حرام ہے

عورتوں کے فتنہ کی خطرناکیاں

شیطان کے فتنے اور مکاریاں

گناہ اور ان کے اثرات بد سے احتیاط

مذمت زنا

لواطت کی خطرناکیاں

لواطت کی سزا دنیا میں

لوطی کی قیامت اور دوزخ کی سزائیں

گناہوں کی سزاؤں سے بچنے کی ضرورت

توبہ اور استغفار کی ترغیب

خدا یاد آنے سے گناہ سے کنارہ کش ہونے والوں کا ثواب

بدکاری پر قدرت کے باوجود باز رہنے والوں کی حکایات

شادی کی ترغیب واہمیت

بیوی کو خاوند کے خلاف کرنے کی مذمت

عشق کیا ہے؟

اسباب عشق و محبت

مذمت عشق

ابتلائے عشق کے بعد خود کو گناہ سے بچانے کا ثواب

عشق کی آفات (مہلک بیماری، بدحالی، دیوانگی وغیرہ)

معشوق کی خاطر عاشقوں کے حیلے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے والے خطرات کی حکایات

لیلیٰ مجنوں کے حالات عشق

عاشقی کے پیچھے کافر بننے والوں کی حکایات

عشق کی خاطر لوگوں کو قتل کرنے والے عاشقوں کے واقعات

معشوق کو قتل کرنے والے عاشقوں کی حکایات

عشق کے سبب قتل ہونے والے عاشق

عشق کے مقتول

خودکشی کرنے والے عاشق

عشق کا علاج

محبوبوں سے شادی حاصل کر لینے والوں کی حکایات

ظاہری علاج

مجھے ضرور پڑھیں........

مختصر حالات

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے، لقب جمال الدین، کنیت ابوالفرج، اور ابن الجوزی کے نام سے مشہور ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن عبیداللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی بن عبداللہ بن القاسم بن النضر بن القاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، قرشی تیمی بکری بغدادی حنبلی۔

ابن الجوزیؒ کی نسبت

جوزی کی نسبت میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپ کے دادا جعفر بصرہ کے ایک فرضہ کی طرف منسوب تھے جس کا نام جوزہ تھا۔ فرضۃ النہر، نہر کے دہانے کو کہتے ہیں جہاں سے پانی لیا جاتا ہے اور فرضۃ البحر اس مقام کو کہتے ہیں جہاں کشتیاں بندھتی ہیں۔ یہ اکثر لوگوں کا قول ہے۔ اور منذری کہتے ہیں کہ یہ ایک مقام کی طرف نسبت ہے جس کو فرضۃ الجوز کہتے ہیں۔

اور شیخ عبدالصمد بن ابی جیش کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے ایک محلّہ کی طرف نسبت ہے جس کا نام ''محلہ الجوز'' ہے بعض کا قول ہے کہ یہ نہیں بلکہ شہر واسط میں ان کے اجداد کے گھر میں جوز یعنی اخروٹ کا ایک درخت تھا، جس کے سوا وہاں اور کوئی اس کا درخت نہیں تھا۔

پیدائش

آپ کے سن پیدائش میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ۵۰۸ھ ہے اور بعض کا قول ہے کہ ۵۰۹ھ ہے، اور بعض کا قول ہے کہ ۵۱۰ھ ہے۔ خود ان کی تحریر ملی تھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ مجھ کو اپنی پیدائش کا سن ٹھیک معلوم نہیں، اتنا معلوم ہے کہ والد صاحب کا ۵۱۴ھ میں انتقال ہوا تھا، اور والدہ کہتی تھیں کہ اس وقت تمہاری عمر تقریباً تین برس کی تھی۔ اس بناء پر آپ کا سن پیدائش ۵۱۱ھ یا ۵۱۲ھ ہوگا۔ آپ بغداد میں درب حبیب میں پیدا ہوئے تھے۔

ابتدائی حالات اور تحصیل علم

آپ کے والد بچپن میں انتقال کر گئے تو آپ کی والدہ اور پھوپی نے آپ کی پرورش کی۔ آپ کے ہاں تانبے کی تجارت ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے آپ کی بعض قدیم سندوں میں ابن الجوزی الصفار لکھا ہوا ہے۔ جب آپ بڑے ہوئے تو آپ کی پھوپھی حافظ ابو الفضل ابن ناصر کے ہاں لے گئیں تو آپ نے ان کی طرف توجہ کی اور ان کو حدیث سنائی۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کی ابتدائی تعلیم ۵۱۶ء میں ہوئی تھی۔ قرآن مجید حفظ کیا اور ائمہ قراءۃ کی ایک جماعت سے تحصیل علم کی۔ بڑے ہونے کے بعد شہر واسط میں علی ابن الباقلانی سے قرآن مجید روایات کے ساتھ پڑھا۔

مشائخ (اساتذہ)

آپ نے اپنے مشائخ میں ستاسی اشخاص کو ذکر کیا ہے حالانکہ ان کے سوا بھی کئی اور علماء سے علم حاصل کیا چند بڑے بڑے اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

ابو القاسم بن الحصین، قاضی ابو بکر الانصاری، ابو بکر محمد بن الحسین المرزفی (المزرقی)، ابو القاسم الحریری، علی بن عبدالواحد الدینوری، ابو السعادات احمد بن احمد التوکلی، ابو غالب بن البناء، اور ان کے بھائی یحیٰی، ابو عبداللہ الحسین بن محمد البارع، ابو الحسن

علی بن احد الموحد، ابو غالب محمد الحسن الماوردی، فقیہ ابو الحسن ابن الزاغونی، ابو منصور بن خیرون، ابو القاسم بن السمر قندی، عبدالوہاب الانماطی، عبدالملک الکروجی، خطیب اصبہان ابو القاسم عبداللہ بن محمد، ابو سعید الزوزی، ابو سعد البغدادی، یحییٰ بن الطراح، اسماعیل بن ابی صالح المؤذن، ابوالقاسم بن علی بن علی العلوی الہروی الواعظ، ابو منصور القناز، عبدالجبار بن ابراہیم بن عبدالوہاب ابن مندہ، ہبۃ اللہ بن الطبر اور ابوالوقت السجزی۔

مجالس وعظ

۵۶۰ھ میں آپ کو اجازت دی گئی کہ آپ باب بدر میں سلطان کی موجودگی میں وعظ کے لئے بیٹھیں۔ شیخ کہتے ہیں کہ چاشت کے وقت سے لے کر عصر کے بعد تک لوگ اپنے لئے جگہ کا انتظام کرتے رہے۔ وہاں پر چند چبوترے تھے جو کرایہ پر لئے گئے۔ چنانچہ ایک آدمی کی جگہ دو تین قیراط پر ملتی تھی۔ آپ باب بدر میں عرفہ کے روز وعظ کے لئے تشریف لے گئے تو لوگ چاشت ہی کے وقت سے حاضر ہونے لگے گرمی سخت تھی اور لوگ روزہ سے تھے اس روز کے عجیب امور میں سے یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سر پر سایہ تانا جس کو دس آدمی ظہر سے عصر تک پکڑے رہے۔ اور لوگوں نے ان کو پانچ قیراط دیئے۔ بہت سے پنکھے دوگنی قیمت پر خریدے گئے۔ اس روز ایک شخص چلایا کہ اس بھیڑ میں ابھی میرے سو دینار چوری ہو گئے تو سلطان نے اس کو اپنی طرف سے سو دینار دیئے شیخ کہتے ہیں کہ اسی سال میں نے علامہ ابن الجوزی کے لئے عاشورا کے روز جامع مسجد منصور میں وعظ کی ایک مجلس قائم کی، اس میں اتنے لوگ حاضر ہوئے جن کی تعداد کا اندازہ ایک لاکھ تھا۔ اور ایسا ہی واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھ سے اہل حربیہ نے چاہا کہ میں ان کے لئے رات کو وعظ کی مجلس قائم کروں۔ میں نے ۶ ربیع الاول جمعرات کے روز کا وعدہ کیا۔ بغداد وغیرہ کے لوگوں کی وہاں اس قدر کثرت ہوئی جو نصف شعبان کی کثرت سے کہیں زیادہ تھی۔ میں باب بصرہ سے چل کر مغرب کے بعد حربیہ میں داخل ہوا تو وہاں کے لوگ بہت سی مشعلیں ہمراہ لئے مجھ سے ملے، اور میرے ساتھ ہو لئے۔

جب میں باب بصرہ سے نکلا تو میں نے حربیہ والوں کو دیکھا کہ اتنی مشعلیں لے کر آ رہے ہیں جن کا شمار ممکن نہ تھا میں نے دیکھا کہ میدان روشنی سے جگمگا رہا ہے، اور محلہ کے لوگ، عورتیں اور بچے دیکھنے کیلئے نکلے ہیں میدان میں اس قدر بھیڑ تھی جیسے بدھ کے روز بازار میں بھیڑ ہوتی ہے۔ میں حربیہ میں داخل ہوا تو سڑک آدمیوں سے بھر رہی تھی۔ اگر کہا جائے کہ جو لوگ مجلس وعظ کی غرض سے آئے اور حربیہ اور باب بصرہ کے درمیان میں چلے وہ تین لاکھ تھے، تو یہ بات بعید نہ ہوگی۔

حاصل یہ کہ آپ کی مجالس وعظ کی نظیر نہ تو دیکھی گئی اور نہ سنی گئی۔ ان سے بڑا نفع پہنچتا تھا غافل نصیحت حاصل کرتے تھے، جاہل علم کی باتیں سیکھتے تھے، گنہگار توبہ کرتے تھے، مشرک مسلمان ہوتے تھے، آپ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ وعظ کیا تو تقریباً دو سو آدمی اسی مجلس میں تائب ہوئے۔ اور ان میں سے ایک سو بیس کی پیروں کے نام کی چوٹیاں کاٹی گئیں۔

آپ نے کتاب القصاص والمذکرین کے آخر میں لکھا ہے کہ میں ہمیشہ لوگوں کو وعظ کرتا رہا اور ان کو توبہ اور تقویٰ کی ترغیب دلاتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کتاب میں ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ کی فہرست جمع کر لی۔ اور دس ہزار سے زیادہ بچوں کی پیروں کے نام کی رکھی ہوئی چوٹیاں کاٹی گئیں اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

آپ کے پوتے ابوالمظفر کہتے ہیں کہ آپ کے وعظ میں کم سے کم دس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے اور بسا اوقات یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی قبولیت اور ہیبت پڑی ہوئی تھی۔ آپ کو دنیا سے رغبت نہ تھی میں نے آپ کو آخر عمر میں سنا، منبر پر فرما رہے تھے کہ

"میں نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے دو ہزار جزو لکھے ہیں،
میرے ہاتھ پر ایک لاکھ آدمیوں نے توبہ کی ہے اور بیس ہزار یہود

ونصاریٰ مسلمان ہوئے“

آپ ہفتہ وار قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ مکان سے صرف جامع مسجد کو جمعہ اور وعظ کیلئے نکلا کرتے تھے کبھی کسی سے مذاق نہیں کیا۔ اور نہ کبھی کوئی مشتبہ چیز کھائی۔ اسی طرح تمام عمر گزار دی۔ ابن القطیعی کہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کے کلام سے بہت فائدہ اٹھایا۔ بعض مرتبہ ایک ایک مجلس میں سوسواور اس سے زیادہ آدمی گناہوں سے توبہ کرتے تھے۔ سال میں دوایک روز جامع مسجد منصور میں وعظ کے لئے بیٹھا کرتے تھے تو اعلان کیلئے اشتہارات تقسیم ہوتے تھے۔ اور ایک ایک لاکھ آدمی جمع ہو جاتے تھے۔

الغرض آپ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ آپ کے انقلاب انگیز مواعظ اور مجالس درس ہیں ان مجالس وعظ نے سارے بغداد کو زیروزبر کر رکھا تھا۔ خلفاء سلاطین، وزراء اور اکابر علماء ان میں بڑے اہتمام اور بڑے شوق سے شرکت کرتے۔ تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگ غش کھا کھا کر گرتے لوگوں کی چیخیں نکل جاتیں۔ اور آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ نے اپنی مجالس وعظ میں بدعات ومنکرات کی کھل کر تردید کی۔ عقائد صحیحہ اور سنت کا اظہار کیا۔ اپنی بے مثل خطابت، زبردست علمیت اور عام رجوع کی وجہ سے اہل بدعت کو ان کی تردید کا حوصلہ نہ ہوا۔ سنت کو ان کے مواعظ و درس اور تصنیفات سے بہت فروغ ہوا۔

......تصانیف

علامہ ابن الجوزیؒ نے زبانی وعظ وتقریر پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے متعدد کتابیں ایسی لکھیں جنہوں نے علمی طبقہ پر بڑا اثر ڈالا۔ اور غلط رجحانات کی اصلاح کی۔

حافظ ابن الدبیثی نے ذکر کیا ہے کہ ہمارے شیخ امام جمال الدین ابن الجوزیؒ کی بہت سی تصانیف مختلف فنون میں ہیں۔ جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، رقائق، تاریخ وغیرہ۔ حدیث اور علوم حدیث کی معرفت، صحیح وضعیف حدیث کی واقفیت میں آپ کو درجہ

کمال حاصل تھا۔ اور اس فن میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ جیسے مسانید، ابواب اور اسماء الرجال، اور ان احادیث کی معرفت جن سے احکام اور فقہ میں استدلال کیا جاتا ہے۔ اور ان احادیث کی معرفت جو قابل استدلال نہیں ہیں، جیسے ضعیف و موضوع حدیثیں اور جیسے انقطاع اور اتصال کا بیان۔ وعظ میں آپ کی تقریر شستہ ہوتی تھی، اشارات عمدہ، معانی لطیف، اور استعارات نفیس۔ آپ کا کلام پاکیزہ ہوتا تھا، اندازِ کلام شائستہ، زبان شیریں اور بیان اعلیٰ تھا۔ آپ کے علم اور عمر میں برکت دی گئی تھی۔

ابن النجار آپ کی چند تصانیف کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ جس نے آپ کی تالیفات میں غور کیا اس کو آپ کا حفظ، ضبط اور علمی مرتبہ معلوم ہے۔ آپ باوجود ان فضائل اور وسیع علوم کے وظائف اور عبادات کے بھی پابند تھے۔ آپ کو ذوق صحیح کا حصہ اور شیرینی مناجات کا بہرہ بھی تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ''اجوبہ مصریہ'' میں لکھا ہے کہ آپ مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ بہت سے فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں میں نے ان کی تالیفات شمار کیں تو ہزار سے زیادہ پایا اور اس کے بعد اور بھی دیکھیں جو پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ حدیث وفنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات ہیں جن سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ اور اس میں آپ کو کمال مہارت تھی۔ وعظ اور فنون وعظ میں آپ کی ایسی تصنیفات ہیں کہ ان جیسی کوئی تصنیف نہیں ہوئی۔ اور بہتر تصنیف آپ کی وہ ہے جس میں سلف کے حالات جمع کئے ہیں۔ مثلاً وہ مناقب جو آپ نے تصنیف کئے ہیں کیوں کہ آپ معتبر تھے۔ لوگوں کی تصنیفات سے آپ کو بہت واقفیت تھی۔ ترتیب اور تفصیل اچھی کرتے تھے جمع کرنے اور لکھنے پر قادر تھے۔ ان فنون میں آپ کو دیگر مصنفین سے اچھی تمیز تھی کیونکہ بہت سے لوگ ہیں جن کی اس فن میں تصانیف ہیں۔ لیکن ان کو سچ اور جھوٹ میں تمیز نہیں ہے۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری پہلی تصنیف اس وقت ہوئی ہے جب میری عمر تقریباً تیرہ برس کی تھی۔

ابن القطیعی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ابن الجوزی نے مجھ کو اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا

ایک رقعہ دیا اور کہا کہ یہی میری تصنیفات کی فہرست ہے وہ فہرست یہاں درج کی جاتی ہے۔

قرآن اور علوم قرآن کے متعلق چند تصنیفات

(۱) المغنی فی تفسیر القرآن (۲) زاد المسیر فی علم التفسیر (۳) تیسیر البیان فی تفسیر القرآن (۴) تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب (۵) غریب الغریب (غریب العزیز) (۶) نزہۃ (الاعین) النواظر فی (علم) الوجوہ والنظائر (اس میں مفردات امام راغب کی طرز پر معانی قرآن کا بیان ہے) (۷) الوجوہ النواضر فی الوجوہ والنظائر (۸) مختصر کتاب نزہۃ العیون (۹) الاشارۃ الی القراءۃ المختارۃ (۱۰) تذکرہ المنتبہ فی عیون المشتبہ (یہ فن قراءۃ میں ہے) (۱۱) فنون الافنان فی (عیون) علوم القرآن (۱۲) ورد الاغصان فی فنون الافنان (۱۳) عمدۃ الراسخ فی معرفۃ المنسوخ والناسخ (۱۴) المصفی باکف اہل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ۔

اصول دین میں چند تصنیفات

(۱۵) منتقد المعتقد (۱۶) منہاج الوصول الی علم الاصول (۱۷) بیان غفلۃ القائل بعدم افعال العباد (۱۸) غوامض الالہیات (۱۹) مسلک العقل (۲۰) منہاج اہل الاصابہ فی محبۃ الصحابہ (۲۱) السر المصون (۲۲) دفع شبہۃ التشبیہ (دفع شبہ المشتبہ) (۲۳) الرد علی المتعصب العنید۔

علم حدیث اور زہدیات میں تصنیفات

(۲۴) جامع المسانید (والالقاب) باخصر الاسانید (۲۵) الحدائق (لاہل الحقائق فی الموعظۃ (۲۶) نقل العقل (نفس النقل) (۲۷) المجتبیٰ (فی انواع من العلوم) (۲۸) النزہہ (۲۹) عیون الحکایات (۳۰) ملتقط الحکایات (۳۱) ارشاد المریدین فی حکایات (سلف) الصالحین (۳۲) روضۃ الناقل (۳۳) غرر الاثر (۳۴) التحقیق فی احادیث التعلیق (الخلاف) (۳۵) السدیح (۳۶) الموضوعات من الاحادیث المرفوعات (۳۷)

العلل المتناہیۃ فی احادیث الواہیۃ (الواہیات)(۳۸)الکشف لمشکل (حدیث) الصحیحین (۳۹)مشکل الصحاح (۴۰)الضعفاء والمتروکین (۴۱)اعلام العالم بعد رسوخہ بحقائق ناسخ الحدیث ومنسوخہ (۴۲)اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ والتحدیث بمقدار المنسوخ (من الحدیث) (۴۳)السہم المصیب (۴۴)اخائر الذخائر (۴۵) الفوائد عن الشیوخ (۴۶)مناقب اصحاب الحدیث (مناقب جماعۃ) (۴۷)موت الخضر (۴۸)مختصر موت الخضر (۴۹) المشیخہ (۵۰) المسلسلات (۵۱)المحتسب فی النسب (۵۲)تحفۃ الکلیات (۵۳)تنویر مدلہم السدف (۵۴)الالقاب (۵۵) فضائل (مناقب) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵۶)فضائل (مناقب) عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (۵۷)سیرۃ عمر بن عبدالعزیز (یہ علیحدہ بڑی کتاب ہے)(۵۸) فضائل سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ (۵۹) فضائل الحسن البصری رحمۃ اللہ علیہ (۶۰) مناقب الفضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (۶۱) مناقب بشرالحافی (۶۲) مناقب ابراہیم بن ادہم (۶۳) مناقب سفیان الثوری (۶۴) مناقب احمد بن حنبل (۶۵) مناقب معروف الکرخی (۶۶) مناقب رابعہ العدویہ (۶۷) مثیر الغرام الساکن الی اشرف الاماکن (۶۸) صفوۃ الصفوۃ (جو حلیۃ الاولیاء کا مختصر ہے)(۶۹) منہاج القاصدین (یہ کتاب احیاء علوم الدین کے اسلوب پر ہے) (۷۰)المختار من اخبار الاخیار (۷۱)القاطع لمحال اللجاج القاطع بمحال الحلاج (۷۲) عجالۃ المنتظر فی شرح حال الخضر (۷۳) النساء وما یتعلقہن بآدابہن (احکام النساء)(۷۴)بیان علۃ الحدیث المنقول فی ان ابا بکرؓ امام الرسولؐ (۷۵)الجوہر (جواہر المواعظ)(۷۶)المقلق۔

علم فقہ میں چند تصنیفات

(۷۷)الانصاف فی مسائل الخلاف (۷۸)(الانتصار فی مسائل الخلاف) (۷۹)جنۃ النظر وجنۃ المنتظر (یہ متوسط تعلیق ہے)(۸۰) مختصر المختصر فی مسائل النظر (یہ اس سے چھوٹی تعلیق ہے) (۸۱) عمدۃ الدلائل فی مشتہر المسائل (الدلائل فی

مشہور المسائل) (۸۲) المذہب فی المذہب (۸۳) مسبوک الذہب فی المذہب (۸۴) العبادات الخمس (۸۵) اسباب الہدایہ لارباب البدایہ (۸۶) کشف الظلمۃ عن الضباء فی ردالدعوی کمیا (۸۷) درء اللوم والضیم فی صوم یوم الغیم۔

علم تاریخ میں چند تصنیفات

(۸۸) تلقیح فہوم اہل الاثر فی عیون التاریخ والسیر (ابن قتیبہ کی المعارف کی طرز پر) (۸۹) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم (۹۰) شذور العقود فی تاریخ العہود (۹۱) طرائف الظرائف فی تاریخ السوالف (۹۲) مناقب بغداد (۹۳) الذہب المسبوک فی سیر الملوک۔

علم وعظ میں چند تصنیفات

(۹۴) الیواقیت فی الخطب (المواقیت فی الخطب الوعظیہ) (۹۵) المنتخب فی النوب (۹۶) نخب المنتخب (۹۷) منتحل المنتخب (۹۸) نسیم الریاض (فی الموعظۃ) (۹۹) الملؤلؤۃ (فی المواعظ) (۱۰۰) کنز المذکرین (فی المواعظ) (۱۰۱) الارج (فی الموعظۃ) (۱۰۲) اللطیف (فی الوعظ) (۱۰۳) اللطائف (۱۰۴) کنز الرموز (۱۰۵) النفیس (۱۰۶) زین القصص (۱۰۷) موافق المرافق (۱۰۸) الشاہد والمشہود (۱۰۹) واسطات العقود من شاہد ومشہود (۱۱۰) الملہب (۱۱۱) المدہش (فی المحاضرات) (۱۱۲) صبا نجد (فی الموعظۃ) (۱۱۳) محادثۃ العقل (۱۱۴) لقط الجمان (۱۱۵) مغانی المعانی (۱۱۶) فتوح الفتوح (فیوح الفتوح) (۱۱۷) التعازی الملوکیہ (۱۱۸) المقعد المقیم البدریہ (۱۱۹) ایقاظ الوسنان (۱۲۰) الدفدات باحوال الحیوان والنبات (۱۲۱) نکت المجالس البدریہ (۱۲۲) نزہۃ الاریب (۱۲۳) (نسیم السحر) (۱۲۴) (روح الارواح) (۱۲۵) منتہی المنتہی (۱۲۶) تبصرۃ المبتدی (التبصرۃ) (۱۲۷) الیاقوتۃ (فی الوعظ کشف الظنون میں اس کا نام "یاقوتۃ المواعظ والموعظۃ" درج ہے) (۱۲۸) تحفۃ الواعظ (ونزہۃ الملاحظ۔

مختلف فنون میں چند تصنیفات

(۱۲۹)ذم الہوی(عشق مجازی کی تباہ کاریاں اسی کتاب کا ترجمہ ہے)
(۱۳۰)صید الخاطر(اس کا ترجمہ بھی ہمارے کتب خانہ کے اہتمام سے طبع ہو گیا ہے)
(۱۳۱) احکام الاشعار باحکام الاشعار(۱۳۲)القصاص والمذکرین (۱۳۳)تقویم اللسان (فی سیاق درۃ الغواص) (۱۳۴)الاذکیاء(۱۳۵) (اخبار)الحمقیٰ والمغفلین (۱۳۶)تلبیس ابلیس (۱۳۷)لقط المنافع فی الطب(منافع الطب)دو جلد(۱۳۸)مختار المنافع (یہ لقط المنافع کا مختصر ہے) (۱۳۹) حسن الخطاب فی الشیب والشباب (۱۴۰)اعمار الاعیان (فی التاریخ والتراجم)(۱۴۱) الثبات عند الممات (۱۴۲)تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش (تنویر الغبش فی احوال الاعیان من الحبش) (۱۴۳)الحث علی حفظ (طلب)العلم وذکر کبار الحفاظ(۱۴۴)اسراف الموالی(اشراف الموالی)(۱۴۵)اعلام الاحیاء باغلاط الاحیاء (للغزالی)(۱۴۶)تحریم المحل المکروہ (۱۴۷)المصباح المعضی لدعوۃ الامام المستضی (۱۴۸)عطف العلماء علی الامراء والامراء علی العلماء(۱۴۹)النصر علی المصر (۱۵۰)المجد العهدی(۱۵۱)الفجر النوری (الفخر النوری) (۱۵۲)مناقب الستر الرفیع(۱۵۳)ماقلت من الاشعار(۱۵۴)المقامات(الجوزیہ فی المعانی الوعظیہ وشرح الکلمات اللغویہ)(۱۵۵)من رسائلی(۱۵۶)(عجائب النساء یا اخبار النساء)(۱۵۷)الطب الروحانی (۱۵۸)(عجائب البدائع) (۱۵۹)(منتہی المشتہی)(۱۶۰)(المنثور فی المواعظ)(۱۶۱)المزعج (۱۶۲) مولد النبی (۱۶۳) تنبیہ النائم الغمر علی (حفظ)مواسم العمر۔

یہ ان کتابوں کی فہرست تھی جنہیں ابن القطیعی نے خود ان کے خط سے نقل کیا ہے اور ان کو سنایا ہے ہمارا خیال ہے کہ ابن القطیعی نے اس میں کچھ اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔

آپ کی اس فہرست کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی بعد کی تصانیف ہیں۔ان میں بعض کے نام یہ ہیں:

(۱۶۴)بیان الخطأ والصواب من احادیث الشہاب(۱۶۵)البازی الاشہب المنقض علی مخالفی المذہب (۱۶۶)الوفاء فی فضائل المصطفیٰ ﷺ (۱۶۷) النور فی

فضائل الایام والشہور (۱۶۸) تقریب الطریق الابعد فی فضل مغفرۃ احمد ﷺ (۱۶۹) مناقب الامام الشافعی (۱۷۰) العزلۃ (۱۷۱) الریاضۃ (۱۷۲) فنون الالباب (۱۷۳) مناقب (الصدیق ابی بکرؓ) (۱۷۴) مناقب علیؓ (۱۷۵) فضائل العرب (۱۷۶) درۃ الاکلیل (فی التاریخ) (۱۷۷) الامثال (۱۷۸) المنفعہ فی المذاہب الاربعہ (۱۷۹) المختار من الاشعار (۱۸۰) رؤس القواریر (فی الخطب والمحاضرات والوعظ والتذکیر (۱۸۱) المرتحل فی الوعظ (۱۸۲) کبیر نسیم الریاض (۱۸۳) ذخیرۃ الوعظ (۱۸۴) الزجر المخوف (۱۸۵) الانس والمحبہ (۱۸۶) المطرب للمذنب (۱۸۷) الزند الوری فی الوعظ الناصری (۱۸۸) الفاخر فی ایام الامام الناصر (۱۸۹) المجد الصلاحی (۱۹۰) لغۃ الفقہ (۱۹۱) عقد الخناصر فی ذم الخلیفۃ الناصر (یہ بھی آپ کی طرف منسوب ہے (۱۹۲) غریب الحدیث (۱۹۳) ملح الاحادیث (ملح المواعظ) (۱۹۴) فصول (المائۃ) الوعظیۃ (حروف کی ترتیب پر ہے) (۱۹۵) سلوۃ الاحزان (سلوۃ الاخوان بما ورد عن ذوی العرفان) (۱۹۶) الشوق فی الوعظ (۱۹۷) المجالس الیوسفیہ فی الوعظ یہ آپ نے اپنے بڑے بیٹے یوسف کے لئے لکھی تھی (۱۹۸) المقبری (۱۹۹) قیام اللیل (۲۰۰) الحادثۃ (۲۰۱) المناجات (۲۰۲) جواہر الزواہر فی الوعظ (زاہر الجواہر) (۲۰۳) النجاۃ بالخواتیم (۲۰۴) المرتقی لمن اتقی (۲۰۵) اخبار الظراف والمتماجنین۔

کہا جاتا ہے کہ (۲۰۶) صحاح الجوہری پر آپ کا حاشیہ ہے۔ اور آپ نے اس پر بعض مقامات میں گرفت بھی کی ہے۔ (۲۰۷) نیز آپ نے تین سو جلدوں پر مشتمل کتاب الفنون لابن عقیلؒ کو کچھ اوپر دس جلدوں میں مختصر کیا ہے۔

اسماعیل پاشا البغدادی نے اپنی تالیف ہدیۃ العارفین میں ابن الجوزی کے تذکرہ میں ان کی تصانیف میں ان کتابوں کو بھی درج کیا ہے:

(۲۰۸) آفۃ اصحاب الحدیث والرد علی عبدالمغیث (۲۰۹) اخبار الاخیار (۲۱۰) اخبار البرامکۃ (۲۱۱) اسباب النزول (۲۱۲) انس الفرید وبغیۃ المرید (۲۱۳) بستان الصادقین (۲۱۴) بستان الواعظین ورياض السامعین (۲۱۵) البلغۃ فی الفرع

(۲۱۶) تذکرۃ الخواص (۲۱۷) تقریر القواعد وتحریر الفوائد (۲۱۸) الاجمال فی اسماء الرجال (۲۱۹) الجلیس الصالح والانیس الناصح (۲۲۰) حسن السلوک فی مواعظ الملوک (۲۲۱) الدر الثمین من خصائص النبی الامین (۲۲۲) الدر الفائق بالمجالس والاحادیث الرقائق (۲۲۳) درر الاثر (۲۲۴) الدلائل فی منثور المسائل (۲۲۵) درياق الذنوب فی الموعظۃ (۲۲۶) دواء ذوی الغفلات (۲۲۷) الذیل علی طبقات الحنابلہ (۲۲۸) روضۃ المجالس ونزہۃ المستانس (۲۲۹) روضۃ المریدین (۲۳۰) الزہر الانیق (۲۳۱) سیرۃ المستغنی (۲۳۲) شرف المصطفی ﷺ (۲۳۳) شم الریاض (۲۳۴) عجب الخطب (۲۳۵) عقائد المرافق (۲۳۶) فضائل المدینہ (۲۳۷) قصیدۃ فی الاعتقاد (۲۳۸) کتاب البر والصلۃ (۲۳۹) کتاب الفروسیہ (۲۴۰) کتاب المتعلقین (۲۴۱) کتاب الملتقط (۲۴۲) کماۃ الذہر وفریدۃ الدہر (۲۴۳) کنز الملوک فی کیفیۃ السلوک (۲۴۴) اللآلی فی خطب المواعظ (۲۴۵) لباب فی قصص الانبیاء (۲۴۶) لفتۃ الکبد الی نصیحۃ الولد (۲۴۷) لقط فی حکایات الصالحین (۲۴۸) مایلحن فیہ العامہ (۲۴۹) مثیر الغرام لساکنی الشام (۲۵۰) المقترح الشامل (۲۵۱) المقتضب فی الخطب (۲۵۲) مناقب الحسین (۲۵۳) منتخب الزیر من روس القواریر فی الوعظ التذکیر (۲۵۴) منشور العقود فی تجرید الحدود (۲۵۵) منظومۃ فی الحدیث (۲۵۶) المنعش مختصر المدہش (۲۵۷) منہاجۃ النظر وجنۃ الفطر (۲۵۸) المورد العذب فی المواعظ والخطب (۲۵۹) نرجس القلوب والدال علی طریق المحبوب (۲۶۰) النطق المفہوم (۲۶۱) نظم الجمان (۲۶۲) نفح الطیب (۲۶۳) حادی الارواح الی بلاد الافراح۔

علامہ ذہبی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کس عالم نے ایسی تصنیفات کیں جیسی آپ نے کیں۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ میں آپ کے صاحبزادے محی الدین اور پوتے شمس الدین یوسف بن فرغلی واعظ اور حافظ عبدالغنی، ابن الدبیثی، ابن النجار، ابن خلیل، التقی الیلدانی، ابن

عبدالدائم اور النجیب عبداللطیف، قابل ذکر ہیں۔

وفات

آپ کے پوتے ابوالمظفر شمس الدین یوسف کہتے ہیں کہ میرے دادا ے رمضان ۵۹۷ھ کو ہفتہ کے روز سلطان کی والدہ کی قبر کے نیچے جو معروف کرخی کے متصل ہے وعظ کے لئے بیٹھے تھے میں وہیں موجود تھا۔ آپ نے چند اشعار پڑھے جن پر مجلس ختم ہوگئی۔ پھر آپ منبر سے اترے اور پانچ روز تک بیمار رہے۔ بالآخر ۱۲ رمضان کو جمعرات کے روز مغرب وعشاء کے درمیان اپنے گھر میں وفات پائی۔ والدہ کہتی تھیں کہ میں نے ان کو مرنے سے پہلے سنا کہ بار بار کہہ رہے تھے۔ میں کیا کتابوں پر عمل کروں گا، کتابیں تو میرے لئے ختم ہوگئیں۔ آپ کے غسل کے لئے ہمارے شیخ ناصرالدین بن سکینہ اور ضیاء الدین بن خبیر صبح کے وقت تشریف لائے اور بغداد کے لوگ جمع ہوئے، دکانیں بند ہو گئیں۔ اور ہم نے جنازے کو رسیوں سے باندھ کر ان کے سپرد کر دیا۔ جنازہ اسی قبر کے نیچے لے جایا گیا جہاں آپ آخری مرتبہ وعظ کے لئے بیٹھے تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ آپ کی نماز، آپ کے صاحبزادے ابوالقاسم علی نے پڑھائی، کیوں کہ مشاہیر ان تک نہ پہنچ سکے۔ پھر جنازے کو جامع مسجد منصور لے جایا گیا۔ اور لوگوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ لوگوں کا سخت اژدحام تھا گویا میلے کا دن معلوم ہوتا تھا۔ مقبرہ باب حرب میں امام احمد بن حنبل کی قبر کے پاس جنازہ نماز جمعہ کے وقت تک نہ پہنچ سکا۔ گرمی کا موسم تھا بہت سے لوگوں نے شدت کی تاب نہ لا کر روزے توڑ دیئے اور خندق ظاہر یہ میں پانی میں جا گرے تمام لوگوں کو آپ کی مفارقت کا سخت صدمہ تھا، بہت روئے اور آپ کی قبر کے پاس تمام رمضان قرآن خوانی کرتے رہے۔

آپ کے حالات زندگی پندرہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ ''طبقات ابن رجب'' میں مذکور ہیں۔ جن میں بڑے بڑے علمی معرکوں کا بھی بیان ہے۔

(ماخوذ از مقدمہ مترجم تلبیس ابلیس از علامہ عبدالحق اعظم گڑھی رحمۃ اللہ علیہ ص ۵ تا ۱۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله حمد الشاکرین وصلواته علی سید المرسلین محمد النبي الامي وآله الطاهرین وسلم تسلیما کثیرا

ایک شخص نے جو کسی آزمائش اور عشق شہوانی میں مبتلا تھا اس نے مجھ سے اپنی حالت کا شکوہ کیا اور اپنی بیماری کے علاج کی تفصیل میں مبالغہ کا تقاضا کیا۔ اس کی وجہ سے مجھے اس کتاب کو جمع کرنے کی ہمت بڑھی۔ میں نے اس کو اس کتاب کا محبت بھرا ہدیہ بنا کر پیش کیا۔

میں نے اس کی ترتیب و تالیف میں بہت محنت کی جبکہ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی مشکلات کا حال کرنے والا ہے۔

اے بھائی! جان لو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رضا کے اعمال نصیب فرمائے اور ہمیں اور تمہیں اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، جس مرض کا تم نے مجھ سے شکوہ کیا ہے اس سے شفاء کی امید باقی ہے تم دوا کے استعمال میں سبقت کرو اور پرہیز میں مبالغہ کرو شفاء ہوگی۔

اگر تو عشق میں جوں کا توں مبتلا رہے گا اور اپنی بیماری کے علاج میں صبر سے کام نہ لے گا تو مجھے بھی کتاب کی تصنیف میں تھکا دے گا اور خود بھی مشکلات میں گرفتار ہوگا۔

میں تیری خاطر اس کتاب کی تصنیف میں مصروف ہوا ہوں اور اس کی

تفصیلات کے بیان میں اس مرض سے نجات پر شوق دلانا چاہتا ہوں تاکہ تجھے سلامتی اور عافیت نصیب ہو، بعض مقامات میں میں نے نفس کی خواہش کے مطابق کچھ تفصیل کردی ہے کیونکہ تیرے جیسا بیمار واقعات و حکایات میں بہت دلچسپی لیتا ہے تاکہ تمہیں اس کا علم ہو کہ مرض میں کیسی کیسی خطرناک بلائیں ہیں۔

یہ کتاب تیرے لئے ایک یادگار ہوگی جن امور کا میں تجھے اس کتاب میں امر کروں گا ان پر عمل کرنا تیری ذمہ داری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء کرنے والے ہیں، وہ اسی کی حفاظت کرتے ہیں جس پر رحم فرماتے ہیں۔

اس کتاب کے پچاس ابواب ہیں (جن کے عنوانات فہرست عنوانات میں ملاحظہ فرمائیں)۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما



باب 1

عقل کی حقیقت اور فضیلت

عقل کیا ہے

حضرات اہل علم نے عقل کی حقیقت میں بہت اختلاف کیا ہے۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ

''یہ علوم ضروریہ کی ایک قسم ہے''

ایک جماعت کہتی ہے کہ

''یہ ایک فطرت ہے جس کے ساتھ علوم کا ادراک وشعور حاصل ہوتا ہے۔''

ایک جماعت کہتی ہے

''یہ ایک قوت ہے جس کے ذریعے معلومات کے حقائق کی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔''

ایک جماعت کہتی ہے کہ

''یہ جوہر بسیط ہے۔''

ایک جماعت کہتی ہے کہ

''یہ شفاف جسم ہے۔''

حارث محاسی کہتے ہیں:

''یہ ایک قسم کا نور ہے''

ہمارے حضرات میں سے ابوالحسن تمیمیؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ

''عقل ایک فطری چیز ہے۔''

علامہ محاسی سے بھی اس طرح کی ایک روایت منقول ہے۔

اس کے متعلق تحقیقی بات یہ ہے کہ 'عقل ایک فطری چیز ہے گویا کہ یہ ایک نور ہے جو دل میں اتارا جاتا ہے اور وہ اشیاء کے شعور میں چوکس ہو جاتا ہے اس سے یہ ممکنات کا جواز اور محالات کا محال ہونا اور انجام کار کے اشارات کو پالیتا ہے۔

یہ نور کم بھی ہوتا ہے زائد بھی، جب یہ قوی ہو تو انجام کی فکر کئے بغیر اپنی خواہشات کی تکمیل میں جلدی کرتا ہے۔

محل عقل

ہمارے اکثر حضرات (حنابلہ) فرماتے ہیں اس کی جگہ دل ہے، حضرت امام شافعیؒ سے بھی یہی مروی ہے، ان حضرات کی دلیل یہ فرمان خداوندی ہے:

فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَآ

(ترجمہ) ان کے دل ہوتے تو ان کے ساتھ سمجھتے۔

(سورۃ الحج آیت ۴۶)

اور ارشاد ہے:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ

(ترجمہ) اس میں اس کیلئے نصیحت ہے جو دل رکھتا ہے۔

(قٓ ۳۷)

یہ حضرات فرماتے ہیں ان آیات میں دل کو عقل کی جگہ تعبیر کیا گیا ہے اس لئے یہ دل عقل کا محل ہے۔

احناف کا مذہب

فضل بن زیاد نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ عقل کا محل دماغ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے اصحاب نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے (امام رازی نے تفسیر کبیر میں دل کو عقل کا محل ٹھہرایا ہے)۔

فضیلت عقل

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لقد سبق الی جنات عدن اقوام، ما کانوا باکثر الناس صلاۃ وصیاما ولا حجا ولا اعتمارا ولکنهم عقلوا عن اللہ وجل مواعظه فوجلت منهم قلوبهم واطمانت الیه النفوس وخشعت منهم الجوارح، ففاقوا الخلیقة بطیب المنزلة وحسن الدرجة عند الناس فی الدنیا وعند اللہ فی الآخرة.(۱)

(ترجمہ) جنات عدن کی طرف بہت سے لوگ سبقت لے جائیں گے حالانکہ وہ دوسرے حضرات سے نماز روزہ، حج اور عمرہ کے اعتبار سے زیادہ نہیں تھے لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے وعظ ونصیحت کو سمجھا اور اس سے ان کے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا اسی کی طرف نفوس کو اطمینان اور ان مواعظ سے ان کے اعضاء نے عاجزی کا اظہار کیا۔ اسی وجہ سے وہ شاندار منزل اور

---

(۱) حدیث ضعیف، فیه: - الباغَندي، وهو ضعيف من جهة حفظه۔ - أحمد بن المُفضّل الحَفَري، أبو علي الكوفي: صدوق في حفظه شيء۔ التقريب ص ٨٤۔ حبيب بن أبي ثابت الأسدي الكوفي: ثقة فقيه، لكنه كثير الإرسال والتدليس، التقريب ص ١٥٠۔

بہترین درجہ میں لوگوں کے نزدیک فائز ہوئے اور اللہ کے نزدیک آخرت میں فائز ہوئے۔

(فائدہ) عقل کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ سے بہت کچھ منقول ہے مگر سب ثبوت سے بعید ہے۔ (ابن جوزیؒ)

عقل سب سے خوبصورت ہے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

"جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اسے فرمایا پیچھے ہٹ جا، وہ پیچھے ہٹ گئی پھر فرمایا آگے ہو جا، تو آگے ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میرے غلبہ کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ تیری وجہ سے عطاء کروں گا، تیری وجہ سے پکڑوں گا اور تیری وجہ سے عذاب دوں گا۔" (۲)

---

(۲) أثر موقوف موضوع، لأجل الهيثم بن عدي الطائي: قال عنه البخاري: ليس بثقة كان يكذب۔ وكذبه أيضًا ابن معين وأبو داود وغيرهم۔ انظر ميزان الاعتدال ٤/٣٢٤-٣٢٥۔ * وقد ورد هذا الأثر عن كُريب مولى ابن عباس، وفي آخره: وعزّتي وجلالي لا أجعلك إلّا فيمن أحبّ، وما خلقت شيئًا هو أحبّ إليّ منك۔ رواه ابن أبي الدنيا في كتاب العقل وفضله (١٦) ص ٤٠۔ وفي إسناده: عبدالرحمن بن أبي الزناد: صدوق تغير حفظه لما قدم بغداد، والراوي عنه: محمد بن بكّار من أهل بغداد، فالأثر ضعيف۔ والله أعلم۔ * وورد مرفوعاً عن النبي ﷺ من طريق عدد من الصحابة، منهم:- أبو هريرة رضي الله عنه: رواه عنه ابن عدي في الكامل، وابن أبي الدنيا في كتاب العقل وفضله (١٥)، والطبراني في الأوسط ٢/٣٠٥، وفي إسناده: الفضل بن عيسى، قال فيه يحيى بن معين: رجل سوء۔ وفيه أيضًا: حفص بن عمر قاضي حلب، قال ابن حبان: يروي عن الثقات الموضوعات، لايحلّ الاحتجاج به بالإجماع۔=

عقل پوری ہونے کا زمانہ

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ بچہ سات سال میں دانت توڑتا ہے، چودہ سال میں بالغ ہوتا ہے، قد اکیس سال تک بڑھتا ہے، عقل اٹھائیس سال میں کامل ہوتی ہے اس کے بعد تجربات ہوتے ہیں۔ (عقل نہیں بڑھتی) (۳)

حضرت آدم علیہ السلام نے عقل کا انتخاب کیا

بعض علماء فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر نازل کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام ان کے پاس تین چیزیں لے کر نازل ہوئے (۱) دین (۲) عقل (۳) حسن اخلاق، اور عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو ان تین میں سے کسی ایک

= ورواه الدارقطني من وجه آخر عنه، وفي إسناده: سيف بن محمد؛ وهو كذاب۔ والبيهقي في شعب الإيمان من طريق أخرى، وقال: هذا إسناد غير قوي۔ - أبو أمامة: رواه العقيلي، وفي إسناده مجهولان۔ - عائشة: رواه أبو نعيم، وقال: لا أعلم له راويًا عن الحميدي إلّا سهلًا، وأراه واهمًا فيه۔- الحسن البصري مرسلًا: رواه عبد الله بن أحمد بن حنبل في زوائد الزهد، وفيه: سيار بن حاتم، قال العقيلي: أحاديثه مناكير۔* وبالجملة فقد قال ابن الجوزي في الموضوعات: هذا حديث لايصح عن رسول اللهﷺ۔ وقال الذهبي في تلخيص الموضوعات بعد ذكر طرق الحديث المذكورة: " وله طرق أخرى لم تصح "۔ وقال البيهقي عن الحديث: وهو مشهور من قول الحسن البصرى۔ (قال محقق الفوائد المجموعة : بأسانيد واهية)۔ انظر: الموضوعات لابن الجوزي ۱/۱۷٤، والموضوعات للصغاني ص ۳۵، والتذكرة للفتني ص ۲۸، والمنار المنيف لابن القيم ص ٦٦، واللآلىء المصنوعة ۱/۱۲۹، والفوائد المجموعه ص ٤۷۷-٤۷۸، وكشف الخفاء للعجلوني ۱/۳۰۹-۳۱۰، ومجمع الزوائد للهيثمي ۸/۲۸۔

(۳) أثر موضوع، لأجل الهيثم بن عدي، كان يكذب، كما تقدم قريبًا۔

کے لینے کا اختیار دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے جبریل! ان میں خوبی تو میں تب دیکھتا جب یہ جنت میں ہوتیں پھر انہوں نے عقل کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اپنے ساتھ چمٹالیا اور باقی دو کو فرمایا تم اوپر (آسمان کی طرف) چلی جاؤ، انہوں نے عرض کیا ہم نہیں جائیں گے، آپ نے فرمایا کیا تم میری نافرمانی کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم آپ کی نافرمانی نہیں کرتیں بلکہ ہمیں حکم ملا ہے کہ جہاں عقل ہو ہم بھی اسکے ساتھ رہیں۔ اس طرح سے یہ تینوں چیزیں حضرت آدم کو حاصل ہوئیں۔ (۴)

عاقل اور جاہل شیطان کے نزدیک

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ پہاڑ کو ایک ایک چٹان کر کے یا ایک ایک پتھر کر کے ہٹانا شیطان پر آسان ہے عقل مند مومن کو گمراہ کرنے سے، جب شیطان کا اس پر بس نہیں چلتا تو جاہل کی طرف پلٹ جاتا ہے اور اس کو قابو کر کے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کو کوڑوں یا طوق یا منہ کالا کرانے یا ہاتھ کٹانے یا سنگسار ہونے یا پھانسی چڑھنے میں ہلاک کر دیتا ہے۔ دو انسان نیک اعمال کرنے میں تو برابر ہوتے ہیں مگر ان کے درمیان مشرق و مغرب یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے جب ایک دوسرے سے زیادہ عقل مند ہو۔ سمجھ اور عقل کے ساتھ جتنا عبادت ہو سکتی ہے اللہ کی اس سے بہتر عبادت نہیں ہو سکتی۔

بے عقل کے لئے موت بہتر ہے

امام ابن مبارکؒ سے سوال کیا گیا کہ انسان کو سب سے بہتر کونسی نعمت عطاء فرمائی گئی ہے۔

---

(٤) رواه ابن أبي الدنيا في كتاب العقل وفضله (٢٧-٢٨)، وابن حبان في روضة العقلاء ص ٢٠ نحوه، من طريق رجل مُبهم لم يُذكر اسمه، بالإضافة إلى وجود عدد من الرواة الذين لم أقف على ترجمة لهم. فالأثر ضعيف.

آپ نے فرمایا: ''فطرتی عقل''

عرض کیا گیا اگر یہ نہ ہوتو؟ حسن ادب

عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا:

''کوئی نیک دوست ہو جس سے یہ مشورہ حاصل کرتا رہے۔''

عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہوتو؟ فرمایا:

''طویل خاموشی اختیار کرلے۔''

عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہوتو فرمایا:

اس وقت اس کو موت آجانا چاہئے

پاؤں کا پردہ اور عقل

حکیم حسن کہتے ہیں مجھے شاہی محل میں بلایا گیا جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو پردہ لٹک رہا تھا اور اس کے پیچھے سے ایک پاؤں ظاہر ہوا جس پر نعمت کے آثار نمایاں تھے۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو وہ پاؤں واپس ہوگیا میں نے کہا اس پاؤں والے کے لئے ضرورت ہے کہ دو طاقتور آدمی اس کو قابو میں رکھیں تاکہ یہ باہر نہ آئے اور اپنی جگہ پر ہی رہے۔ تو میں نے پردہ کے پیچھے یہ آواز سنی، تم اپنے پیشہ طب کی طرف دھیان رکھو کیونکہ عقل ہی غلط کاموں سے باز رکھنے والی ہے۔

باب 2

مذمت خواہشات نفسانی

خواہش مطلق (انسان کو) وقتی لذت پر ابھارتی ہے انجام کی پرواہ نہیں ہوتی اور شہوات کو بروقت حاصل کرنے کی کوشش میں رہتی ہے چاہے اس کو بروقت تکلیف اور اذیت بھی سہنی پڑے اور بعد میں وہ لذت باقی نہ رہے۔

عقلمند خود کو ایسی لذت سے باز رکھتا ہے جس کے انجام میں عذاب ہو اور ایسی خواہش سے بھی دور رکھتا ہے جو شرمندگی کو جنم دے، بس اتنی سی بات بھی عقل کی تعریف اور خواہش و عشق کی مذمت میں کافی ہے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بچہ اپنی ضد پر ڈٹا رہتا ہے چاہے اس کا انجام تباہی ہو اور عقلمند خود کو ایسی خواہش سے باز رکھتا ہے۔

جانوروں پر انسان کی فضیلت کیلئے اتنی سی بات کافی ہے کہ جانور اپنی طبیعت کے تقاضا کو پورا کرتے ہیں ان کو انجام کی فکر نہیں ہوتی، جب ان کو غذا مل جائے کھا لیتے ہیں جب گوبر اور پیشاب آئے کر دیتے ہیں لیکن آدمی طبیعت پر عقل کے غلبہ کی وجہ سے ایسی حرکات نہیں کرتا۔

عشق و شہوت کا علاج

جب دانا آدمی کو اس کا علم ہے کہ خواہش نفسانی عمومی طور پر پیش آتی رہتی ہے اس لئے اس کو ایسے وقت میں لازم ہے کہ وہ ایسے موقع پر عقل کی عدالت سے فیصلہ حاصل کرے وہ اس کو دائمی فوائد کے حصول کا مشورہ دے گی اور خواہشات نفس سے احتیاط کا حکم کرے گی اس طرح سے اس کو شر سے بچنا یقینی ہو سکے گا۔

چھٹتی نہیں یہ کافر منہ کو لگی ہوئی

عقلمند جانتا ہے کہ خواہشات کا خوگر ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اس عادت میں اس کو بڑی لذت حاصل نہیں ہوتی اور وہ اس کو چھوڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا کیونکہ اس کی عادت اضطراری عیش میں بدل جاتی ہے تم نے دیکھا ہوگا شراب کا رسیا اور جماع کا عادی غیر عادی کے مقابلہ میں دسواں حصہ بھی لذت نہیں پاتا بس اس کو عادت نے مجبور کیا ہوتا ہے وہ خود کو عادت کے کاموں میں پھنسا کر ہلاکت میں ڈالتا رہتا ہے، اگر اس کی آنکھوں کے سامنے سے نفسانیت کی پٹی کھل جائے تو اس کو اندازہ ہو کہ وہ اپنی سعادت کو کس طرح بدبختی میں پھنسا رہا ہے۔

خواہشات نفس کا علاج

(۱) انسان یہ فکر کرے کہ وہ من پسند خواہشات کی تکمیل کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انجام کار پر نظر اور آخرت کے لئے عمل صالح کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس کی وضاحت یہ بات کرتی ہے کہ چوپایہ جس طرح بے فکری سے کھانے پینے اور جماع کی لذت میں منہمک ہوتا ہے انسان کو ایسا عیش میسر نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ ساتھ چوپائے کو قربان گاہ کی طرف لے جایا جاتا ہے جب کہ وہ خواہشات کی تکمیل میں لگا ہوتا ہے کیونکہ اس کو انجام کا علم نہیں ہوتا۔ مگر قوت فکر کے استعمال کی وجہ سے آدمی کا انجام اس طرح سے نہیں ہوتا۔

(۲) انسان عشق و شہوت کے انجام میں فکر کرے اس کی وجہ سے وہ کتنے فضائل سے محروم ہوا اور کتنی گندگیوں میں الجھ گیا، کتنے کھانے والے ہیں جو مرض میں مبتلا ہوئے، کتنی کوتاہیاں ہیں جنہوں نے عزت گھٹائی اور گناہ کے ساتھ ذکر بد کو لازم کر دیا۔

(۳) انسان خواہش نفس کی مخالفت کا فائدہ سوچے کہ دنیا میں نیک نامی حاصل

ہوگی، عزت ونفس کی حفاظت ہوگی، آخرت میں اجر وثواب ہوگا۔

پھر اس کے الٹ کا سوچے کہ اگر اس نے خواہش نفس سے اتفاق کیا تو دائمی رسوائی اور عذاب میں پھنسے گا۔ ان دونوں حالتوں میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی حالتوں کو سامنے رکھے کہ ایک نے لذت کی طرف توجہ کی اور دوسرے نے گناہ سے رک کر صبر کیا۔

اے نصیحت پسند دوست ان کلمات کو اپنے دل میں جگہ دے اور سوچ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی لذت جس کو انہوں نے پورا کیا حضرت یوسف علیہ السلام کی ہمت پر جب وہ باز رہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس لذت کو چھوڑا تو اس گھڑی کے مجاہدہ سے انہوں نے کتنا بڑا مرتبہ پایا اس کو تو تم خوب جانتے ہو۔

اتباع خواہشات کی مذمت قرآن میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ

(ترجمہ) جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے۔ (سورۃ اعراف:۱۷۶)

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

(ترجمہ) اور خواہش کی پیروی مت کر ورنہ یہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔ (سورۃ ص:۲۶)

ارشاد خداوندی ہے:

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ

(ترجمہ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے۔ (الجاثیہ:۲۳)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اس شخص سے مراد منافق ہے جو جس شے کی خواہش کرتا ہے اسی کو حاصل کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔(۵)

مومن کامل کی نشانی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يومن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به.(٦)

(ترجمہ) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میرے لائے ہوئے احکام

---

(٥) قال السيوطي في الدرالمنثور ١٣٢/٥ عن الحسن، ﴿أرأيت من اتخذ إلهه هواه﴾ قال: لا يهوى شيئًا إلا تبعه "۔ وورد نحو هذا المعنى عن ابن عباس۔ إذ قال: " هو الكافر اتخذ دينه بغير هدى من الله ولا برهان "۔ انظر الدرالمنثور ٧٥٨/٥، وفتح القدير للشوكاني ٨/٥۔

(٦) حديث ضعيف۔ رواه الأصبهاني في الترغيب، بلفظ: لن يستكمل مؤمن إيمانه حتى يكون هواه تبعًا لما جئت به۔ كما ذكر السيوطي في الدرالمنثور ٣٠٠/٢۔ قلت: في إسناده نعيم بن حماد، هو ابن معاوية الخزاعي: صدوق يخطئ كثيرًا، فقيه عارف بالفرائض، كما ذكر الحافظ في التقريب (٧١٦٦)۔

کے تابع نہ کردے۔

حضورؐ کا خوف

حضرت ابو بردہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اخوف ما اخاف عليكم شهوات الغى فى بطونكم وفروجكم و مضلات الهوى.(٧)

(ترجمہ) سب سے بڑے خطرہ کی چیز جس کے بارہ میں میں تمہارے لئے ڈر رہا ہوں تمہارے پیٹ اور شرمگاہ کی گمراہ خواہشات ہیں اور اتباع نفس کی گمراہیاں ہیں۔

زمین کا بڑا خدا

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ماتحت ظل السماء اله يعبد اعظم عند الله من هوى متبع.(٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

---

(٧) حديث صحيح۔ رواه أحمد في المسند (١٩٢٧٣-١٩٢٨٩) بلفظ: إنّ مما أخشى عليكم شهوات الغي ... الحديث۔ وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ١٨٨/١ للبزار في مسنده والطبراني في معاجمه الثلاثة، ثم قال: " ورجاله رجال الصحيح "۔

(٨) حديث موضوع۔ ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ١٨٨/١ وعزاه للطبراني في معجمه الكبير، ثم قال: " وفيه الحسن بن دينار، وهو متروك=

ثلاث مهلكات ، شح مطاع، وهوى متبع، واعجاب المرء بنفسه. (۹)

(ترجمہ) تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں (۱) پیروی کیا جانے والا بخل (۲) پوری کی جانے والی خواہش (۳) اور آدمی کی خود پسندی۔

پہلی حکایت:

ہوا میں عبادت کرنے والے

خلیل بن خدویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عابد کے پاس سے گزرے جو ہوا میں عبادت کر رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا تم اللہ کی بارگاہ میں اس مقام پر کیسے فائز ہوئے؟ عرض کیا:

= الحديث "۔ قلت: بل كذبه الإمام أحمد وغيره واتهمه بعضهم، وقد تقدمت۔

(۹) حديث ضعيف۔ وهو جزء من حديث تمامه: " ثلاث مُنجيات: خشية الله تعالى في السرّ والعلانية، والعدل في الرّضا والغضب، والقصد في الفقر والغنى۔ وثلاث مهلكات: هوى متّبع، وشحّ مطاع، وإعجاب المرء بنفسه "۔ وإسناد المصنف ضعيف منكر، فيه: ١ - أيوب بن عتبة اليمامي: ضعيف، التقريب (٦١٩)، ٢ - الفضل بن بكر البعدي، قال في الميزان ٣٤٩/٣: " لايُعرف، وحديثه منكر " ثم ذكر الحديث بتمامه۔ والحديث ذكره السيوطي في الجامع الصغير ٣٠٦/٣ وعزاه لأبي الشيخ في التوبيخ، وللطبراني في الأوسط۔ وللطبراني - أيضًا - عزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١، ثم قال: " وفيه زائدة بن أبي الرقاد وزياد النميري۔ وكلاهما مختلف في الاحتجاج به "۔ وللحديث لفظ آخر عن أنس رضي الله عنه، حيث قال: قال رسول الله ﷺ: " ثلاث كفارات، وثلاث درجات، وثلاث منجيات، وثلاث مهلكات۔ فأما الكفارات: فإسباغ =

اس معمولی وجہ سے کہ میں نے خود کو دنیا سے الگ کرلیا، لایعنی گفتگو سے پرہیز کیا، جس کا مجھے حکم دیا گیا میں نے اس میں غور کر کے اتباع کی اور جس سے مجھے منع کیا گیا میں ان میں غور کر کے رک گیا۔

(اس لئے) اب یہ حالت ہے کہ جب میں اس سے التجاء کرتا ہوں وہ عطا کرتا ہے، جب دعا کرتا ہوں قبول کرتا ہے، جب اس کے متعلق قسم کھاتا ہوں تو وہ (مجھے) قسم سے بری کرتا ہے۔ میں نے اللہ سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ مجھے ہوا میں ٹھہرادے تو

=الوضوء في السبرات، وانتظار الصلوات بعد الصلوات، ونقل الأقدام إلى الجماعات۔ وأما الدرجات: فإطعام الطعام، وإفشاء السلام، والصلاة بالليل والناس نيام۔ وأما المنجيات: فالعدل في الغضب والرضاء والقصد في الفقر والغنى، وخشية الله في السرّ والعلانية۔ وأما المهلكات: فشحّ مطاع، وهوى متبع، وإعجاب المرء بنفسه" ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١ وعزاه للبزار، وذكر ما ذكره آنفًا من أن فيه: زائدة بن أبي الرقاد وزياد النميري وكلاهما مختلف في الاحتجاج به۔ قلت: فالحديث ضعيف من هذه الطريق، وقد قال المناوي في فيض القدير (٣٠٧/٣: " قال الحافظ العراقي: سنده ضعيف "۔لكن الحديث ورد من طرق أخرى: ١- فقد ورد من حديث ابن عمر بنحو رواية البزار، رواه الطبراني في المعجم الأوسط، كما ذكر السيوطي في الجامع الصغير ٣٠٨/٣ ورمز لضعفه، والهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١، وقال: "وفيه ابن لهيعة ومن لا يُعرف"۔ وقال المناوي في فيض القدير ٣٠٨/١: " قال العراقي. سنده ضعيف، وعدّه في الميزان من المناكير.. " ثم ذكر قول الهيثمي۔ ٢-ومن حديث ابن عباس، بلفظ: ثلاث مهلكات ...فقط، ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ٩١/١ وعزاه للبزار، " وفي سند[حديث] ابن عباس: محمد بن عون الخراساني، وهو ضعيف جدًا "۔ ومحمد هذا قال عنه الحافظ ابن حجر في التقريب (٦٢٠٣): " متروك "، ٣- ومن حديث عبد الله بن أبي أوفى، لفظ حديث ابن عباس۔ ذكره الهيثمي في مجمع=

اس نے مجھے (اس میں) ٹھہرا دیا۔

دوسری حکایت:

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں دو شخص بہت عبادت گزار تھے یہاں تک کہ وہ پانی پر چلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ پانی پر چل رہے تھے کہ ان کی ہوا میں چلنے والے شخص سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تم کس عمل سے اس مرتبہ کو پہنچے؟ فرمایا:

> دنیا میں معمولی سا عمل کر کے (یعنی) میں نے اپنے نفس کو شہوات سے روکا، اپنی زبان کو فضول باتوں سے روکا اور جس کی اللہ نے مجھے دعوت دی اس کی طرف رغبت اور شوق کیا، خاموشی کو لازم کر لیا۔

پس اب اگر میں اللہ کے سامنے (کسی کام کے کرنے کی) قسم کھا بیٹھوں تو وہ مجھے (جھوٹا نہ ہونے دیں) یعنی میری قسم کو پورا کر دیں اور اگر سوال کروں تو وہ عطاء کر دیں۔

= الزوائد ۹۱/۱ وعزاه للبزار، وقال: "وفي سند [حديث] ابن أبي أوفى: محمد بن عون الخراساني، وهو ضعيف جدًا"۔ ٤ - من حديث أبي هريرة، وسيذكره المصنف بعد حديث۔ وفي إسناده: بكر بن سُلَيم الصوّاف، أبو سليمان الطائفي، المدني، مقبول - أي إذا توبع، وإلّا فليّن الحديث -، انظر التقريب (٧٤١)۔ وفي أيضًا من لم أجد لهم ترجمة۔ فالحديث - ضعيف، وقد حسّنه الشيخ الألباني - حفظه الله - بمجموع طرقه السابقة، انظر السلسلة الصحيحة (١٨٠٢) وصحيح الجامع (٣٠٤٥)۔

بڑا بہادر کون؟

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنی خواہشات پر قابو پالیتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ طاقتور ہے جو کسی شہر کو اکیلے فتح کرے۔

ہوا میں ایک اور بزرگ

حضرت حذیفہ بن قتادہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک کشتی میں سفر کر رہا تھا وہ کشتی ٹوٹ گئی میں اور ایک عورت کشتی کے ایک تختہ پر باقی رہ گئے، ہم نے سات دن اسی حالت میں گزارے۔ عورت نے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے پانی طلب کیا (شاید وہ سمندر کڑوا ہوگا جس میں یہ گھرے ہوئے تھے) تو (اللہ تعالیٰ نے ہم پر) ایک زنجیر کو اتارا جس سے ایک پانی کا کوزہ لٹکا ہوا تھا چنانچہ اس عورت نے پانی پی لیا، میں نے اس زنجیر کو دیکھنے کے لئے نظر کو اوپر اٹھایا تو ایک آدمی کو ہوا میں چوکڑی مارے ہوئے بیٹھے دیکھا۔

میں نے پوچھا تم کون ہو؟

اس نے کہا کہ انسان ہوں۔

میں نے کہا تم اس درجہ پر کیسے پہنچے؟

کہا میں نے اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دیا اسی نے مجھے یہاں بٹھایا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

خواہش و عمل کا ملاپ

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جب آدمی صبح کو اٹھتا ہے۔ تو اس کی خواہش اور عمل کا ملاپ ہوتا ہے اگر عمل خواہش کے تابع ہو جائے تو اس کا وہ دن خراب ہو گیا اور اگر خواہش عمل کے تابع ہو جائے تو اس کا وہ دن بہتر ہو گیا۔

کفر چار چیزوں میں

حجاج (بن یوسف ظالم گورنر) کہتا ہے کفر چار کاموں میں ہوتا ہے:

(۱) غصہ میں، (۲) شہوت میں، (۳) شوق میں اور (۴) خوف میں۔

پھر حجاج نے کہا ان میں سے دو تو میں نے خود دیکھی ہیں۔

ایک آدمی نے غصہ میں ماں کو قتل کر ڈالا، دوسرا عشق میں مبتلا ہو کر عیسائی ہو گیا۔

حقیقی جوان

حسن بن علی مطوعی کہتے ہیں کہ ہر انسان کا بت اس کی خواہش ہے اگر وہ اس کی مخالفت کر کے توڑ دے تو پھر وہ جوانی کے نام کا مستحق ہے۔

عبادت کا مزہ

حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تجھے اس وقت تک عبادت کی لذت نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تو اپنے اور شہوات کے درمیان لوہے کی دیوار قائم نہیں کر لیتا۔

حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں غلبہ نفسانیت کی بنیاد شہوات کے قریب جانا ہے جب یہ خواہش نفسانی غالب ہوتی ہے تو دل سیاہ ہو جاتا ہے، جب دل سیاہ ہوتا ہے تو سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔ جب سینہ تنگ ہوتا ہے تو اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ جب اخلاق بگڑتے ہیں تو مخلوق اس سے بغض شروع کر دیتی ہے۔ جب مخلوق اس سے بغض کرتی ہے تو وہ مخلوق سے بغض کرتا ہے اور جب یہ ان سے بغض کرتا ہے تو ان پر ظلم کرتا ہے اور جب ان پر ظلم کرتا ہے تو یہ شیطان مردود بن جاتا ہے۔

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے جوانی میں اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا لیا اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاپے میں فرشتہ بنا دیں گے (یعنی

فرشتوں جیسی عصمت نصیب فرمائیں گے) جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تقویٰ اختیار کیا اور (دنیاء کی لذت حاصل کرنے میں) صبر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کا اجر وثواب ضائع نہیں کرتے۔

باب 3

مجاہدہ ومحاسبہ نفس

نفس غلط خواہشات میں گھرا ہوا ہے اگر اس کو ان سے نہ روکا جائے تو یہ اپنی خواہش کو پورا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور غلط آراء، جھوٹی طمع او عجیب آرزؤں میں گھر جاتا ہے۔ خصوصا جبکہ جوانی بھی دیوانگی کا ایک حصہ ہے۔

(حدیث) حضرت شداد بن اوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت، والعاجز من اتبع نفسه هواها و تمنى على الله.(١٠)

(ترجمہ) سمجھدار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے، اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہش کی تکمیل میں لگا رہے اور اللہ تعالیٰ (سے جھوٹی)

---

(١٠) حديث ضعيف۔ رواه الترمذي(٢٤٥٩)، وابن ماجه (٤٢٦٠)، وأحمد في المسند (١٦٦٧٤)، والحاكم في المستدرك ٥٧/١، و ٢٥١/٤، كلهم من طريق أبي بكر بن أبي مريم به۔ وتعقبه الذهبي في التلخيص فقال: " لا والله - يعني: ليس على شرط البخاري كما قال الحاكم- ، أبو بكر واه "۔ وقال المُناوي في فيض القدير ٦٨/٥: " قل ابن طاهر: مدار الحديث عليه- يقصد: ابن أبي مريم - وهو ضعيف جدًا "۔ وقال عنه الحافظ ابن حجر في التقريب (٧٩٧٤): " ضعيف ، وكان قد سُرِق بيته فاختلط "، توفي سنة (١٥٦) هـ۔

امیدیں قائم کرے۔

شہوت پوری کرنا دوزخی کا کام ہے

(حدیث) حضرت ابن بجیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن آنحضرت ﷺ کو سخت بھوک لگی تو اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیا اور ارشاد فرمایا:

الارب نفس طاعمة فی الدنیا جائعة عاریة یوم القیامة، الارب مکرم لنفسه وهو لها مهین، الارب مهین لنفسه وهو لها مکرم، الا یارب متخوض متنعم فیما افاء الله علی رسوله ماله عند الله من خلاق، الا وان عمل الجنة حزنة بربوة، الا وان عمل النار سهلة بشهوة، الایارب شهوة ساعة اورثت حزنا طویلا.

(ترجمہ) سن لو! دنیا میں بہت سے سیر ہو کر کھانے والے قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے۔ سن لو! بہت سے لوگ اپنے نفس کی قدر کرنیوالے ہیں جن کو یہ (قیامت کے دن) رسوا کرے گا۔ سن لو! بہت سے لوگ اپنے نفس کو ذلیل کرنیوالے ہیں جن کی یہ (قیامت کے دن) عزت بڑھانے والا ہے۔ سن لو! بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول کی عطاء کردہ نعمتوں میں مشغول ہیں ان کے لئے (قیامت میں) اللہ کے پاس کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ سن لو! جنت کا عمل اونچے سخت پہاڑ پر چڑھنے (کی طرح مشکل) ہے، سن لو! دوزخ کا عمل ہموار زمین پر آسانی سے کود جانے کی طرح ہے۔ خبردار! ایک گھڑی کی شہوت طویل زمانہ تک غمگین (اور عذاب میں مبتلا) کردینے والی ہے۔

اصل پہلوان

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لیس الشدید من غلب الناس ولکن الشدید من غلب نفسه. (۱۱)

(ترجمہ) وہ آدمی پہلوان نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آجائے۔

بڑا جہاد

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے واپس ہوئے تو مجاہدین سے فرمایا:

قدمتم خیر مقدم وقدمتم من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر، قالوا ما الجهاد الاکبر یارسول الله؟ قال مجاهدة العبد هواه. (۱۲)

(ترجمہ) تمہارا آنا مبارک ہے، تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی

---

(۱۱) حديث صحيح۔ رواه العسكري في الأمثال، كما ذكر السيوطي في جمع الجوامع ١/٦٧٨۔ قلت: والحديث متفق عليه بلفظ: "ليس الشديد بالصُّرعة، إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب"۔ انظر صحيح البخاری (٦١١٤)، مسلم (٢٦٠٩)۔

(۱۲) حديث ضعيف۔ عزاه السيوطي في الجامع الصغير (٤:١١٥) للخطيب البغدادي في تاريخه، وعزاه المُناوي في فيض القدير ٤/١١٥ للديلمي، والبيهقي في كتاب الزهد قال: وهو مخلد لطيف۔ ثم قال: "وقال - أي: البيهقي -: إسناده ضعيف۔ وتبعه العراقي - أي على تضعيف الحديث"۔ وضعّفه الألباني في ضعيف الجامع (٤٠٨٠)۔

طرف آئے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑا جہاد کونسا ہے؟ فرمایا انسان کا اپنی خواہشات نفسانی سے جہاد کرنا۔

مجاہدہ نفس بڑا جہاد کیوں ہے؟

مجاہدہ نفس بڑا جہاد اس لئے ہے کہ نفس محبوب چیز ہے اور یہ جس چیز کی رغبت کرے وہ بھی محبوب ہوتی ہے اور یہ اسی کی دعوت دیتا ہے جس کی خواہش کرتا ہے اور اس طرح سے نفس کی مخالفت مکروہ کام میں بھی محبوب ہوتی ہے اور جب یہ کسی محبوب چیز کی طرف بلائے تو پھر محبوب کیوں نہ ہوگی۔

اور جب حالت اس کے مخالف ہو اور محبوب جس چیز کو پسند کر رہا ہے اس کی مخالفت مشکل اور بڑا جہاد کیوں نہ ہوگی۔ بخلاف کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے کیونکہ طبیعتیں دشمنوں سے برسر پیکار ہونے پر تیار ہو جاتی ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

(ترجمہ) تم اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ (الحج:۷۸)

اس مذکورہ ارشاد کی تفسیر میں حضرت امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس جہاد سے مراد نفس اور خواہش سے مقابلہ کا جہاد ہے۔

حضرت عمرؓ کی نصیحت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم اپنے آپ کا محاسبہ کیا کرو پہلے اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور اپنے نفسوں کا وزن کیا کرو پہلے اس کے کہ تمہارا (قیامت میں) وزن کیا جائے (اور کوئی عظمت نہ ہو) کیونکہ آج کا حساب کر

لینا آسان ہے قیامت کے دن حساب دینے سے۔اور خو کو بڑی پیشی کے لئے سنوار لو جس دن تم پیش کئے جاؤ گے تمہاری کوئی غلطی تم سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔(۱۳)

مؤمن دنیا میں قیدی ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں مؤمنین کی جماعت ایسی ہے جس کو قرآن پاک نے قابو کر رکھا ہے ان کی ہلاکت کے سامنے ان کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ بلاشبہ مؤمن دنیا میں قیدی ہے اپنی گردن کو (دوزخ سے) آزاد کرانے کی کوشش میں ہے وہ کسی چیز سے بے خطر نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے۔ وہ تو (دنیا میں) یہی جانتا ہے کہ اس کی سماعت، بصارت، زبان اور اعضاء سے حساب ہوگا (اسی لئے وہ ان کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

(فائدہ) حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آدمی اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس کا اس طرح سے حساب نہ کرے جس طرح سے کوئی اپنے شریک سے حساب کرتا ہے۔

انگلی آگ پر

سلمہ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کرتا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ ان کی رات میں اکثر عبادت دعا کی ہوتی

---

(۱۳) رواه الحافظ ابن كثير في مسند الفاروق ٢/٦١٨ من طريق أبي بكر بن أبي الدنيا بإسناده، وعزاه السيوطي في الدرالمنثور ٦/٢٦١ لابن المبارك في الزهد، وذكره الإمام الترمذي في جامعه عقب حديث (٢٤٥٩) حيث قال: يروى عن عمر بن الخطاب ... فذكره۔ قال الحافظ ابن كثير عقبه: "أثر مشهور، وفيه انقطاع، وثابت بن الحجاج هذا جزري، تابعي صغير، لم يدرك عُمر، ولم يَرْوِ عنه سوى جعفر بن برقان"۔

تھی یہ ایک چراغ کے پاس آتے اور اپنی انگلی اس پر رکھ دیتے اور فرماتے:

''حس'' پھر فرماتے اے حنیف! تمہیں کس نے ابھارا تھا کہ تو نے فلاں دن یہ جرم کیا۔ تمہیں کس نے ابھارا تھا کہ تم نے فلاں دن یہ جرم کیا۔

یہ قدم طواف کے قابل کہاں؟

حضرت وہب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کعبہ کا طواف کر رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی:

''اے پروردگار! ساری لذتیں رخصت ہوگئیں اب تو مشقت ہی مشقت رہ گئی، اے پروردگار! آپ کی ذات پاک ہے آپ سب مہربانوں سے بڑے مہربان ہیں، اے پروردگار! آگ کی سزا کے مالک!

تو اس کی ساتھی عورت نے کہا اے بہن! تو آج اپنے پروردگار کے گھر میں داخل ہوئی ہے (تو ایسی مایوسی کی بات کیوں کرتی ہے)؟ اس نے اپنے قدموں کی طرف اشارہ کر کے کہا اللہ کی قسم! میں ان قدموں کو اپنے پروردگار عزوجل کے گھر کے گرد طواف کی اہل ہی نہیں سمجھتی۔ میں ان کو اس کا اہل کیسے سمجھ لوں کہ اپنے پروردگار کے گھر میں ان کے ساتھ طواف کروں مجھے پتہ ہے کہ یہ کہاں کہاں چلے ہیں اور کیوں چلے ہیں۔

ایک سال تک نہ سوئے

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات ایسے سوئے کہ تہجد کے لئے نہ جاگ سکے پھر وہ ایک سال تک اپنے نفس کو سزا دینے کے لئے جاگتے رہے۔

بہترین لمحہ

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص طویل زمانہ تک عبادت میں مصروف رہا، پھر اس کو ایک ضرورت پیش آئی تو اس نے ہفتہ کے دن کے ستر روزے رکھے، ہر ہفتہ کے دن میں گیارہ کھجور کھاتا تھا اور اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا تھا لیکن اس کی حاجت پوری نہ کی گئی۔ اور اس نے اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر کہا یہ خواہش تیری طرف سے ظاہر ہوئی تھی اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تیری یہ ضرورت پوری ہوتی۔

چنانچہ اسی وقت اس کے پاس ایک فرشتہ ظاہر ہوا اور کہا:

''اے انسان تیرا یہ لمحہ تیری اس ساری عبادت سے بہتر ہے'' اور اللہ تعالیٰ نے تیری یہ ضرورت بھی پوری کر دی ہے۔

افضل الاعمال

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے بہتر اعمال وہ ہیں جن کے عمل کرنے پر نفس کو مجبور کیا جائے۔

حور کا مہر

علی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عورتوں جیسی نہیں تھی۔ میں نے پوچھا تم کون ہو؟

کہا (جنت کی) حور ہوں۔

میں نے کہا کہ تم میرے ساتھ شادی کرو گی؟

کہا میرے آقا (اللہ تعالیٰ) کو میرے ساتھ نکاح کا پیغام دو۔

میں نے پوچھا تمہارا مہر کیا ہے؟

کہا تمہارا نفس کو مرغوبات سے باز رکھنا۔

نفس کا قیدی

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس پر اس کا نفس حاوی ہو جائے وہ شہوات کا اسیر ہو جاتا ہے اور خواہشات نفس کی جیل میں قید ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر فوائد کے نزول کو حرام کر دیتے ہیں اس طرح سے وہ اللہ کے کلام سے نہ لذت پا سکتا ہے نہ اس پر عمل کر سکتا ہے اگر چہ اس کا مذاکرہ اس کی زبان پر کثرت سے ہو۔

حسین وجمیل لونڈی اور عمر بن عبدالعزیزؒ کی کنارہ کشی

ہیثم بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ (عبدالملک بن مروان بادشاہ کی بیٹی فاطمہ) کی ایک نہایت حسین وجمیل لونڈی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفۃ المسلمین بننے سے پہلے اس کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ نے اس کو اپنی اہلیہ سے طلب کیا اور اس کا حرص کیا تو اہلیہ محترمہ نے اس کا انکار کر دیا اور غیرت کھائی لیکن یہ لونڈی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دل میں گھر کئے رہی۔ جب آپ مسند نشین خلافت ہوئے تو فاطمہ نے لونڈی کو سنورنے کا حکم کیا تو اس نے بناؤ سنگھار کیا اور اس کے حسن و جمال کا سورج طلوع ہونے لگا۔ پھر فاطمہ اس لونڈی کو لے کر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے امیر المومنین! آپ میری فلاں لونڈی کو پسند کرتے تھے اور مانگتے تھے اور میں انکار کرتی تھی۔ آج میرے دل نے اس کو منظور کر لیا ہے یہ آپ کے حوالہ ہے جب فاطمہ نے یہ کہا تو آپ کے چہرہ سے خوشی جھلکنے لگی پھر فرمایا اسے میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ حاضر ہوئی اور آپ نے اس کی طرف نظر اٹھائی تو شگفتگی کی حد نہ رہی۔ پھر اس کو فرمایا اپنے کپڑے اتار دے جب وہ اتارنے لگی تو آپ نے فرمایا رک جا۔

اور بیٹھ کر مجھے یہ بتا کہ تو کس کی ملکیت میں تھی اور فاطمہ کے پاس کیسے آئی؟

لونڈی نے کہا کہ حجاج بن یوسف نے اپنے مالیات کا کام کرنے والے ایک شخص کو مقروض کر دیا یہ شخص کوفہ کا مالدار تھا اور یہ اس شخص کی لونڈی تھی۔ حجاج نے مجھے اور ایک غلام اور کچھ مال وصول کر کے معاملہ صاف کیا اور حجاج نے مجھے (خلیفہ وقت) عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا اس وقت میں بچی تھی اور عبدالملک نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو ہدیہ کر دیا۔

آپ نے پوچھا تو اس مقروض شخص کا کیا بنا؟

کہا وہ فوت ہو چکا ہے۔

آپ نے فرمایا اس کی کوئی اولاد بھی ہے؟

کہا جی ہاں

فرمایا ان کا کیا حال ہے؟

کہا بہت برا حال ہے

آپ نے فرمایا

تو اپنے کپڑے پہنے رکھ۔

پھر آپ نے اپنے ایک ذمہ دار افسر عبدالحمید کو حکم نامہ لکھا کہ فلاں بن فلاں شخص کو خط کے ذریعہ میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا حجاج نے تمہارے والد کو جتنا مقروض کیا مجھے بتلاؤ؟ تو اس نے سب کا سب بیان کیا، پھر آپ اس لونڈی کو اس لڑکے کے سپرد کیا اور فرمایا تم اس سے صحبت نہ کرنا ہوسکتا ہے تیرے والد نے اس سے صحبت کی ہو۔ تو لڑکے نے کہا کہ اے امیر المومنین یہ آپ کی خدمت میں میں ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے کہا چلو آپ اس کو مجھ سے خرید لیں۔ آپ نے فرمایا (اگر میں نے ایسا کر لیا) تو ان حضرات میں سے نہیں ہوسکوں گا جنہوں نے اپنی نفس پر قابو پایا۔ جب

وہ جوان لونڈی کو لے کر جانے لگا تو لونڈی نے کہا اے امیر المومنین ! آپ کی وہ محبت کہاں گئی (جس کی وجہ سے مجھے اپنی بیوی سے بطور ہدیہ کے مانگا کرتے تھے آپ نے فرمایا وہ تو ابھی تک موجود ہے بلکہ بڑھ گئی ہے۔

چنانچہ وہ لونڈی آپ کے نفس میں رہی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے (لیکن خواہش نفس کو قابو کیا اور خواہش نفس کو پورا نہ کیا)۔

(فائدہ) کافروں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ میں جو قیدی گرفتار ہوں ان کے مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں باندیاں کہتے ہیں ان غلاموں اور لونڈیوں کے بہت سے مسائل آزاد انسانوں سے کچھ مختلف ہوتے ہیں۔ ان لونڈیوں کا ایک حکم یہ ہے کہ ان سے نکاح کرنا بھی جائز ہے اور بغیر نکاح کے بھی صحبت جائز ہے مگر صحبت کی اجازت یا تو ان کو خرید کر مالک بننے کی وجہ سے ہوتی ہے یا ہبہ اور ہدیہ کی وجہ سے۔

چنانچہ مذکورہ واقعہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ان کی اہلیہ کا اپنی لونڈی کو ہدیہ میں پیش کرنا اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا اہلیہ سے ہدیہ میں اس کو طلب کرنا اور کپڑوں کے اتارنے کا حکم دینا پھر خود صحبت کرنے کی بجائے اس کے پہلے مالک کے لڑکے کو ہدیہ کر دینا اور اپنی ملکیت سے خارج کر دینا اور اس کو لونڈی سے صحبت کرنے سے منع کرنا کہ شاید اس کے باپ نے اس سے صحبت کی ہو۔ یہ سب شریعت اسلام کے مطابق ہے۔

لونڈی سے یہ سلوک اس کی سزا کی وجہ سے ہے کہ یہ دشمنان اسلام سے مل کر اسلام کی مخالفت اور جنگ کرنے میں شریک ہوئی تھی۔ اگر یہ اسلام سے امن مانگ لیتے جنگ نہ کرتے یا جزیہ دیتے یا مسلمان ہو جاتے تو اسلام ان کی بھی ویسی ہی عزت کرتا ہے جیسے آزاد مسلمانوں کی کرتا ہے۔ تفصیل فقہ اور جہاد کی کتابوں میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ (اضافہ از امداد اللہ انور)

(خلیفہ) ابو جعفر (منصور) جب مکہ شریف کو روانہ ہوا تو اس نے کچھ بڑھئی

روانہ کئے اور حکم دیا کہ تم سفیان ثوریؒ کو دیکھو تو اس کو سولی پر چڑھا دینا۔ چنانچہ بڑھئی آگے بڑھے اور (سولی چڑھانے کیلئے) لکڑیاں گاڑ دیں اور حضرت سفیان ثوریؒ کو آواز لگائی گئی۔ اس وقت آپ کا سر مبارک حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہؒ کی گود میں تھے۔ ان حضرات نے آپ سے فرمایا اے ابوعبداللہ! اللہ سے ڈرو ہم پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دو (یعنی اپنی حفاظت کرلو اور کہیں روپوش ہو جاؤ) تو آپ نے کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر فرمایا (اے اللہ) اگر ابوجعفر مکہ میں داخل ہو جائے تو میں اس سے بری ہوں (یعنی اے اللہ آپ اس کی حفاظت نہ کریں بلکہ موت دیدیں) چنانچہ یہ (ظالم) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گیا۔ جب حضرت سفیان کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کچھ نہ فرمایا۔

نصیحت

اے بھائی خواہش نفس کی مخالفت کا اثر دیکھ جب اس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم اٹھائی تو اس کی عظمت کا اظہار کس طرح سے ہوا۔ اور اللہ کے فرمانبردار کی عظمت اور نافرمان کی ذلت میں فرق کر کے دیکھ۔

عمر بن عبدالعزیزؒ اور منکر نکیر

میں نے سنا ہے کہ جب حضرت عمر (بن عبدالعزیزؒ) کے پاس (قبر میں سوال جواب کرنے والے فرشتے) منکر نکیر آئے تو آپ نے ان کے دونوں پلوؤں سے پکڑ کر خود پوچھا کہ تم بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟

اگر انہوں نے خواہشات کو نہ دبایا ہوتا تو منکر نکیر سے اتنی بے باکی کا اظہار نہ کرتے۔

(فائدہ) ایک حکیم کہتا ہے کہ تقویٰ کا ظاہر دنیا کا شرف ہے اور اس کا باطن آخرت کا شرف ہے۔

باب 4

تعریف وترغیب صبر

صبر کی دو قسمیں ہیں (۱) مرغوب ومحبوب چیز سے بچنا (۲) ناپسندیدہ حکم پر عملدرآمد کرنا۔

پس احکام خداوندی پر عمل کرنا بھی صبر ہے اور گناہوں سے رکنا بھی صبر ہے اور استعمال صبر پر وہ شخص قدرت رکھتا ہے جس کو خواہش نفسانی کے عیب اور صبر کے بہتر نتیجہ کا علم ہو اس وقت اس کو صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک حسین وجمیل عورت دو مردوں کے سامنے سے گزری جب نگاہ نے اس کو دیکھنا چاہا تو ایک نے تو اپنے نفس کا مجاہدہ کرتے ہوئے نظر جھکالی اور وہ لمحہ گذر گیا اور بھول گیا۔ دوسرے شخص نے اس پر نظر ٹکا دی اپنا دل اس سے لگالیا اور اس کی یہ ایک نظر اس کے لئے فتنہ اور بے دین ہونے کا سبب بن گئی۔

پس معلوم ہوا کہ گناہوں سے توبہ کی طرف توجہ کی بجائے گناہوں سے بچنا زیادہ آسان ہے۔

حضرت حارث محاسبیؒ فرماتے ہیں:

کہ ہر چیز کا ایک جوہر ہوتا ہے انسان کا جوہر عقل ہے اور عقل کا جوہر صبر ہے۔

باب 5

گمراہی کے فتنوں سے دل کی نجات

دل حقیقتِ تخلیق میں تمام آفات سے محفوظ ہوتا ہے حواس خمسہ باہر سے اس کو اطلاعات پہنچاتے ہیں اور ورقہ دل پر نقش کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان تمام راستوں کی خوب حفاظت کی جائے جن سے فتنوں کا خوف ہو۔ اگر یہ دل کسی دوسری چیز سے متعلق ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے جو اس کو اپنی تعظیم کے لئے اور مصالح میں فکر کے لئے پیدا کیا تھا اس سے محروم ہو جائے گا اور کسی ایسے فتنہ میں پڑ جائے گا جو اس کی ہلاکت کا سبب بنے گا۔ (۱۳)

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

الا و ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب. (مسند احمد)۔ (۱۴)

(ترجمہ) سن لو انسان میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو سارا بدن

---

(۱۳) انظر إغاثة اللهفان ۱/ ۲۴-۲۶۔

(۱٤) هو جزء من حديث: الحلال بيّن والحرام بيّن ...، رواه: البخاري (٥٢)، ومسلم (١٥٩٩)، وأبو داود (٣٣٢٩)، والترمذي (١٢٠٥)، والنسائي ٣٢٧/٧، وابن ماجه (٣٩٨٤)، والدارمي (٥٣١)، وأحمد في المسند (٢٦٤/٤، ٢٦٧، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧١)، والبيهقي في سننه الكبرى ٦٤/٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء ٢٧٠/٤ و ٣٣٦ و ١٠٥/٥، وابن حبّان في صحيحه (٢٩٧)۔

درست رہتا ہے۔ اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور یہ (لوتھڑا) دل ہے۔

(فائدہ) جسمانی طور پر بھی دل کو صحت کی مرکزیت حاصل ہے اور شرعی طور پر بھی اس لئے اس کو دونوں طرح کی خرابیوں سے بچایا جائے ورنہ معاملہ بڑا خطرناک ہے۔ .... (مترجم)

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک عورت دیہات میں رہا کرتی تھی۔ میں نے اس سے سنا وہ کہتی تھی:

> اگر مومنوں کے دل اپنے فکر کے ساتھ آخرت کے مخفی انعامات کا مطالعہ کرلیں تو ان پر دنیا کا عیش بدمزہ ہو جائے اور دنیا میں ان کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو۔

حضرت ابوالخیر تیناتیؒ فرماتے ہیں دنیا کی محبت کے اسیر دل پر حرام ہے وہ آخرت کی مخفی راحتوں کی سیر نہیں کرسکتا۔

باب 6

دل کیسے زنگ آلود ہوتا ہے؟

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان المومن اذا اذنب کانت نکته سوداء فی قلبه، فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبه، وان زاد زادت حتی تعلو قلبه فذلک الران الذی ذکر اللہ عزوجل فی کتابه (کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون (المطففین). (ترمذی شریف)

(ترجمہ) جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اگر اس نے توبہ کر لی اور گناہ سے باز آ گیا اور استغفار کیا تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر اور گناہ کیا تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل پر پھیل جاتا ہے یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں ان (کے گناہوں کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں)۔(۱۵)

---

(۱۵) حدیث حسن۔ رواہ الترمذي (۳۳۳٤)، والنسائي سننه الكبرى، كما في تحفة الأشرف ٤٤٣/٩۔ وفي عمل اليوم والليلة (۳۱۸، وابن ماجه (٤٢٤٤)، وأحمد في المسند (٧٨٩٢)، والحاكم في المستدرك ٥١٧/٢، وابن جرير الطبري في تفسيره جامع البيان ٩٨/٣٠، وابن حبان في صحيحه (٩٣٠) و (٢٧٨٧)، وعزاه السيوطي في الدرالمنثور ٥٣٩/٦ لعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان۔

(فائدہ) حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں "جسم کی بیماری تکالیف سے ہوتی ہے اور دلوں کی بیماری گناہوں سے"۔ تو جس طرح جسم کو بیماری کی موجودگی میں کھانے کی لذت حاصل نہیں ہوتی اسی طرح گناہوں کی موجودگی میں دل کو عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوتی۔

باب 7

دل سے زنگ ہٹانے والا

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان هذه القلوب تصدا كما يصد الحديد قيل يا رسول الله فما جلاؤها؟ قال تلاوة القرآن.(١٦)

(ترجمہ) یہ دل زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح سے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان کو روشن کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں: (۱) قرآن پاک کو فکر کے ساتھ پڑھنا (۲) پیٹ کو خالی رکھنا (حرام کھانے سے اور زیادہ کھانے سے (۳) رات کو تہجد پڑھنا (۴) سحری کے وقت اللہ کے سامنے انکساری اور عاجزی سے گڑگڑانا (۵) نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا۔

---

(١٦) حديث موضوع۔ آفته عبد الرحيم بن هارون، وهو الغسّاني الواسطي۔ قال الدارقطني: متروك يكذب، وساق له ابن عَدِيّ عدّة أحاديث استنكرها۔ وقال الذهبي بعد أن ذكر الحديث "رواه حفص بن غياث عن عبدالعزيز قال: قال رسول الله ﷺ ... فذكره منقطعًا"۔ يقصد بذلك أن عبدالرحيم بالإضافة إلى شدة ضعفه قد خولف في إسناد الحديث۔ انظر: ميزان الاعتدال ٢/٦٠٧۔

باب 8

اصلاح دل کی دعا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ

ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمن تبارک و تعالٰی کقلب واحد یصرفھا کیف یشاء ،ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اللھم مصرف القلوب اصرف قلوبنا الی طاعتک.

(مسلم شریف)

(ترجمہ) تمام انسانوں کے دل اللہ تبارک وتعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ایسے ہیں جیسے ایک دل ہو اس کو جیسے چاہے پھیر دے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللھم مصرف القلوب اصرف قلوبنا الی طاعتک

اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی عبادت کی طرف پھیر دے

حضرت احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
یہ دل گردش کرنے والے ہیں یا تو عرش کے گرد گردش کرتے اور گھومتے ہیں یا گھاس کی طرح بے قیمت دنیاوی عیش وآرام کے لئے گھومتے ہیں۔(۱۷)

---

(۱۷) ذکرہ الذھبي في السِّیَر ۱۱/۴۸۸۔

باب 9

دل کے اندر سے نصیحت کرنے والا

(حدیث) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ضرب الله مثلا صراطا مستقيما وعلى جنبي الصراط سوران فيهما ابواب مفتحه و على الابواب ستور رخاة وعلى باب الصراط داع يقول - يا ايها الناس ادخلوا الصراط جميعا ولا تعرجوا وداع يدعو من جوف الصراط فاذا اراد (يعني العبد) ان يفتح شيئا من تلك الابواب قال ويحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه والصراط الاسلام والسوران حدود الله والابواب المفتحة محارم الله وذلک الداعي على راس الصراط كتاب الله والداعي من فوق واعظ الله في قلب كل مسلم.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی جس کے دونوں طرف دو فصیلیں ہیں ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر لٹکے ہوئے پردے ہیں اور صراط کے دروازہ پر ایک شخص دعوت دے رہا ہے کہ اے لوگو! تم سب کے سب اس صراط (راستہ) پر چلو ادھر ادھر نہ بھٹکو اور ایک پکارنے والا صراط کے اندر پکار رہا ہے۔ چنانچہ جب انسان ان دروازوں میں سے کسی دروازہ کو کھولنا چاہتا ہے تو وہ کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے اس کو مت کھول اگر تو نے اس کو کھولا تو اس میں مبتلا ہو جائے گا۔

یہ صراط (سے مراد) اسلام ہے اور دو فصیلوں سے مراد اللہ کی حد بندیاں ہیں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محرمات ہیں اور وہ پکارنے والا جو صراط کے سرے پر ہے قرآن پاک ہے اور وہ پکارنے والا جو اس کے اوپر سے دعوت دے رہا ہے ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی طرف سے نصیحت کرنے والا ہے۔(١٨)

---

(١٨) حديث حسن۔ رواہ الترمذي (٢٨٥٩) بمعناه، وأحمد في المسند (١٧١٨٢)، والحاكم في المستدرك ٧٣/١-٧٤، وعزاه المناوي في الفيض ٢٥٤/٤ للطبراني۔ قال الترمذي: حديث غريب، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولا أعرف له علّة، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي۔

باب 10

صرف اللہ کی محبت چاہئے

حضرت ابوسلیمان دارانیؒ

حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ محمود نے حضرت ابوسلیمان (دارانی) سے سوال کیا کونسا عمل ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کے مقرب بننے کا؟ تو حضرت سلیمان رو پڑے، پھر فرمایا میرے جیسے سے اتنا عظیم سوال پوچھا جارہا ہے (پھر فرمایا) سب سے زیادہ پسندیدہ عمل جس کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ

اللہ تمہارے دل کی طرف متوجہ ہوں تو تیری حالت یہ ہو کہ تو دنیا اور آخرت میں صرف اسی (اللہ) کا طلب گار ہو۔

(فائدہ) یہ طلب کامل اتباع شریعت سے حاصل ہوتی ہے جو آنحضرتؐ کی معرفت مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے اس پر عمل کئے بغیر جو لوگ محبت الٰہی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ گمراہی میں پھر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ

حضرت سہل فرماتے ہیں جس نے قریب سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا اس کے دل سے اللہ کے سوا ہر شے دور ہوگئی اور جس نے اس کی خوشنودی چاہی اللہ تعالیٰ اس کو راضی فرمائیں گے اور جو شخص اپنے دل کی غیر اللہ سے حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء کی نگرانی کریں گے (اور ان کو گناہ کرنے سے بچائیں گے)۔

حضرت محمد بن الفضلؒ

حضرت ابراہیم خواص (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن الفضل نے ذکر کیا کہ

میں نے چالیس سال تک غیر اللہ کے لئے ایک قدم بھی نہیں اٹھایا اور چالیس سال تک کسی چیز کو دیکھ کر پسند نہیں کیا اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے۔

حضرت ضیغمؒ

حضرت ضیغمؒ نے حضرت کلابؒ سے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی محبت نے اپنے عاشقوں کے دلوں کو غیر کی محبت کی لذت سے نا آشنا کر دیا ہے ان کیلئے دنیا میں اللہ کی محبت کے سامنے کسی شے کی محبت ہمسری نہیں کر سکتی اور ان حضرات کی آخرت میں انعامات کے حصول میں سب سے بڑی تمنا اور خواہش اپنے محبوب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی ہوگا تو حضرت کلاب یہ بات سن کر بے ہوش ہو گئے۔

حضرت ابو بکر الہلالیؒ

حضرت ابو بکر الہلالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر کے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں نے اس درخت کو جب بھی ایک نظر سے دیکھا تو اس نے میرے سر کو ملامت کی مجھے کہا کہاں جاتا ہے تو ہمارے سامنے ہو کر بھی ہمارے غیر کو دیکھتا ہے۔

حضرت ابراہیم جبلیؒ

حضرت ابراہیم جبلی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے وطن واپس لوٹ کر آئے تو اپنی چچا زاد سے نکاح کیا تو اس سے حد درجہ محبت میں لگ گئے ایک لحظہ کے لئے بھی اس سے جدا نہ ہوتے تھے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات کو سوچا کہ میرا میلان اور محبت تو اس کے ساتھ بہت بڑھ گیا ہے یہ تو بہت برا ہے جب میں قیامت میں پیش کیا جاؤں اور وہ میرے دل میں رچ بس گئی ہو۔

چنانچہ یہ سوچ کر میں نے غسل کیا اور دو رکعات ادا کیں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے میرے مالک میرے دل کو بہتر حالت میں پھیر دے چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس (میری بیوی) کو بخار ہو گیا اور تیسرے دن انتقال کر گئی اور میں نے اسی وقت ننگے پاؤں مکہ شریف جانے کا تہیہ کر لیا۔

حضرت احمد بن خضرویہؒ

حضرت احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا:

''سر'' کی ماسوی اللہ کی طرف التفات سے حفاظت کرنا

حضرت ابو بکر شبلیؒ

فرمان الٰہی: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(ترجمہ) اے نبی آپ مومنوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ (النور-۳)

کے متعلق حضرت شبلی سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا سر کی آنکھوں کی حفاظت ان کاموں سے ہے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور دل کی آنکھوں کی

حفاظت اللہ کے سواسے ہے۔

حضرت ابن سمنونؒ

حضرت ابن سمنون رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک مجلس میں فرمار ہے تھے کیا تو نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں سنا:

ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة او تمثال.

(ترجمہ) جس گھر میں تصویر یا بت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

پس جب جس گھر میں تصویر یا بت کی وجہ سے فرشتے داخل نہ ہوں تو اس دل کو مشاہدہ خداوندی کیسے ہوسکتا ہے جس میں انسانی کدورتیں بھری ہوئی ہوں۔

حضرت رقیہ عابدہؒ

مُوصِل کی نیک خاتون حضرت رقیہؒ فرماتی ہیں میں اپنے پروردگار سے شدید محبت کرتی ہوں اگر وہ مجھے دوزخ میں جانے کا حکم کرے تو اس کی محبت کی موجودگی میں آگ بھی مجھ پر اثر نہ کرے، اور اگر وہ مجھے جنت میں جانے کا حکم کرے تو اس کی محبت کی موجودگی میں جنت کی کوئی لذت محسوس نہ ہو کیونکہ پروردگار کی محبت مجھ پر بہت غالب ہے۔

دنیا کی محبت چھوڑ کر اللہ کی محبت کے متعلق حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کا ایک شعر ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

باب 11

حفاظت نگاہ

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے یہ بات یاد رکھو کہ نگاہ دل کو خبر دینے کی جاسوس ہے جو دل کی طرف دیکھی ہوئی خبریں نقل کرتی رہتی ہے اور ان کی صورتیں اس میں نقش کرتی رہتی ہے اس طرح سے انسانی فکر آخرت کے مفید امور سے ہٹ کر بے کار (بلکہ نقصان دہ) کاموں میں مصروف کر دیتی ہے چونکہ نگاہ کی آزادی دل میں فتنوں کو جنم دیتی ہے اس لئے شریعت نے آپ کو ان کاموں میں جو فتنہ اور گنا کا سبب بنیں ان سے نگاہ کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے اگر تو شریعت کے احکام کے مطابق نگاہ کی حفاظت نہ کرے گا تو یہ تجھے ایسی تکالیف میں مبتلا کرے گی جن کا عذاب تو سہتا رہے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ.

(ترجمہ) آپ مومن مردوں کو حکم دے دیں کہ وہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں۔ اور آپ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں (یعنی گناہ کی جگہوں میں ان کی حفاظت کریں)۔ (النور: ۳۰-۳۱)

اس حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے بدنظری کے نتیجہ سے بھی منع کرتے ہوئے فرمایا:

وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۔ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(ترجمہ) مرد بھی اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور عورتیں

بھی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (نور: ۳۰-۳۱)

اچانک نگاہ پڑ جانا

(حدیث) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے اچانک نگاہ پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اصرف بصرک(۱۹) اپنی نگاہ ہٹا لے۔

چھ چیزوں کی حفاظت سے جنت ملے گی

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:

اکفلوا لی بست اکفل لکم بالجنة اذا حدث احدکم فلا یکذب واذا اؤتمن فلا یخن واذا وعد فلا یخلف وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم واحفظو افروجکم. (۲۰)

---

(۱۹) رواه الإمام مسلم (۲۱۵۹)، وأبو داود (۲۱٤۸)، والترمذي (۲۷۷٦)، والنسائي في كتاب عشرة النساء من سننه الكبرى، كما في تحفة الأشراف ۲/ ٤۳٤، والدارمي (۲٦٤۳)، وأحمد في المسند (۱۸٦۷۹ - ۱۸۷۱۰)، وأبو داود الطيالسي في مسنده (٦۷۲)، والحاكم في المستدرك ۲/ ۳۹٦، والبيهقي في سننه الكبرى ۷/ ۹۰ وفي شعب الإيمان ٤/ ۳٦۳-۳٦٤، والطبراني في المعجم الكبير ۲/ ۳۸٤، وابن حبان في صحيحه (۵۵۷۱)۔

(۲۰) ذكره السيوطي في الجامع الصغير ۲/ ۹۵ بلفظ: اكفلوا لي ست خصال أكفل لكم بالجنة: الصلاة، والزكاة، والأمانة، والفرج، والبطن، واللسان۔ وعزاه للطبراني في الأوسط۔ وكذلك الهيثمي في مجمع الزوائد ۱/ ۲۹۳، وزاد المناوي في فيض القدير ۲/ ۹۵ وكذا الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۱ نسبه له في المعجم الصغير۔ قال الهيثمي في المجمع=

(ترجمہ) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے (۲) اور جب اس کو امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے (۳) اور جب وعدہ کرے خلاف نہ کرے (۴) اور اپنی نگاہوں کی (ممنوعات سے) حفاظت کرو (۵) اپنے ہاتھوں کو (غلط کاموں سے) روکے رکھو (۶) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

حضرت معروف کرخیؒ

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو اگرچہ مادہ بکری سے بھی کیوں نہ ہو۔

حضرت ذوالنون مصریؒ

ابوعصمت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت جوان بھی تھا آپ اس کو کچھ لکھوا رہے تھے اور ایک حسن و جمال کی ملکہ سامنے سے گذری اور وہ جوان نظریں چرا کر اس کی طرف دیکھنے لگا حضرت ذوالنون مصریؒ تاڑ گئے اور اس کی گردن پھیر کر یہ شعر کہا۔

دع المصوغات من ماء وطين
واشغل هواک بحور خرد عين

= ۲۹۳/۱ بعدما عزاه للطبراني: " وقال: لا يروى عن أبي هريرة إلّا بهذا الإسناد، قلت - أي الهيثمي -: وإسناده حسن "۔ بينما قال في المجمع ۳۰۱/۱۰: " وفيه يحيى بن حمّاد الطائي، ولم أعرفه، وبقيّة رجاله ثقات "۔ ونقل المناوي عن المنذري قوله: إسناده لا بأس به۔

(ترجمہ) پانی اور مٹی سے بنی عورتوں کو چھوڑ
اور اپنے عشق و خواہش کو اس حور کا متوالا بنا جو کنواری ہے موٹی
آنکھوں والی ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ

حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:
اپنی نگاہ کو اللہ کی محبت میں مصروف کردو اور جس آنکھ کے ذریعہ تم نے اللہ عزوجل کا دیدار کرنا ہے اس کو غیر اللہ سے بند کردو ورنہ اللہ کی نظروں سے گر جاؤ گے۔
اسی مضمون میں حکیم العصر حضرت شیخ المشائخ مولانا حکیم محمد اختر خلیفہ مجاز حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کا بہترین شعر ہے ؎

اختر اللہ کا وہی منظور نظر ہوتا ہے
دنیا میں حسینوں کا جو ناظر نہیں ہوتا

باب 12

فضول دیکھنے کی مذمت

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تتبع النظرة فان لک الاولی ولیست لک الآخرة.(۲۱)

(ترجمہ) (نامحرم پر اچانک نظر پڑ جانے کے بعد اس کو) دوبارہ نہ دیکھ کیوں کہ پہلی نظر اچانک پڑ جائے تو معاف ہے دوسری بار (جان بوجھ کر) دیکھنا معاف نہیں (بلکہ حرام ہے)

حضرت داؤد طائیؒ

ایک شخص نے حضرت داؤد طائیؒ سے عرض کیا کاش کہ آپ کسی کو حکم فرماتے کہ آپ کے حجرے میں جو لکڑی کے جالے بنے ہوئے ہیں وہ صاف کر دیئے جاتے۔

آپ نے فرمایا:

---

(۲۱) حديث حسن بشواهده. رواه الدارمي (۲۷۰۹)، وأحمد في المسند (۱۳٦۹)، وفي إسناده ابن إسحاق: صدوق مدلّس، وقد عنعنه، لكن يشهد له حديث بريدة الآتي برقم (۲۷۲). * قال ابن القيم في روضة المحبّين ص ۱۱۲-۱۱۳: "ونظرة الفجاة هي النظرة الأولى التي تقع بغير قصد من الناظر، فما لم يتعمّده القلب عليه، فإذا نظر الثانية تعمّدًا أثم، فأمره النبي ﷺ عند نظرة الفجاة أن يصرف بصره، ولا يستديم النظر،=

تمہیں پتہ نہیں فضول دیکھنا مکروہ ہے۔

پھر فرمایا مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ ان کے گھر میں تیس سال تک علیہ نامی خاتون رہتی رہی مگر آپ کو اس کا بھی علم نہ ہوا۔

حضرت حسان بن ابی سنانؒ

حضرت حسان بن ابی سنانؒ ایک مرتبہ عید کے روز باہر چلے گئے جب گھر واپس ہوئے تو ان کی اہلیہ نے پوچھا آج آپ نے کتنی حسین عورتیں دیکھیں؟ جب اس نے بار بار یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے میں جب سے تیرے پاس سے گیا ہوں تیرے پاس لوٹنے تک اپنے انگوٹھے کو ہی دیکھتا رہا (نظر کی حفاظت کرتے ہوئے تاکہ نظر فضول اور گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے)۔

= فإن استدامته كتكريره"۔ * وقال الحافظ ابن حبيب العامري في كتابه (أحكام النظر إلى المحرمات وما فيه من الآفات) ص ٤٥: " هذا خطابه لعليّ رضي الله عنه مع عِلمه بكمال زهده وورعه وعفّة باطنه وصيانة ظاهره يُحذّره من النظر، ويؤمنه من الخطر، لئلا يدّعي الأمن كل بطال، ويغتر بالعصمة والأمن من الفتنة، ولا يأمن مكر الله إلا القوم الخاسرون"۔

باب 13

نظر کے فتنوں سے حفاظت

آنکھ زنا کرتی ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العينان تزنيان وزناهما النظر. (۲۲)

(ترجمہ) آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اوران کا زنا کرنا (نامحرموں کو) دیکھنا ہے۔

زہر آلود تیر

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا علي اتق النظرة بعد النظرة فانها سهم مسموم يورث الشهوة في القلب. (۲۳)

---

(۲۲) رواه بهذا اللفظ الإمام أحمد في المسند (۸۳۲۱)۔

(۲۳) حديث ضعيف، فيه: - أبو شيبة: عبدالرحمن بن إسحاق الواسطي، قال عنه في الميزان ۲/۵٤۸: " صاحب النعمان بن سعد: ضعّفوه۔ قال أبو طالب: سألت أحمد بن حنبل عنه، فقال: ليس بشيء، منكر الحديث ... وروى عبد الله عن أبيه: .. له مناكير، وليس هو في الحديث بذاك۔ وعن يحيى بن معين: ضعيف۔ وقال مرة: متروك، وقال البخاري: فيه نظر، =

(ترجمہ) اے علیؓ (نامحرم کو) ایک بار (اچانک) دیکھنے کے بعد (دوبارہ قصداً) مت دیکھ کیونکہ یہ زہر آلود تیر ہے جو دل میں شہوت کو بھڑکاتا ہے۔

ابلیس کا تیر

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نظر الرجل الی محاسن المراة سهم مسموم من سهام ابليس. (۲۴)

(ترجمہ) مرد کا عورت کے محاسن کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔

حفاظت نظر میں مبالغہ

حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت رَبیع بن خثیم اپنی نگاہیں بند رکھتے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس سے چند عورتیں گذریں تو انہوں نے اسی طرح سے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ تو عورتوں نے یہی سمجھا کہ یہ نابینا ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ

= وقال النسائي وغيره: ضعيف "۔ وقال عنه ابن حجر في التقريب (۳۷۹۹): " ضعيف "۔ - النعمان بن سعد الأنصاري الكوفي۔ قال في الميزان ٤: ٥: ٢٦: " أحد الضعفاء "۔ وقال الحافظ ابن حجر في التقريب (۷۱٥٦): " مقبول "، أي: إذا توبع، وإلّا فليّن الحديث، ولم يُتابع۔

(٢٤) حديث واهٍ بمرة إن لم يكن موضوعًا، فيه:- عبدالعزيز بن عبدالرحمن البالسي الجزري القُرشي، اتهمه الإمام أحمد، وضرب على حديثه۔ وقال ابن حبان: لا يحل الاحتجاج به بحال، وقال النسائي وغيره: ليس بثقة۔ ميزان الاعتدال ٢: ٦٣١۔ - خصيف بن عبدالرحمن الجزري، قال عنه في التقريب (۱۷۱۸) " صدوق سيّء الحفظ، خلط بأخره ورمي بالإرجاء"۔

سے اندھے پن سے پناہ مانگی۔

شیطان تین جگہ پر

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کی تین جگہوں پر ہوتا ہے۔ اس کی آنکھ میں، اس کے دل میں اور اس کی شرم گاہ میں اور عورت کے بھی تین جگہ پر ہوتا ہے اس کی نگاہ میں اس کے دل میں اور سرین میں۔

خیانتی آنکھیں اللہ کی نگاہ میں

فرمان خداوندی:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ

اللہ تعالیٰ خیانتی آنکھوں کو جانتا ہے۔ (المؤمن:۱۹)

مذکورہ ارشاد خداوندی کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کچھ لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہے اس کے پاس سے ایک عورت گزرتی ہے یہ شخص ان لوگوں کو یہ دکھلا رہا ہوتا ہے کہ وہ اس عورت کو نہیں دیکھ رہا لیکن جب وہ ان کو اپنی طرف سے غافل پاتا ہے تو اس کو دیکھ لیتا ہے اور اگر ان کے تاڑ جانے کا خوف کرتا ہے تو اپنی نگاہ کو پھیر لیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے دل کو جانتی ہے کہ وہ اس عورت کو دیکھنے کی چاہت میں مصروف ہے۔

کاش کہ میں اندھا ہوتا

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں بینا ہوتا مجھے وہ لمحہ نہیں بھولا جب میں نے جوانی میں ایک مرتبہ (کسی غیر عورت کو) دیکھ لیا تھا۔

عورت کے پیچھے پیچھے مت چل

حضرت سلیمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ
اے بیٹے شیر اور سانپ کے پیچھے چاہے تو چل لے مگر عورت کے پیچھے مت چلنا۔

نظر کی آزادی

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑا (اس کی محرمات سے حفاظت نہ کی) تو اس کے غم طویل ہو گئے۔

عورت کے کپڑے بھی مت دیکھ

حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
اپنی نگاہ کو عورت کی چادر پر بھی مت ڈال کیونکہ نگاہ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے۔

باب 14

بے ریش لڑکوں کی طرف دیکھنے اور ان کی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت

اللہ تمہیں توفیق بخشے یہ جان لو کہ یہ مسئلہ بہت خطرناک ہے بہت سے لوگ اس سے بچنے سے بے فکر ہیں۔ حالانکہ شیطان کو جہاں سے ممکن ہو انسان پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتا ہے اور جہاں تک اس کا بس چلے انسان کو فتنوں میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ وہ شروع شروع میں انسان کے پاس آ کر زنا کرنے کی خوبیاں نہیں جتلاتا بلکہ نظر کرنے کو اچھا جتلاتا ہے۔ عالم اور عابد اپنی نظروں کو اجنبی عورتوں سے تو محفوظ کر لیتے ہیں کیونکہ ان کی صحبت اور اختلاط عام طور پر ان کو حاصل نہیں ہوتا جبکہ لڑکوں کا ان سے اختلاط ہوتا رہتا ہے اس لئے ان کو لڑکوں کے فتنہ سے بہت بچتے رہنا چاہئے کیونکہ بہت سے قدم یہاں پھسل چکے ہیں اور بہت سے لوگوں کے عزم ٹوٹ چکے ہیں ایسے افراد بہت کم ہیں جو اس فتنہ کے قریب رہ کر کے محفوظ رہے ہوں۔

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تجالسوا ابناء الملوک فان الانفس تشتاق الیھم مالا تشتاق الی الجواری العواتق.(۲۵)

---

(۲۵) حديث منكر وقد ذكره ابن الجوزي أيضًا في تلبيس إبليس ص ۳۳٦ـ وفيه: أبان بن أبي عياش البصري العبدي، قال في التقريب (۱٤۲): " متروك "ـ وقد تقدمت ترجمة ضيافية له أوّل الكتاب، وانظر تهذيب التهذيب ۱/۹۷-۱۰۱ـ

(ترجمہ) تم شہزادوں اور (امیرزادوں) کے پاس نہ بیٹھا کرو کیونکہ نفس ان کے کے دیکھنے کی اتنی خواہش رکھتے ہیں کہ اتنی خوبصورت لونڈیوں کے دیکھنے کی بھی نہیں رکھتے۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نھی رسول اللہ ﷺ ان یحد الرجل النظر الی الغلام الامرد. (۲۶)

(ترجمہ) آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ انسان کسی بے ریش لڑکے کی طرف بغور نگاہ ڈالے۔

(فائدہ) حضرت حسن بن ذکوانؒ فرماتے کہ تم امیروں کی اولاد کے ساتھ مت بیٹھا کرو ان کی اولاد کی شکلیں عورتوں کی شکلوں کی طرح خوبصورت ہوتی ہیں یہ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں (کیونکہ ان کے پاس بیٹھنے) کو معیوب نہیں سمجھا جاتا اس لئے گناہ میں مبتلا ہونے کے خطرات زیادہ ہیں بخلاف عورتوں کے، ان کے اختلاط اور دیکھنے سے عموماً مسلمان آدمی بچتا ہے اور اس کے فتنوں میں مبتلا نہیں ہوتا (لیکن یہ آج سے ہزار سال پہلے کے زمانے کی بات ہے اب تو دونوں سے اپنی نظر و اختلاط کی حفاظت نہیں کی جاتی اور یہ دونوں اس وقت معاشرہ میں سب سے بڑا فتنہ ہیں)۔.........(مترجم)

امام احمد بن صالحؒ کی احتیاط

احادیث کے حافظ، عالم علل الحدیث، واقف اختلاف الحدیث حضرت احمد بن

---

(۲۶) حدیث ضعیف، رواہ ابن عدي في الكامل ۹٦/۷ وانظر روضة المحببين ص ۱۲۱۔ وتلبيس إبليس ص ۳۳٦۔ وفيه: بقية بن الوليد مدلّس، وقد عنعنه، والوازع هو ابن نافع العقيلي الجزري: ضعيف، انظر لسان الميزان ۲۱۳/٦۔

صالح ابوجعفر مصری رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد میں تشریف لائے اور حفاظ حدیث کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مذاکرات حدیث جاری رہے حضرت امام احمد بن حنبلؒ ان کا تذکرہ بھی کرتے تھے اور ان کی تعریف بھی کرتے تھے۔ ان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے شرف تلمذ حاصل کیا تھا اور ان سے احادیث روایت کی تھیں۔

یہ حضرت احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ صرف داڑھی والوں کو احادیث پڑھاتے تھے ان کی مجلس درس میں کوئی بے ریش لڑکا داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ جب حضرت امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ سجستانی اپنا بیٹا ان کے پاس لے گئے تاکہ وہ بھی ان سے حدیث کی سماعت کرلے جبکہ وہ ابھی بے ریش تھے تو حضرت احمد بن صالحؒ نے امام ابوداودؒ کے سامنے ان کے بیٹے کو اپنی مجلس میں بٹھلانے سے انکار کردیا۔ تو امام ابوداود نے فرمایا اگرچہ یہ بے ریش ہے لیکن تمام داڑھی والوں سے زیادہ حافظ الحدیث ہے آپ جو چاہیں اس سے امتحان لے سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کا امتحان لیا تو انہوں نے سب سوالات کا جواب دیدیا تو انہوں نے ان کو درس حدیث میں شامل کرلیا لیکن اور کسی امرد (بے ریش) کو احادیث نہیں سنائیں (ان کا بے ریش لڑکوں کو احادیث نہ سنانا خود کو بے ریش لڑکوں کے فتنہ سے دور رکھنا تھا)۔

امام مالک کی احتیاط

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سماع حدیث کیلئے بے ریش لڑکوں کو اپنی مجلس میں بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ حیلہ کرکے لوگوں کے مجمع میں چھپ کر بیٹھ گئے اس وقت وہ بے ریش تھے اور امام مالکؒ سے سولہ حدیثیں سن لیں۔ امام مالکؒ کو جب اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور سولہ درے مارے۔ حضرت ہشامؒ فرماتے ہیں کاش کہ میں (ان سے) سو حدیثیں سنتا اور وہ مجھے سو درے مارتے۔

حضرت یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل

حضرت امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی بے ریش نے میرے پاس آنے کی طمع نہیں کی اور نہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے راستہ میں آنے کی طمع کی (یعنی یہ دونوں اکابر حدیث بھی بے ریش کو اپنی صحبت میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے)۔

اسلاف امت کا طرز عمل

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امام احمد بن حنبل کی خدمت میں آیا اس کے ساتھ ایک حسین چہرہ والا لڑکا بھی تھا۔

آپ نے اس شخص سے پوچھا یہ کون لڑکا ہے؟

عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو دوبارہ اپنے ساتھ نہ لانا۔

جب وہ شخص چلا گیا تو امام صاحبؒ سے محمد بن عبدالرحمٰن محدث نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرے وہ پاکدامن تھا اور اس کا بیٹا (بے ریش لڑکا) اس سے افضل تھا۔ حضرت امام احمدؒ نے فرمایا ہم نے جس مقصد کا ارادہ کیا ہے اس کو ان کا پاکدامن ہونا نہیں روکتا۔ ہم نے شیوخ اساتذہ کو اسی طرز عمل پر دیکھا اور انہوں نے ہمیں اپنے اسلاف سے اسی کا پتہ دیا ہے۔ (۲۷)

تیس ابدالوں کی نصیحت

حضرت شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے تیس شیوخ کے پاس رہا ہوں۔ جن کو ابدال (کے درجہ کا ولی) کہا جاتا تھا۔ ان سب نے مجھے اپنے سے

---

(۲۷) انظر: تلبیس ابلیس ص ۳۳۷۔

رخصت ہوتے وقت نصیحت فرمائی کہ تم بے ریش لڑکوں کی صحبت وغیرہ سے بچتے رہنا۔ (۲۸)

چالیس برس تک آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھانے والے بزرگ کا عمل

حضرت امام یحییٰ بن معینؒ کے شاگرد محمد بن حسین نے چالیس سال سے آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ حضرت محمد بن احمد بن ابی القاسمؒ فرماتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ ایک نوعمر لڑکا بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم میرے سامنے سے اٹھ جاؤ اور میری پشت کے پیچھے بیٹھو۔ (۲۹)

ایک بزرگ کی دعا

حضرت عبدالوہاب بن افلح رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ خوبصورت لڑکا دیکھا تو فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگے۔ عرض کیا

> اے الٰہی! یہ ایک گناہ ہے میں اس سے آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور اس سے آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ آپ بھی مجھ پر وہی پہلے والا فضل فرما دیں جس کو قدیم اور جدید وقت میں (یعنی ہمیشہ سے) ملاحظہ کرتا ہوں۔

تین قسم کے لواطت کرنے والے

حضرت ابو سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اس امت میں ایک قوم ہوگی جن کو لونڈے باز کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی (۱) ایک قسم صرف

---

(۲۸) انظر: تلبيس إبليس لابن الجوزي، ص ۳۳۷۔

(۲۹) انظر: تلبيس إبليس ص ۳۳۸۔

(حسین لڑکوں کو) دیکھنے والی ہوگی (۲) دوسری قسم ان سے ملاقات کرے گی مصافحہ کرے گی (۳) تیسری قسم یہ گھناؤنا فعل کرے گی۔

اولاد کی حفاظت

حضرت ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی اولاد کی برے دوستوں سے حفاظت کرو پہلے اس کے کہ تم ان کو گناہ میں مبتلا کردو (کیونکہ) سب سے پہلے بچوں میں خرابی ان کے آپس میں شروع ہوتی ہے۔

باب 15

لڑکوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے والے

لڑکوں کے فتنہ میں بھی بڑے بڑے مبتلا ہوئے ہیں مثال کے طور پر ایک دو واقعات ذکر کئے جاتے ہیں۔

حکایت نمبرا:

مامون الرشید (بادشاہ) نے (قاضی یحییٰ بن اکثمؒ کو دیکھا وہ اس کے ایک خادم کو دیکھ رہا ہے تو اس نے خادم سے کہا جب میں اٹھ جاؤں تو تم اس کے پاس چلے جانا میں ابھی وضو کے لئے اٹھوں گا اور اس (قاضی صاحب) کو کہہ جاؤں گا کہ آپ یہیں پر تشریف رکھیں۔ یہ جو کچھ بھی تمہیں کہے مجھے بتانا۔ پھر مامون اٹھ گیا اور یحییٰ کو بیٹھے رہنے کا کہہ گیا اور خادم کو اٹھتے ہوئے آنکھ سے اشارہ کر گیا۔

(تو اس خادم کو) یحییٰ بن اکثم نے کہا کہ اگر تم (حسین) لوگ نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔ تو اس خادم نے جا کر مامون کو اس کی خبر کی۔ تو مامون نے اس خادم کو کہا کہ تم اس کے پاس جاؤ اور کہو جب ہدایت تمہارے پاس آچکی تو کیا ہم نے تمہیں اس سے روک رکھا ہے؟ بلکہ تم خود ہی مجرم ہو۔

تو خادم اس کے پاس گیا اور اس کو یہ جواب سنایا تو انہوں نے شرم کے مارے آنکھیں بند کر لیں اور ایسی حالت ہوئی کہ وہ گھبراہٹ میں مر جاتے۔

پھر مامون الرشید یہ شعر پڑھتے ہوئے سامنے آیا۔

متی تصلح الدنیا ویصلح اهلها
وقاضی قضاة المسلمین یلوط

اٹھو اور چلے جاؤ

اللہ سے ڈرو اور اپنی نیت کو درست کرلو۔

(فائدہ) یہ اور اس طرح کی حکایات حضرت قاضی صاحبؒ کی طرف غلط منسوب ہیں امام ابن کثیرؒ اور علامہ ذہبیؒ نے ان کے متعلق پوری صفائی بیان فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے اس کتاب کا حاشیہ (۳۰) دیکھیں۔ (امداد اللہ)

حکایت نمبر ۲:۔

حضرت عبداللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے درجہ کے صوفیاء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے گلی میں ایک لڑکا دیکھا اور اس کی چاہت میں مبتلا ہوگئے اور اس کی محبت میں عقل بھی کھو بیٹھے۔ یہ اس لڑکے کے راستہ میں جا بیٹھتے تھے اور اس کو آتے جاتے وقت دیکھا کرتے تھے۔ ان کی یہ مصیبت طویل ہوگئی اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوگئے یہاں تک کہ وہ ایک قدم چلنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابوحمزہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دن ان کی عیادت کرنے کو گیا اور پوچھا:

اے ابومحمد! تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟ تم اس مصیبت میں کیسے پھنس گئے جو میں دیکھ رہا ہوں؟

فرمایا: کچھ وجوہات ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ مجھ سے امتحان لے رہے ہیں

---

(۳۰) هو يحيى بن أكثم بن محمد، قاضي القضاة، الفقيه العلّامة، أبو محمد التميمي المَروزي، ثم البغدادي، ولد في خلافة المهدي، وكان من أئمة الاجتهاد، وله تصانيف، منها كتاب "التنبيه"۔ قال عنه طلحة بن محمد الشاهد: كان واسع العلم بالفقه، كثير الأدب، حسن المعارضة، قائمًا بكل مُعْضلة۔ غَلب على المأمون، حتى لم يتقدمه عنده أحد مع براعة المأمون في العلم، وكانت الوزراء لا تُبرم شيئًا حتى تُراجع يحيى۔ ولّاه المأمون قضاء بغداد وهو ابن عشرين۔ وكان يُحِبُّ المزاح، وهو ضعيف في الحديث، حتى رماه ابن معين بالكذب، وقال ابن راهويه: ذاك =

میں اس امتحان میں ثابت قدم نہیں رہ سکا اور اس کے برداشت کرنے کی بھی مجھ میں ہمت نہیں تھی۔ بہت سے گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کو انسان معمولی سمجھتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے ہوتے ہیں۔ (۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ جو حرام کی طرف دیکھتا ہے اس کے امراض (یعنی گناہ) بڑھ جاتے ہیں۔ پھر وہ رو دیے۔ میں نے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں؟

فرمایا: میں ڈر رہا ہوں کہ دوزخ میں میری بدبختی طویل نہ ہو جائے۔

پھر میں ان کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا اور جو میں نے ان کی حالت دیکھی اس پر مجھے ترس آ رہا تھا۔

حکایت نمبر ۱۳:

حضرت محمد بن داوٗد (۳۱) اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جامع (۳۲) صیدلانی

=الدّجّال، وقال علي بن الجنيد: يسرق الحديث. وأما ما سيذكره المصنف من قصص له مع المُردان، فقد قال الذهبي: كان عبثه بالمرد أيام الشبيبة، فلما شاخ أقبل على شأنه، وبقيت الشناعة، وكان أعور، وقال أيضًا: ودعابة يحيى مع المرد أمرٌ مشهور، وبعض ذلك لا يثبت، وكان ذلك قبل أن يشيخ، عفا الله عنه وعنّا. السير ١٢/١٠-١٦. قلت: قال مُحقِّق السير ١٢/١٠-١١: "وما إخال أن هذه الأخبار تصح عن قاضٍ كبير كيحيى بن أكثم الذي كان إمامًا من أئمة الاجتهاد، مما دفع الخليفة المأمون - وهو من هو علمًا و معرفة - لأن يولّيه قضاء بغداد، ولا سيما أن هذه الأخبار وردت عمّن لا يُحتجّ بهم ... وقد قال الحافظ ابن كثير في البداية والنهاية ٣١٦/١٠: كان يحيى بن أكثم هذا من أئمة، وعلماء الناس ومن المعظمين للفقه والحديث واتباع الأثر".

(٣١) هو محمد بن داود بن علي الظاهري، أبوبكر، قال عنه الذهبي: العلّامة، البارع، ذو الفنون، كان أحد من يُضرب المثل بذكائه، وهو مصنّف كتاب "الزهرة" في الآداب والشعر. وله بصر تامّ بالحديث، وبأقوال الصحابة، وكان يجتهد ولا يُقلّد أحدًا. وقال ابن حزم: كان ابن داود من أجمل =

کی طرف میلان رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ محمد بن جامع حمام میں داخل ہوئے اپنے رخ کو سنوارا اور آئینہ اٹھا کر اپنا چہرہ دیکھا پھر اس کو ڈھانپ لیا اور محمد بن داؤد کی طرف سوار ہو کر چلے۔ جب انہوں نے محمد بن جامع کو چہرہ ڈھانپے ہوئے دیکھا تو ڈر گئے کہ شاید اس کا چہرہ خراب ہو گیا (یعنی اس کا حسن بگڑ گیا) ہے اور پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے کچھ دیر پہلے اپنے چہرہ کو آئینہ میں دیکھا اور ڈھانپ لیا اور میں نے یہ چاہا کہ آپ سے پہلے اس کو اور کوئی نہ دیکھے چنانچہ آپ یہ سن کر بے ہوش ہو گئے۔ (۳۳)

ابراہیم بن محمد بن عرفہ نفطویہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت محمد بن داؤد اصبہانیؒ

=الناس، وأكرمهم خُلُقًا، وأبلغهم لسانًا، مع الدّين والورع، وكلّ حلة محمودة، حفظ القرآن وله سبع سنين، وذاكر الرجال بالآداب والشعر وله عشر سنين ... توفي سنة (۲۹۷) هـ انظر: السير ۱۰۹/۱۳، وتاريخ بغداد ۲۵٦/٥، وفيات الأعيان ۲٥۹/٤۔

(۳۲) قال الذهبي في السير ۱۱۲/۱۳: كان محمد بن جامع الصيدلاني محبوبَ محمد بن داود۔ وكان يُنفِق على ابن داود، وما عُرِف معشوق يُنفِق على عاشقه سواه ..."۔ قلت: في هذا الكلام تثبيت لما ذكره المصنّف من أن اسمه محمد بن جامع الصيدلاني، ولكن نقل (۱۳/ ۱۱٥-۱۱٦) أن اسمه: وَهْب بن جامع بن وهب العطّار الصيدلاني، وذكر ذلك مكررًا۔ ومما قاله (۱۱٥/۱۳): وَهْب بن جامع بن وهب العطار الصيدلاني. صاحب محمد بن داود، كان قد أحبّه، وشُغِف به، حتى مات من حُبّه، ومن أجله صنّف كتاب: الزهرة"۔ وقال (۱۱٦/۱۳): "... سمعت وهب بن جامع العطّار - صديق ابن داود - قال: دخلت على المتّقي لله، فسألني عن أبي بكر بن داود: هل رأيتَ منه ما تكره؟ قلت: لا يا أمير المؤمنين، إلا أني بتّ عنده ليلة، فكان يكشف عن وجهي ثم يقول: اللهم إنك تعلم إنّي لأحبه، وإني لأراقبك فيه"۔

(۳۳) ذكر هذا الذهبي في السير ۱۱٦/۱۳، والصفدي في الوافي بالوفيات ٥۹/۳ باختصار۔

کے پاس اس بیماری کے ایام میں حاضر ہوا جس میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

میں نے پوچھا آپ اپنے کو کیسے پاتے ہیں؟

فرمایا: اس کی محبت میں جس نے مجھے اس حالت تک پہنچایا ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو۔

میں نے پوچھا پھر آپ کو استمتاع کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا حالانکہ آپ اس پر قادر بھی تھے؟ فرمایا وہ نظر جو جائز ہے اس نے مجھے اس حال تک پہنچادیا ہے اور وہ لذت جو ممنوع ہے اس سے مجھے اس حدیث نے روکا ہے جس کو میرے باپ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

من عشق وكتم وعف وصبر غفر الله له وادخله الجنة. (۳۴)

(ترجمہ) جس نے عشق کیا پھر اس کو چھپایا (کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا نہ محبوب کے سامنے نہ دوسرے لوگوں کے سامنے) اور پاکدامن رہا اور صبر کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں گے اور اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

(فائدہ) کاش کہ یہ حضرت شروع ہی میں اپنی نظر کو بچا کے رکھتے تو اس مہلک مصیبت سے جان چھوٹ جاتی لیکن انہوں نے یہ خیال کیا کہ حرام صرف بدکاری کرنا ہے۔ دیکھنا بدکاری نہیں (اس لئے نظر بازی کے اتنے بڑے فتنہ میں الجھ گئے)۔

---

(۳٤) الحديث لا يصح عن النبي ﷺ، وسياتي تخريجه وتفصيل الكلام فيه عند الباب الثمان والثلاثين۔ والقصّة في تاريخ بغداد ٢٦٢/٥، والسير ١١٢/١٣، وروضة المحبين ص ١٣٥۔

باب 16

بدنظری کا گناہ اور اس کی سزا

بدنظری کی اچانک سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خون بہاتے ہوئے حاضر ہوا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا تیری یہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا

میرے پاس سے ایک عورت گزری تھی میں نے اس کی طرف دیکھ لیا۔ اس کے بعد میری آنکھ اس کی تاک میں رہی اور میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے ضرب لگائی اور یہ کر دیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ اذا اراد بعبد خیرا عجل لہ عقوبتہ فی الدنیا.

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں تو اس کو اس کے گناہ کی) سزا دنیا میں دے دیتے ہیں۔

بغیر اجازت گھر میں جھانکنے والے کا حکم

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

لو اطلع احد في بيتك ولم تاذن له فخذفته بحصاته ففقات عينه ما كان عليك جناح. (۳۵)

(ترجمہ) اگر کسی ایسے آدمی نے تیرے گھر میں جھانکا جس کی تو نے اس کو اجازت نہیں دی تھی اور تو نے (اس پر غیرت میں آکر) اس کو پتھر مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی تو (اس کا) تم پر کوئی گناہ (اور سزا) نہ ہوگی۔

لباس کے نیچے کسی عورت کو سوچنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے کسی عورت کے بارہ میں اس کے لباس کے نیچے کے جسم کی حاشیہ آرائی کی (اگر وہ روزہ دار تھا) تو اس نے اپنا روزہ خراب کر دیا (اگر روزہ دار نہ تھا تو بھی خطرناک گناہ کیا)۔

اندھا ہو گیا

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اجنبی عورت کو دیکھا جس کے حسن نے مجھے حیران کر دیا (تو اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے) مجھے اندھا کر دیا میرا گمان ہے کہ یہ اسی دیکھنے کی سزا ہے۔

قرآن پاک بھول گیا

ابوعبداللہ بن الجلاء کہتے ہیں کہ میں کھڑے ہو کر ایک حسین صورت عیسائی لڑکے کو دیکھ رہا تھا تو میرے پاس سے حضرت ابوعبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ گزرے اور

---

(۳۵) رواه البخاري (٦٨٨٨) و (٦٩٠٢)، ومسلم (٢١٥٨)، وأبو داود (٥١٧٢)، والنسائي (٤٨٦١)، وأحمد في المسند (٥١٧٢، ٧٢٧١، ٨٧٧١، ٩٠٩٦، ٩٢٤١، ١٠٤٤٥)۔

پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

میں نے عرض کیا اے چچا! آپ کا کیا خیال ہے کہ (یہ حسین) صورت (کافر ہونے کی وجہ سے) دوزخ میں جلائی جائے گی؟

تو انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تم اس (بدنظری کا) وبال دیکھو گے اگرچہ کچھ مدت بعد۔

چنانچہ ابن الجلاء فرماتے ہیں میں نے اس کا وبال چالیس (۴۰) سال بعد دیکھا کہ مجھے قرآن پاک بھلا دیا گیا۔

غیب کا تھپڑ

حضرت ابو یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نہر جوری فرماتے ہیں میں نے طواف کرتے ہوئے یک چشم (ایک آنکھ والے) ایک آدمی کو دیکھا جو طواف کے دوران یہ کہہ رہا تھا۔

اعوذبک منک۔

(ترجمہ) میں آپ سے آپ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

میں نے اس سے پوچھا یہ کیا دعا ہے جو تم مانگ رہے ہو؟

اس نے کہا میں پچاس سال سے (حرم مکہ کا) مجاور ہوں میں نے ایک دن ایک شخص کو دیکھا اور اس کو خوبصورت سمجھا تو اچانک ایک تھپڑ میری آنکھ پر آ کر لگا جس نے میری آنکھ میرے گال پر بہادی۔ تو میں نے آہ بھری تو دوسرا تھپڑ رسید ہوا اور کسی کہنے والے نے کہا "اگر تم پھر آہ نکالو گے تو ہم اور لگائیں گے۔"

منہ کالا ہو گیا۔ (عجیب حکایت)

ابوعمرو بن علوان کہتے ہیں کہ میں کسی کام کو رحبہ بازار میں گیا تو مجھے ایک جنازہ نظر آیا تو میں اس کے پیچھے پیچھے چل نکلا تاکہ اس کی نماز جنازہ میں شرکت کروں تو

میں دیگر لوگوں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ میت کو دفن کر دیا گیا پھر اچانک میری نگاہ بلا ارادہ ایک حسین چہرہ عورت پر جا پڑی تو میں نے آنکھیں بھینچ لیں اور انا للہ وانا الیہ راجعون. پڑھا، استغفار کیا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ تو مجھے ایک بڑھیا نے کہا اے میرے آقا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں آپ کا منہ کالا دیکھ رہی ہوں؟ تو میں نے آئینہ اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرا منہ کالا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے اپنا خیال دوڑایا کہ یہ کالک مجھے کہاں سے لگی ہے تو مجھے وہ ایک مرتبہ کی بدنگاہی یاد آئی تو میں نے خلوت میں جا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور چالیس (۴۰) دن تک کی مہلت طلب کی۔ پھر میرے دل میں آیا کہ اپنے شیخ حضرت جنید (بغدادی رحمۃ اللہ علیہ) کی زیارت کروں چنانچہ میں بغداد کو روانہ ہو گیا تو جب میں اس حجرہ کے قریب آیا جس میں وہ قیام پذیر تھے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے (بطور کشف) مجھے فرمایا اے ابو عمرو! آ جاؤ تم گناہ تو رحبہ بازار میں کرتے ہو اور اپنے پروردگار سے معافی مانگنے بغداد میں آتے ہو۔

سیاہ داغ

حضرت ابوالحسن واعظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت ابونصر حبیب النجار واعظ رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں انتقال کر گئے تو ان کو خواب میں دیکھا گیا کہ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی ٹکیہ کی طرح ہے لیکن ان کے چہرہ پر ایک سیاہ داغ ہے۔ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے پوچھا اے حبیب! کیا بات ہے میں آپ کے چہرہ پر یہ سیاہ داغ دیکھ رہا ہوں یہ کیوں ہے؟ فرمایا:

> ایک مرتبہ میں بنی عبس کے محلہ میں بصرہ سے میں گزر رہا تھا میں نے ایک بے ریش لڑکا دیکھا جس نے ایک باریک کپڑا زیب تن کر رکھا تھا اور اس سے اس کا بدن لہلہا رہا تھا میں نے اس کو دیکھ لیا۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ

نے مجھے فرمایا اے حبیب! میں نے عرض کیا لبیک فرمایا اس آگ کو عبور کرو تو میں نے عبور کیا اس سے مجھے آگ کی ایک لپٹ جھلسا گئی تو میں نے فریاد کرتے ہوئے کہا ''اوہ'' تو مجھے ندا فرمائی یہ ایک لپٹ اس ایک لحہ کے بدلہ میں ہے اگر تم اور زیادہ ملوث ہوتے تو ہم بھی تمہیں اور زیادہ سزا دیتے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی امان میں رکھے)۔

باب 17

خود کو بدنظری کی سزا دینے والے حضرات

بلا ارادہ نظر پڑنے سے اپنی آنکھ نکال دی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرنے چلے تو ان کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ آپ کے ساتھ کسی خطا کار کے لئے بارش نہیں برسے گی تو انہوں نے لوگوں کو اس کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ جو لوگ گناہ گار ہوں وہ سب چلے جائیں سب لوگ چلے گئے مگر ایک شخص نہ گیا اس شخص کی داہنی آنکھ نہیں تھی اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم کیوں نہیں گئے؟

> عرض کیا اے روح اللہ! میں نے ایک پلک جھپکنے کی دیر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی ایک مرتبہ میں نے آنکھ پھیری اور اپنی اس آنکھ سے ایک عورت کے قدم پر نگاہ پڑ گئی تھی حالانکہ اس کو دیکھنے کا میرا ارادہ نہیں تھا مگر میں نے اس آنکھ کو بھی باہر نکال دیا اور اگر میں اس کو بائیں آنکھ سے دیکھتا تو اس کو بھی نکال دیتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رو پڑے حتیٰ کہ ان کی ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر ارشاد فرمایا۔ تم دعا کرو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ دعا کرنے کے مستحق ہو کیونکہ میں تو نبی ہونے کی وجہ سے معصوم ہوں اور تم اس کے بغیر گناہ سے محفوظ ہو۔ چنانچہ وہ شخص آگے بڑھا اور اپنے ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کیا:

اللھم انک خلقتنا وقد علمت ما نعمل من قبل ان تخلقنا فلم یمنعک ذلک ان تخلقنا فلما خلقتنا وتکفلت بارز اقنا فارسل السماء علینا مدرارا.

(ترجمہ) اے اللہ! آپ نے ہمیں پیدا فرمایا حالانکہ آپ ہمیں پیدا کرنے سے پہلے خوب جانتے تھے کہ ہم کیا عمل کریں گے لیکن پھر بھی ان اعمال نے ہمیں پیدا کرنے سے نہیں روکا تو جس طرح سے آپ نے ہمیں ''اپنی مرضی'' سے پیدا فرمایا اور ہماری روزیوں کا کفیل ہوا'' اسی طرح سے'' ہم پر بارش کو بھی خوب برسادے۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں حضرت عیسیٰ کی جان ہے اس شخص کے منہ سے ابھی کلمہ'' دعا'' پورا بھی نہ نکلا تھا کہ بارش نے اپنی تنابیں ڈھیلی کردیں اور دیہاتیوں اور شہریوں کو سیراب کردیا۔

(فائدہ) اس طرح کا ایک واقعہ کچھ تغیر کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک امتی کی طرف بھی منسوب ہے تفصیل کے لئے ہماری کتاب کرامات اولیاء ملاحظہ فرمائیں۔ (امداد اللہ انور)

اعتراض

اگر کوئی یہ کہے کہ اس شخص نے اپنی آنکھ نکال کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے یہ کونسی نیکی ہے جس کا وسیلہ پکڑا جائے؟

جواب

اگر یہ بات درست ہو کہ اس نے اس وجہ سے اپنی آنکھ نکال دی تھی تو یہ ان کی

شریعت میں جائز ہوگا (کیونکہ ان کی شریعتوں کے احکام بہت سخت ہوتے تھے اور ان کی عزیمت کے کام بھی اسی طرح سے سخت ہی ہوں گے اس وجہ سے اس بزرگ نے ایسا عمل کیا ہوگا ورنہ کبھی بھی گناہ نہ کرنے والا شخص یہ گناہ کیسے کر سکتا ہے؟) لیکن اب یہ ہماری شریعت محمدیہ میں حرام ہے۔

عذاب دینے والی چیز کیوں دیکھیں

حضرت غزوان رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگ میں شریک تھے ان کے سامنے ایک لڑکی آگئی آپ نے اس کو دیکھ لیا پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھ کو ایک چپت لگائی کہ وہ لڑکی (بھی خوف کے مارے) بھاگ گئی اور انہوں نے اپنی آنکھ کو مخاطب کر کے فرمایا:

(کہ خبردار) تو اس چیز کو دیکھتی ہے جو تجھے (آخرت میں) مصیبت میں ڈال دے گی۔

رو رو کر آنکھیں کھو بیٹھے

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عبادت خانہ تھا اس میں عابدوں کی ایک جماعت رہا کرتی تھی اور یہ ایک عید کے موقع پر جمع ہوا کرتے تھے چنانچہ وہ ایک دن عید میں شرکت کے لئے نکلے۔ ان عابدین میں سے ایک نے ایک نیک عبادت گذار خاتون کو دیکھا تو اپنی نظر کو اس پر ٹکا دیا جب اس خاتون نے اس کو دیکھا تو بغیر اس خیال کے کہ وہ اس کو چاہتا ہے یہ کہا ''پاک ہے وہ ذات جس نے آنکھوں کو روشن کیا اور وہ دیکھنے کے قابل ہوئیں لیکن وہ حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے میں مصروف ہوگئیں (یہ سنتے ہی) وہ عابد منہ کے بل سجدہ میں جا پڑا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ

اے میرے اللہ میں نے جو (یہ غلط) نگاہ ڈالی ہے اس کی سزا

میں میری بینائی سلب نہ کرنا۔ مجھے آپ کی عزت کی قسم میں اس کو اب کے بعد اتنا رلاؤں گا جتنی اس میں رونے کی طاقت ہے چاہے یہ ختم ہو جائے۔ پھر وہ روتا رہا حتیٰ کہ نابینا ہو گیا۔

باب 18

نظر کے فتنہ سے حفاظت کے لئے بینائی چھین لینے کی دعا کرنے والے

حکایت:

حضرت یوسف بن یونس بن حماس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے ایک عورت گزری اور ان کے دل میں اتر گئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی (کہ ان کی بینائی چھین لے) چنانچہ ان کی بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد یہ ایک زمانہ تک اسی حالت میں مسجد تک آتے رہے کہ کوئی شخص ان کو مسجد تک لے جاتا اور لے آتا تھا۔ پھر ان کے دل میں کچھ تحریک سی پیدا ہوئی جب کہ ان کو واپس لے جانے والا آدمی وہاں سے چلا گیا تھا اور ان کو ایسا کوئی شخص نہ ملا جو ان کو ان کے گھر تک چھوڑ جائے۔ تو یہ مسجد سے نکلے اور اللہ تعالیٰ سے بینائی کی واپسی کی دعا مانگی۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی درست کردی پھر وہ اپنے انتقال تک تمام عرصہ میں سلامتی نگاہ کے ساتھ زندہ رہے۔

(فائدہ) امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بھی کئی حضرات کے اس طرح کے واقعات ذکر کیے ہیں ہم نے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف ایک واقعہ کا ترجمہ لکھ دیا ہے تفصیل کے خواہشمند حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔

باب 19

حفاظت نظر کا انعام

حفاظت نظر سے لذت عبادت

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

النظرة الاولى خطأ والثانية عمدو الثالثه تدمر نظر الرجل الى محاسن المراة سهم من سهام ابليس مسموم من تركها من خشية الله ورجاء ما عنده اثابه الله بذلك عبادة تبلغه لذتها. (٣٦)

(ترجمہ) پہلی بار دیکھنا غلطی ہے دوسری بار دیکھنا جان کر گناہ کرنا ہے تیسری بار دیکھنا ہلاکت ہے۔ انسان کا عورت کے جسمانی محاسن (چہرہ بال ہاتھ پاؤں وغیرہ) دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جس مسلمان نے اس کو اللہ کے خوف سے اور اللہ کے پاس موجود انعامات کے حاصل کرنے کی امید میں چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائیں گے جو اس کو اپنی عبادت اور نظر کی پاکیزگی کا مزہ نصیب کرے گی۔

---

(٣٦) حديث موضوع، فيه: أبو مهدي سعيد بن سنان الحنفي الحمصي: متروك، ورماه الدارقطني وغيره بالوضع. التقريب (٢٣٣٣).

قیامت میں نہ رونے والی آنکھ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كل عين باكية يوم القيامة الاعين غضت عن محارم الله وعين سهرت في سبيل الله وعين يخرج منها مثل راس الذباب من خشية الله. (۳۷)

(ترجمہ) قیامت کے دن ہر آنکھ (اپنے کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے) رونے والی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جس کو اللہ کی حرام کردہ اشیاء (کو دیکھنے کے وقت) بند کردیا گیا ہو اور سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کے راستہ میں (یعنی جہاد میں خدمت اسلام میں) جاگتی رہی ہو۔ اور سوائے اس آنکھ کے جس سے مکھی کے سر کے برابر اللہ تعالیٰ کے خوف سے (آنسو کا قطرہ) گرا ہو۔

حفاظت نظر سے محبت الٰہی

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو نہ دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

---

(۳۷) حديث ضعيف۔ عزاه السيوطي في الجامع الصغير ٥/٢٧ لأبي نعيم في الحلية۔ قلت: في إسناده: - عمر بن سهل بن مروان المازني التميمي: صدوق يخطئ۔ التقريب (٤٩١٤)۔ -وعمر بن صُهبان، ويقال: اسم أبيه محمد، الأسلمي، أبو جعفر المدني: ضعيف۔ التقريب (٤٩٢٣)۔ - وانظر ضعيف الجامع (٤٢٤٣)۔

عظیم حکایت:

حفاظت نظر نے بڑا ولی بنادیا

حضرت ابراہیم بن مہلب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ثعلبیہ اور خزیمیہ کے درمیان ایک جوان کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا وہ لوگوں سے الگ تھلگ تھا میں نے اس کے نماز پورا کرنے تک اس کی انتظار کی جب اس نے نماز پوری کر لی تو میں نے اس سے پوچھا تمہارے ساتھ تمہارا کوئی مددگار غمگسار نہیں ہے (کہ تو جنگل میں اکیلا عبادت کر رہا ہے) اس نے کہا کیوں نہیں۔

میں نے کہا وہ کہاں ہے؟

اس نے کہا وہ میرے سامنے بھی ہے میرے ساتھ بھی ہے میرے پیچھے بھی ہے میرے داہنے بھی ہے میرے بائیں بھی ہے اور میرے اوپر بھی ہے۔

تو مجھے علم ہو گیا کہ اس شخص کے پاس معرفت خداوندی موجود ہے۔ پھر میں نے پوچھا کیا آپ کے پاس توشہ سفر نہیں ہے؟

اس نے کہا کیوں نہیں۔

میں نے کہا وہ کہاں ہے؟

اس نے کہا اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور اس کی توحید اور اس کے نبی ﷺ (کی نبوت) کا اقرار کرنا اور ایمان صادق اور مضبوط توکل۔

میں نے کہا کہ آپ میرے ساتھ رہنا پسند کریں گے؟ فرمایا:

دوست مجھے اللہ تعالیٰ سے چھڑا کر اپنے ساتھ مشغول کر دے گا اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کی رفاقت میں رہوں اور ایک پلک جھپکنے کی دیر جتنا بھی اس سے

غافل رہوں۔

میں نے پوچھا کیا آپ اس جنگل میں اکیلے گھبراتے نہیں؟ فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس قائم کرنے نے مجھے ہر قسم کے خوف سے محفوظ کردیا ہے اب اگر میں درندوں کے درمیان میں بھی ہوتا ہوں تو بھی ان سے گھبراتا اور ڈرتا نہیں ہوں۔

میں نے پوچھا آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ فرمایا:

جس نے مجھے رحم کے اندھیرے میں، بچپن میں غذا کھلائی بڑی عمر میں بھی وہی میرے رزق کا کفیل ہے۔

میں نے پوچھا آپ کے پاس کس وقت اسباب ضرورت پڑتے ہیں؟ فرمایا:

ضرورت کا مجھے علم ہے اور اس کے وقت کو بھی جانتا ہوں جب مجھے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں جہاں بھی ہوتا ہوں کھانا پالیتا ہوں۔ وہ ذات میری ضرورت کا بخوبی علم رکھتی ہے وہ مجھ سے غافل نہیں ہے۔

میں نے پوچھا آپ کی کوئی ضرورت ہے؟

فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا:

اب جب آپ نے مجھے دیکھ لیا ہے تو میرے ساتھ کلام نہ کرنا اور کسی کو نہ بتانا کہ تو مجھے جانتا ہے۔

میں نے پوچھا آپ کی اس کے علاوہ کوئی اور حاجت ہے؟

فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا وہ کیا؟ فرمایا:

اگر توفیق ہو تو مجھے اپنی دعا میں نہ بھلانا اور جب آپ پر کوئی مصیبت نازل ہو اس وقت بھی میرے حق میں دعا کرسکو تو کرلینا۔

میں نے کہا میرے جیسا آپ جیسے کے لئے کیا دعا کرسکتا ہے؟ آپ تو خوف

خداوندی اور توکل کے اعتبار سے مجھ سے افضل ہیں۔

فرمایا تم یہ نہ کہو کیونکہ میں کم عمر ہوں اور آپ مجھ سے بڑے ہیں آپ نے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی نمازیں ادا کی ہیں اور آپ پر اسلام کا حق بھی ہے اور آپ کو ایمان کی معرفت بھی حاصل ہے۔

میں نے کہا میری بھی ایک حاجت ہے۔

اس نے کہا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اس نے میرے لئے یہ دعا کی:

> اللہ تعالیٰ تیری نگاہ کو ہر گناہ سے محفوظ رکھے اور تیرے دل کو ایسا فکر نصیب کرے جس میں اس کی رضا حاصل ہوتی ہو یہاں تک کہ اللہ کی ذات کے سوا تیرا کوئی اور مطلوب ومقصود نہ رہے۔

میں نے کہا اے میرے دوست میں آپ کو کہاں ملوں گا اور کہاں تلاش کروں گا؟ فرمایا

دنیا میں تو خود کو میری ملاقات کا شوقین نہ بنانا آخرت میں تو کیونکہ مجمع ہی متقین کا ہوگا (اس لئے وہاں پر ہی ہماری ملاقات ہوگی) جن چیزوں کا تجھے حکم دیا گیا ہے یا تیرے لئے مندوب کیا گیا ہے تو ان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہ کرنا۔ اگر تو میری ملاقات کو چاہے گا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے والے حضرات کے مجمع میں تلاش کر لینا۔

میں نے پوچھا آپ اس درجہ تک کیسے پہنچے؟ فرمایا:

> ہر حرام کردہ چیز سے اپنی آنکھ کی حفاظت کر کے اور ہر منکر اور گناہ سے اجتناب کر کے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی

ہے کہ وہ میری جنت بس اپنے دیدار ہی کو مقرر فرمادے۔

پھر اس نے ایک چیخ ماری اور تیز تیز دوڑنے لگا حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہوگیا۔

باب 20

بدنگاہی سے پیدا ہونے والے اثرات کا علاج

جب پہلی ہی نظر میں نگاہ کو پابند کر کے اللہ کے احکام کی پابندی کر لیں گے تو بے شمار آفات سے نجات حاصل ہوگی اور اگر بار بار بدنگاہی میں مبتلا ہوں گے تو نظر نے جو کچھ دل میں تخم ریزی کی ہوگی اس کو نیست و نابود کرنا بہت مشکل ہو جائے گا جب بدنگاہی ہو جائے تو اس کی گہرائی میں نہ جائیں اس کے نتائج بد کی فکر کریں اور اللہ کا خوف دل میں لائیں۔

حضرت ابوتراب نخشبیؒ فرماتے ہیں:

> اپنے غلط ارادوں کو کنٹرول میں رکھو یہ گناہوں کا پیش خیمہ ہیں جس کے ارادے درست ہو گئے اس کے بعد کے افعال و احوال بھی درست ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوالعباس بن مسروقؒ فرماتے ہیں جس نے اپنے دل کے ارادوں میں اللہ کا دھیان رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء کی حرکات کی حفاظت فرما (اس کو گناہوں سے بچا) لیں گے۔

باب 21

عورت کو دیکھ کر ہیجان ہو تو کیا کریں؟ (۳۸)

(حدیث) حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان المراة تقبل في صورة شيطان وتدبر في صورة شيطان فاذارای احدکم امراة فاعجبته فليات اهله فان ذلک يرد مما في نفسه. (مسلم)۔(۳۹)

(ترجمہ) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھا کرتی ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھ لے اور وہ اس کو ہیجان میں ڈال دے تو وہ شخص اپنی بیوی کے پاس چلا جائے (اور اس سے جماع کرلے) کیونکہ یہ طریقہ اس کے نفس میں موجود (شہوت) کو ٹھنڈا کردے گا۔

(فائدہ) عورت کا شیطان کی صورت میں سامنے آنے یا پیچھا کرنے کا مطلب یہ

---

(۳۸) انظر في هذه المسألة: روضة المحبين ص ۱۱۳، والجواب الكافي ص ۵٤۲، وأحكام النظر إلى المحرمات، لابن حبيب العامري ص ٦٤، وشرح النووي على صحيح مسلم ۱۸۷/۹۔

(۳۹) رواه مسلم (۱٤۰۳)، وأبوداود (۲۱۵۱)، والترمذي (۱۱۵۸)، والنسائي في عشرة النساء من سننه الكبرى، كما في تحفة الأشراف ۲/ ۳۵۰، وأحمد في المسند ۳/ ۳۳۰ و ۳٤۱ و ۳۹۵، والبيهقي في سننه الكبرى ۹۰/۸، وابن حبان في صحيحه (۵۵۷۲-۵۵۷۳)۔

ہے کہ اس کے دیکھنے سے شیطانی شرارتیں ابھرتی ہیں اور شیطان کو انسان کے بھٹکانے کا موقع ملتا ہے۔

باب 22

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی حرام ہے (۴۰)

اجنبی مرد عورت کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يخلون بأمراة ليس معهاذو حرم منها فان ثالثهما شيطان. (۴۱)

(ترجمہ) جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو جس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

---

(٤٠) إن هذا الباب عظيم الشأن وما تضمنه من الأحاديث والأخبار خير دليل على تبيان خطر ما يدعو إليه العلمانيون والمتحللون من الاختلاط ونحوه، وبطلان وفساد دعواهم، كما يُشير بأصابع الاتهام لتلك الدعوات الزائغة - والتي تخرج باسم الإسلام والدِّين - من إباحة الخَلْوة بالنساء، والنظر إليهنّ، بدعوى الأمن من الفتنة تارة، والأخوة في الله تارةً، ويقولون: ما ذلك إلّا لتعليم الدِّين ونشره - زعموا - ، بل هو الشيطان يُسَوّل لهم الفاحشة ويقرّبها إليه، وقد نال منهم نيلًا عظيمًا، حين أفتوا بجواز تعطّر المرأة وخروجها بين الرجال الأجانب، وحين أفتوا بأن مباشرة الرجل للمرأة الأجنبية التي لا تحلّ له من الصغائر التي تكفرها الصلاة ... إلى غير ذلك من الفتاوى الضالة المضِلّة۔ فكيف يُدعى إلى=

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لایخلون رجل بامرأة لیست له بمحرم اِلّا هم اوهمت به قیل یا رسول الله وان کانا صالحین قال ولو کانت مریم بنت عمران و یحییٰ بن زکریا. (۴۲)

(ترجمہ) کوئی شخص کسی اجنبی) عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو تنہائی اختیار نہ کرے ورنہ یا تو مرد گناہ کا ارادہ کر بیٹھے گا یا عورت۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ اگر چہ وہ دونوں نیک بزرگ بھی ہوں؟ فرمایا: اگر چہ وہ مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ کی والدہ) اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام بھی کیوں نہ ہوں۔

مثل هذه الأمور وتُباع شرعًا والنصوص هي هي، وشهوات الإنسان وأعداؤه من شياطين الإنس والجنّ هم هم، والمرأة هي هي قديمًا وحديثًا. فلا جديد في هذا الموضوع، والأحكام التي تخصّه غير قابلة للتغيير والتبديل - وإن تغير العصر وتطوّر - وللمزيد من الفائدة في هذا الموضوع انظر: إعلام الموقعين ۱۳۹/۳-۱۵۱، ومقدمة الشيخ مشهور حسن سلمان على رسالة "أحكام النظر إلى المحرمات" لابن حبيب العامري ص ۱۳-۱۷، ورسالة محمد بن لطفي الصباغ: "تحريم الخلوة بالمرأة الأجنبية".

(٤١) حديث حسن بشواهده. رواه الإمام أحمد في مسنده (١٤٢٤١) وفيه: ابن لهيعة، وضعفه معروف مشهور. وأبو الزبير: مدلّس وقد عنعنه. ولكن يشهد للحديث ما تقدم وما يأتي فيرتقي بهم إلى الحسن لغيره.

(٤٢) حديث واهٍ بمرة إن لم يكن موضوعًا، فيه: موسى بن إبراهيم المروزي، أبو عمران: كذّبه يحيى بن معين، وقال الدارقطني وغيره: متروك. انظر: ميزان الاعتدال ١٩٩/٤. وعبد الله بن لهيعة ضعيف من جهة حفظه كما هو معلوم.

تین چیزوں سے ہمیشہ بچو

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین چیزوں میں اپنے آپ کو کبھی مبتلا نہ کرو۔

(۱) بادشاہ کے پاس ہرگز نہ جاؤ اگرچہ تم کہو کہ میں اس کو اطاعت خداوندی کا حکم کروں گا۔ (۲) کسی اجنبی عورت کے پاس نہ جاؤ اگرچہ تم کہو کہ میں اس کو قرآن پاک کی تعلیم دوں گا۔ (۳) اپنے کان کسی بھی خواہش پرست کی طرف متوجہ نہ کرو آپ کو کیا معلوم کہ اس کی کونسی بات آپ کے دل کو قابو میں کر لے۔

خود کو معصوم جاننے والوں کے لئے عبرت

(بہت بڑے بزرگ) حضرت ابو القاسم بن نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ عورتوں سے مجلس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو دیکھنے سے بچے ہوئے ہیں۔ (کیا یہ درست ہے)؟ فرمایا جب تک مرد عورت باقی ہیں امر و نہی بھی باقی ہے اور حلال و حرام کا حکم بھی ان سے مخاطب ہے شبہات (کے مقامات) پر وہی جرأت کرسکتا ہے جو محرمات میں مبتلا ہوتا ہو۔

باب 23

عورتوں کے فتنہ کی خطرناکیاں

خطرناک فتنہ

(حدیث) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء. (۴۳)

(ترجمہ) میرے بعد مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں سے زیادہ کوئی اور نہ ہوگا۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الدنیا حلوة خضرة وان اللہ عزوجل مستخلفکم فیھا لینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وان اول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء. (۴۴)

---

(٤٣) رواه البخاري (٥٠٩٦)، ومسلم (٢٧٤٠)، والترمذي (٢٧٨٠) عن أسامة بن زيد وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل، وابن ماجه (٣٩٩٨)، وأحمد في المسند (٢١٢٣٩، ٢١٣٣٢)۔

(٤٤) رواه مسلم (٢٧٤٢)، والترمذي (٢١٩١)، والنسائي في عشرة النساء، كما في تحفة الأشراف ٤٦٣/٣، وابن ماجه (٤٠٠٠)، وأحمد في المسند (١٠٧٥٩، ١٠٧٨٥، ١١٠٣٤، ١١١٩٣)، والقضاعي في مسند الشهاب (١١٤١)، وابن حبان في صحيحه (٣٢٢١)۔

(ترجمہ) دنیا دل پسند سبز ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تمہیں دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ تم دنیا سے بھی بچو اور عورتوں سے بھی کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے اٹھا تھا۔

آنحضرتؐ عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند عورتیں بیعت ہونے کے لئے آئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی لا اصافح النساء. (۴۵)

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا

عورتوں کو اب گھروں سے باہر نکلنا درست نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ دیکھتے کہ عورتوں نے آج کیا کر رکھا ہے تو آپ ان کو گھروں سے باہر نکلنے سے منع فرما دیتے یا ان کا باہر نکلنا حرام قرار دے دیتے۔ (۴۶)

---

(٤٥) حديث صحيح، رواته كلهم ثقات۔ رواه النسائي (٤١٨١)، وابن ماجه (٢٨٧٤)، والإمام مالك في الموطأ (٢) ٩٨٢/٢ - ٩٨٣، وأحمد في المسند (٢٦٤٦٦،٢٦٤٦٨،٢٦٤٦٩،٢٦٤٧٠)۔

(٤٦) رواه بهذا اللفظ الإمام أحمد في المسند (٢٥٤٢٦) ورواته كلهم ثقات۔ ورواه بلفظ: "لو أدرك رسول الله ﷺ ما أحدث النساء لمنعهنّ كما مُنِعَت نساءُ بني إسرائيل۔ قلت لعَمْرة: أوَمُنِعْن؟ قالت: نعم"۔ البخاري (٨٦٩)، ومسلم (٤٤٥)، وأبو داود (٥٦٩)، ومالك في الموطأ (٤٦٧)، وأحمد (٢٥٠٨١، ٢٥٤٥١)۔

باب 24

شیطان کے فتنے اور مکاریاں

زنا میں پھنسنے والے عابد کا عبرتناک قصہ

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو اپنے زمانہ کے عابدوں سے زیادہ عبادت گزار تھا اس کے زمانہ میں تین بھائی تھے جن کی ایک کنواری بہن بھی تھی ان پر دشمن فوج نے حملہ کر دیا انہوں نے سوچا کہ اپنی بہن کو کس کی حفاظت میں چھوڑ جائیں کیونکہ ان کو کسی پر بھروسہ نہ تھا تو ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ اس کو بنی اسرائیل کے عابد کے پاس چھوڑتے ہیں چنانچہ یہ اس کے پاس آئے اور اس سے اپنی بہن کو اپنے پاس رکھنے کی درخواست کی کہ جب تک ہم واپس نہ آئیں یہ آپ کے پاس رہے گی لیکن عابد نے اس سے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ سے (لڑکی کے اور اس کے بھائیوں کے بارہ میں) پناہ مانگی مگر وہ بھی لپٹے رہے حتیٰ کہ عابد مان گیا اور کہا کہ اس کو میرے عبادت خانہ کے سامنے والے گھر میں ٹھہرا دو چنانچہ انہوں نے اس کو اس میں ٹھہرا دیا اور چھوڑ کر چلے آئے اور یہ لڑکی ایک عرصہ تک اس عابد کے پڑوس میں رہی یہ عابد اپنے عبادت خانہ کے دروازہ پر کھانا لٹکا کر اتار دیتا تھا پھر اپنا دروازہ بند کر کے اپنی عبادت گاہ میں جا بیٹھتا تھا پھر اس کو اطلاع کرتا تھا تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اس کھانے کو اٹھا کر لے جاتی تھی۔

شیطان نے عابد کے دل میں کچھ نرمی سی ڈالی اور اس کے دل میں خیر کی ترغیب دیتا رہا اور کہا کرتا کہ آپ دن کے وقت لڑکی کے گھر تک جایا کریں اور عابد کو اس

سے ڈراتا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ لڑکی کے باہر نکل کر کھانا لے جاتے ہوئے [illegible] کوئی اس کو دیکھ کر اس پر عاشق نہ ہو جائے اس لئے آپ چل کر اس کے گھر کے دروازہ پر کھانا رکھ آیا کریں اس میں آپ کو زیادہ ثواب ہوگا چنانچہ وہ عابد اس کا کھانا لے کر اس کے دروازہ پر جا کر رکھ آتا تھا مگر اس سے کوئی بات چیت نہیں کرتا تھا اور اسی طرح سے ایک عرصہ گذر گیا۔

پھر ایک مرتبہ شیطان اس کے پاس آیا اور نیکی اور اجر کی ترغیب اور لالچ دلا کر کہا کاش کہ آپ اس کے گھر کے اندر جا کر اس کا کھانا رکھ آیا کریں تو اس میں آپ کو اور بھی زیادہ ثواب ہو۔ چنانچہ وہ اس کا کھانا لے کر اس کے گھر میں لے جا کر رکھنے لگا اور اس طرح سے ایک عرصہ گذر گیا پھر ایک مرتبہ اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو نیکی کی ترغیب دلائی اور کہا کاش کہ آپ اس سے کچھ کلام کرتے اور باتیں کرتے اور وہ آپ کی باتوں سے مانوس ہوتی وہ اکیلے رہ رہ کر بہت پریشان ہو گئی ہے چنانچہ وہ ایک عرصہ تک اس سے باتیں کرتا رہا اور (اس کو مانوس کرنے کے لئے) اپنے عبادت خانہ سے اس کی طرف جھانک لیتا تھا۔

اس کے بعد ایک مرتبہ شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ کاش آپ اپنے عبادت خانہ کے دروازہ پر بیٹھتے اور وہ اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھتی اور وہ تم سے باتیں کرتی اور اس سے اس کو کچھ زیادہ انس ہوتا چنانچہ شیطان نے اس کو گرجا گھر کے دروازہ پر بٹھایا اور لڑکی کو اس کے گھر کے دروازہ پر بٹھایا اور یہ دونوں ایک عرصہ تک آپس میں باتیں کرتے تھے پھر ایک مرتبہ شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو ثواب اور نیکی کی ترغیب دلائی اور کہا کہ کاش آپ اپنے عبادت خانہ سے نکل کر اس کے گھر کے دروازہ کے پاس بیٹھ کر اس سے باتیں کرتے تو اس کو اس سے زیادہ انس حاصل ہوتا تو اس نے یہ بھی کر ڈالا اور ایک عرصہ تک یہی صورت رہی پھر اس کے پاس شیطان آیا اور کہا کہ کاش آپ اس کے گھر کے دروازہ کے پاس ہو جاتے پھر کہا کاش آپ اس کے گھر میں داخل ہو جاتے تاکہ وہ اپنا چہرہ گھر سے باہر نہ نکالے تو اور

بھی بہتر ہوگا۔

چنانچہ وہ اس کے گھر میں داخل ہونے لگا اور سارا سارا دن اس سے باتوں میں مصروف رہنے لگا جب شام ہوتی تو یہ اپنے عبادت خانہ میں لوٹ جاتا اس کے بعد پھر شیطان اس کے پاس آیا اور اس کے دل میں لڑکی کی زیب و زینت دل نشین کرنے لگا حتیٰ کہ عابد نے لڑکی کی ران پر ہاتھ مارا اور بوسہ دیا پھر شیطان اس کے پیچھے پڑا رہا اور اس کی خوبصورتی اس کی آنکھوں میں جتلانے لگا اور اس کے نفس کو ابھارنے لگا حتیٰ کہ وہ گناہ میں مبتلا ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے جب اس لڑکی کے بھائی آئیں گے جس نے تیرا بچہ جنا ہے وہ تیرا کیا حشر کریں گے؟ مجھے امید نہیں ہے کہ تو شرمندہ نہ ہو اور نہ وہ تمہیں شرمندہ کریں تم جا کر اس کے بیٹے کو ذبح کر کے دفن کر دو یہ لڑکی اپنے بھائیوں سے خوف کے مارے اس گناہ کو چھپالے گی۔

چنانچہ اس نے لڑکے کو قتل کر دیا پھر شیطان نے کہا تم کیا سمجھتے ہو کہ تم نے جو کرتوت کیا ہے اس کو یہ لڑکی اپنے بھائیوں سے ذکر نہیں کرے گی؟ تم اس کو بھی پکڑ کر ذبح کر دو اور اس کے بیٹے کے ساتھ اس کو بھی دفن کر دو چنانچہ اس نے لڑکی کو بھی ذبح کیا اور اس کے لڑکے کے ساتھ اس کو بھی ایک گڑھے میں ڈالا اور اوپر سے بڑی چٹان رکھ دی اور ان پر زمین کو برابر کر دیا پھر اپنے عبادت خانہ میں جا کر عبادت میں مصروف ہوگیا اس طرح سے جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا یہ (عبادت میں) لگا رہا حتیٰ کہ اس کے بھائی جنگ سے فارغ ہوئے اور اس کے پاس آکر اپنی بہن کا مطالبہ کیا تو اس نے ان سے تعزیت کی۔ لڑکی کے لئے دعا کے جملے کہے اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے رونے لگا اور کہا وہ نیک خاتون تھیں یہ اس کی آخری آرام گاہ ہے یہ دیکھو۔ تو اس کے بھائی اس کی قبر پر آئے افسوس کیا اور ایک دن تک اس کی قبر پر رہے پھر گھروں میں لوٹ گئے۔

جب رات ہوئی اور یہ اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے تو شیطان ان کے پاس

آیا سب سے پہلے بڑے کے پاس آیا اور اس سے اس کی بہن کا پوچھا تو اس نے وہی جواب دیا جو عابد نے دیا تھا کہ وہ تو فوت ہوگئی ہے تو شیطان نے اس بات کو جھٹلا کر کہا میں تو تمہاری بہن کے قضیہ کی تصدیق نہیں کرتا اس عابد نے تمہاری بہن کو حاملہ کیا اس نے اس کا بچہ جنا پھر اپنی جان بچانے کے لئے اس عابد نے اس لڑکے سمیت ذبح کیا اور گھر کے دروازہ کے پیچھے دفن کر دیا پھر شیطان درمیانے والے بھائی کے پاس آیا اور اس کو بھی ویسا ہی کہا پھر چھوٹے کے پاس آیا اور اس کو بھی ویسا ہی کہا۔

جب یہ بھائی اٹھے تو اس خواب کی وجہ سے بہت پریشان تھے چنانچہ جب یہ تینوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے گئے اور کہنے لگے میں نے عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے عجیب خواب دیکھا ہے تو بڑے بھائی نے کہا یہ کوئی جھوٹا خواب ہے۔ بے حقیقت ہے چلو چھوڑو لیکن چھوٹے نے کہا میں تو نہیں چھوڑوں گا میں اس جگہ پر جاؤں گا اور اس کو دیکھوں گا چنانچہ وہ (تینوں) چل پڑے اس جگہ کو تلاش کیا اور اپنی بہن کو اس کے بچہ سمیت ذبح شدہ پایا پھر اس کے بارے میں عابد سے پوچھا تو ابلیس کی بات کی تصدیق ہوگئی جو اس نے اس لڑکی کے ساتھ کیا تھا۔ تو ان بھائیوں نے اس کا مقدمہ بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو اس عابد کو اس کے عبادت خانہ سے گرفتار کیا گیا اور سولی چڑھانے کیلئے لے گئے جب اس کو سولی کی لکڑی پر کھڑا کیا تو اس وقت شیطان عابد کے پاس آیا اور کہا تو جانتا ہے میں تمہارا وہی ساتھی ہوں جس نے تمہیں اس لڑکی کے فتنہ میں مبتلا کیا اور تو نے حاملہ کر کے اس کو اور اس کے بیٹے کو ذبح کیا اگر آج تم میری پیروی کرو اور اس اللہ کا انکار کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تو میں اس مصیبت سے نجات دلا دوں گا جس میں تم پھنس گئے ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیا جب اس نے یہ کفر کیا تو شیطان اس سے اور اس کے دشمنوں کے سامنے سے ہٹ گیا کیونکہ وہ اس کو گمراہ کرنے کا اپنا مکروہ مقصد پورا کر چکا تھا اور اس کو سولی دے دی گئی۔

اسی موقع کے لئے یہ آیت نازل ہوئی:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ إِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ۝

(ترجمہ) جیسے شیطان کی مثال ہے جب وہ انسان کو کہتا ہے کہ کفر کرلو تو جب وہ کفر کر لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے (اب) میں تم سے بری ہوں میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ ان دونوں (یعنی شیطان اور کافر ہونے والے) کی سزا یہ ہے کہ یہ دونوں دوزخ میں جائیں گے اس میں (یہ) ہمیشہ رہیں گے۔ ظالموں کی یہی سزا ہے۔ (سورۃ الحشر: ۱۶-۱۷)

اللہ رب العزت آپ کو توفیق دے غور فرمائیں اس عابد نے اپنے نفس پر اعتماد کیا۔ اللہ تعالیٰ کے منع کرنے سے باز نہ آیا۔ اجنبی عورت سے کلام بھی کی اور خلوت بھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود کو ہلاکت میں مبتلا کر بیٹھا۔ اگر وہ اپنے طبیب (اللہ تعالیٰ) کی نصیحت پر عمل کرتا تو کبھی بھی اس کا یہ برا انجام نہ ہوتا۔

نوٹ: کاش کہ یہ عابد عالم بھی ہوتا اور اس کے ساتھ اللہ کی دستگیری بھی شامل حال ہوتی تو اس عابد کا یہ حشر نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل کے ساتھ محفوظ رکھے۔.... (مترجم)

عورت کو دیکھ کر صبر نہیں ہوتا

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الٰہی ''وخلق الانسان ضعیفا'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب انسان کسی عورت کی طرف دیکھتا ہے تو صبر نہیں کرسکتا (۴۷)

(حالانکہ یہی اس کا امتحان ہے کہ انسان اپنے آپ کو خواہشات نفس سے محفوظ کر کے صفات ملکوتی سے اپنے آپ کو موصوف کرلے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات پائے)۔

خطرناک امانت

حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کا مال بطور امانت میرے پاس رکھے تو مجھے امید ہے کہ میں اس کو مالک تک صحیح سلامت لوٹا سکوں گا۔ اور اگر کوئی حبشی عورت بطور امانت میرے پاس رکھی جائے اور میں اس کے ساتھ ایک گھڑی کیلئے تنہائی پالوں تو میں اپنے نفس پر اعتماد نہیں کر سکتا۔

حضرت سفیان ثوریؒ کی احتیاط

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کہا کہ میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتی ہوں؟

آپ نے فرمایا پہلے دروازہ بند کرو پھر اس کے پیچھے جا کر مجھ سے بات کرو۔

ابلیس کا نشانہ پر بیٹھنے والا تیر

ابلیس کہتا ہے عورتیں میرا ایسا تیر ہیں جب میں ان کو استعمال کروں تو وہ ٹھیک نشانہ پر بیٹھتا ہے۔

---

(٤٧) عزاه السيوطي في الدرالمنثور ٢ ٢٥٧، للخرائطي في اعتلال القلوب۔ وورد عن طاؤوس لفظ آخر حيث قال عن الآية، في أمر النساء ليس يكون الإنسان في شيء أضعف منه في النساء، قال وكيع: يذهب عقله عندهن۔ عزاه السيوطي لعبد الرزاق وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم عن طاووس۔

باب 25

گناہ اوران کے اثرات بد سے احتیاط

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا احد اغیر من اللہ عزوجل ،فلذلک حرم الفواحش ماظھر منھا وما بطن. (بخاری ،مسلم)۔(۴۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی وجہ سے اللہ نے ظاہری اور پوشیدہ بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے (اس لئے بدکاریوں میں مبتلا ہوکر اللہ کی غیرت کو چیلنج نہ کریں ورنہ کسی وقت بھی اللہ کی گرفت میں آسکتے ہیں)۔

(حدیث) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوھا، وحد حدودا فلا تعتدوھا، وحرم اشیاء فلا تنتھکوھا وسکت عن اشیاء رحمۃ لا عن نسیان فلا تبحثو عنھا. (۴۹)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں تم ان کو ضائع مت

---

(۴۸) رواه البخاري (٤٦٣٤) و (٥٢٢٠)، ومسلم (٢٧٦٠)، والترمذي (٣٥٣٠)، والدارمي (٢٢٢٥)، وأحمد في المسند (٣٦٠٥- ٤٠٣٤- ٤١٤٢)۔

(۴۹) عزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ١ ١٧١ للطبراني في الكبير، وقال: "ورجاله رجال الصحيح"۔

کرنا، اور کچھ حدود مقرر کی ہیں ان کو مت پھلانگنا، اور کچھ اشیاء حرام فرمائی ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرنا، اور کچھ باتوں میں رحمت کی وجہ سے خاموشی اختیار کی ہے یہ اللہ کے نسیان کی وجہ سے نہیں ہے تم ان کی کھود کرید میں نہ الجھنا۔

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان للحسنة نورا في القلب وزينا في الوجه وقوة في العمل، وان للخطيئة سوادا في القلب ووهنا في العمل وشينا في الوجه. (۵۰)

(ترجمہ) نیکی کا دل میں نور ہوتا ہے، چہرہ میں رونق ہوتی ہے اور عمل میں قوت ہوتی ہے۔ اور گناہ سے دل میں سیاہی ہوتی ہے، عمل میں سستی ہوتی ہے اور چہرہ میں بدنمائی ہوتی ہے۔

گناہ کی خطرناکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اے گناہ گار!

اپنے انجام بد سے بے فکر مت ہو اور جب تجھے علم ہو تو گناہ کے بعد اور گناہ مت کر۔

جب تو گناہ میں لگا ہو اور تجھے اپنے دائیں اور بائیں کندھے پر بیٹھے فرشتوں سے حیاء نہ آئے تو یہ اس گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے۔

---

(۵۰) إسناد ضعيف، فيه: -عمرو بن أبي قيس: صدوق له أوهام. التقريب (۵۱۰۱) والميزان ۲۸۵/۳. وعمر بن نبهان العبدي، ويقال: الغبري، البصري، البصري، ضعيف. التقريب (۴۹۷۵). قال عنه البخاري: لا يتابع في حديثه، وضعفه أبو حاتم، وقال أبو داود: سمعت أحمد يذمه، وعن ابن معين قولان: ليس بشيء، وصالح الحديث. انظر ميزان الاعتدال ۲۲۷/۳.

اور تیرا ہنسنا جب کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہے یہ بھی بڑا گناہ ہے۔ اور گناہ پر تیرا خوش ہونا جب تو اس کے کرنے میں کامیاب ہو جائے یہ بھی بڑا گناہ ہے اور جب تو گناہ کر رہا ہو اور دروازہ کے پردہ کی بوجہ ہوا کے حرکت کرنے سے خوف آئے لیکن تیرا دل اللہ کے حاضر ناظر رہنے سے نہ ڈرے تو یہ اس گناہ سے بھی بڑا ہے جب کہ تو اس پر عمل کرے۔ (۵۱)

اللہ کے غصہ کی انتہاء

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو کچھ فرمایا تھا اس میں ایک یہ بھی تھا کہ جب میری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی انتہا نہیں ہوتی۔ اور جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں (یعنی اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہوں) اور میری یہ لعنت سات پشتوں تک جاتی ہے۔ (اتنی بڑی لعنت اس گھناؤنے کفر کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہوں)۔ (۵۲)

قیمتی نصائح

(۱) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی

---

(۵۱) خبر موضوع، لما تقدم من ذکر حال إسحاق بن بشر البخاري، وجويبر۔

(۵۲) هذا الأثر من الإسرائيليات كما هو واضح۔ وحكمها: أنها إن وافقت شرعنا قبلت، وإن خالفته رُدّت وإن لم توافقه ولم تخالفه جازت روايتها ولكن لا نصدق ولا نكذب۔

نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دیتے ہیں۔

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور حرام سے پرہیز ہے۔ (۵۳)

(۳) حضرت بلال بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم گناہ کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔

(۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے انسان گناہ کا چھوڑنا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

(۵) حضرت معتمر کے والد حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان چھپ کر گناہ کرتا ہے اور دن کے وقت اس کی ذلت اس کے منہ پر چھائی ہوتی ہے۔

(۶) حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گذشتہ زمانہ میں ایک جوان نے گناہ کیا جب وہ نہر پر غسل کرنے آیا تو اپنے گناہ کو یاد کیا اور رک گیا اور شرما کر لوٹنے لگا تو اس کو نہر نے آواز دی کہ اے نافرمان! اگر تو میرے قریب آتا تو میں تجھے غرق کر دیتی۔

(۷) حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گناہ چھوڑنے سے زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک کوئی عبادت نہیں کی گئی۔

(۸) حضرت فضل (بن دکین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں تیرے نزدیک گناہ کی حیثیت جتنا معمولی ہوگی اللہ کے نزدیک یہ گناہ اتنا زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور تیرے نزدیک گناہ کی حیثیت جتنا زیادہ خطرناک ہوگی اللہ کے نزدیک وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا۔ (یعنی اگر کوئی گناہ کو معمولی سمجھ کر اللہ کی نافرمانی شروع کر دے تو یہ اللہ کی بڑی ناراضگی کا سبب ہے اور اگر کوئی گناہ کو اہمیت

---

(۵۳) انظر: کتاب الزهد للإمام أحمد (۱۷۱۶)، طبع دار الكتاب العربي۔

دے کر اس سے کنارہ کشی کرے یا اس میں مبتلا ہو جائے تو اللہ کے نزدیک وہ قابل معافی ہو جائے گا۔ (امداد اللہ)

(۹) حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان گناہ کرتا ہے اور اس کی نحوست سے رات کی تہجد سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۱۰) حضرت سہل (تستری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں اچھے عمل تو نیک لوگ بھی کرتے ہیں اور گناہ گار بھی لیکن گناہوں سے (مکمل طور پر) وہی بچتا ہے جو صدیق ہوتا ہے (یہ صدیق ولایت کا ایک درجہ ہے جس سے اوپر ولایت کا کوئی درجہ نہیں)۔

(۱۱) حضرت بنان حمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو نقصان دینے والی چیز خوش کرتے ہیں وہ کب (خدا کے ہاں) کامیاب ہو سکتا ہے۔ (گناہ)

(۱۲) حضرت ابو الحسن للزینؒ فرماتے ہیں گناہ کے بعد پھر گناہ کرنا پہلے گناہ کی بدبختی سے ہے اور نیکی کرنے کے بعد اور نیکی کرنا پہلی نیکی کا نتیجہ خیر ہے۔

عبادت کا انعام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال ربکم عزوجل لو ان عبادی اطاعونی لسقیتهم المطر باللیل واطلعت علیهم الشمس بالنهار ولم اسمعهم صوت الرعد. (۵۴)

(ترجمہ) آپ کا پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہے اگر میرے بندے میری فرمانبرداری شروع کریں تو میں ان کیلئے رات کے وقت بارش برسایا کروں اور دن کو دھوپ نکالا کروں اور ان کو بادل کی گرج تک نہ سنواؤں تا کہ وہ رات کو سکون سے آرام کریں یا سکون سے عبادت (تہجد وغیرہ) ادا کریں۔

---

(۵۴) حدیث قدسی ضعیف۔

باب 26

مذمت زنا

زنا کے قریب بھی نہ جائیں

ارشاد خداوندی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾

(ترجمہ) زنا کے قریب مت جاؤ یہ بدکاری اور برا راستہ ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل:۳۲)

زنا کرتے وقت آدمی مومن نہیں رہتا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لایسرق سارق حین یسرق وھو مومن، ولا یزني زان حین یزني وھو مومن. (بخاری، مسلم)۔(۵۵)

(ترجمہ) چوری کرنے والا جب چوری کر رہا ہوتا ہے اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی زانی زنا کر رہا ہوتا ہے وہ بھی اس وقت مؤمن نہیں رہتا

---

(۵۵) رواه البخاري (۲٤۷٥) و (٦۷۷۲) و (٦٥۸۱۰)، ومسلم (٥۷)، وأبوداود (٤٦۸۹)، والترمذي (۲٦۲٥)، والنسائي (٤۸۷۰- ٤۸۷۱- ٤۸۷۲- ٥٦٥۹- ٥٦٦۰)، وابن ماجه (۳۹۳٦)، والدارمي (۲۱۰٦)، وأحمد في المسند (۷۲۷٦)، ۷٤۱۹، ۸٦۷۸، ۷۷۸۱، ۹۸٥۹)۔

(پھر جب وہ فارغ ہوتا ہے تو ایمان بھی اس کے پاس لوٹ آتا ہے)۔

ہر انسان کا زنا میں حصہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکل بنی آدم حظ من الزنا فالعینان تزنیان وزنا هما النظر، والیدان تزنیان وزنا هما البطش، والرجلان تزنیان وزنا هما المشی، والفم یزنی وزناه القبل، والقلب یهوی ویتمنی والفرج یصدق ذلک و یکذبه.(۵۶)

(ترجمہ) ہر انسان کا زنا میں کچھ نہ کچھ حصہ ہوتا ہے پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے۔ اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے۔ اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔ اور دل خواہش کرتا اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے (زنا میں مبتلا ہوتی) ہے یا جھٹلا کر (باز رہتی) ہے۔

زنا کار پر خدا کو بڑی غیرت آتی ہے

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا امة محمد ما احد اغیر من الله ان یری عبده او امته تزنی.(۵۷)

---

(۵۶) رواه بهذا اللفظ أحمد في المسند (۸۳۲۱)، وقد تقدم تخريجه۔

(۵۷) رواه البخاري (۱۰۴۴) و (۵۲۲۱)، ومسلم (۹۰۱)، والنسائي (۱۴۷۴)، ومالك في الموطأ (۴۴۴)، وأحمد في المسند (۲۴۷۸۴)۔

(ترجمہ) اے امت محمد! اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی مرد کو یا عورت کو زنا کرتا ہوا دیکھے۔

دوزخ میں زانیوں کی بدحالی

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رايت الليلة رجلين اتياني فاخرجاني فانطلقت معهما فاذا بيت (٥٨)مبني على بناء التنور اعلاه ضيق واسفله واسع يوقد تحته نار، فيه رجال ونساء عراة فاذا اوقدت ارتفعوا حتى يكادوا ان يخرجوا فاذا اخمدت رجعوا فيها. فقلت ماهذا؟ قالا "الزناة". (٥٩)

(الحدیث مختصرا من ابن الجوازی وھو متفق علیہ)

(ترجمہ) آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے ہیں وہ مجھے لے کر گئے اور میں ان کے ساتھ چلا گیا میں نے دیکھا کہ ایک کمرہ ہے جو تنور پر بنایا گیا ہے اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے اور نیچے کا کھلا ہے، اس کے نیچے سے آگ جلائی جارہی ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں ننگے ہیں، جب آگ بھڑکائی جاتی ہے یہ اوپر ہو جاتے ہیں اور اس کمرہ سے باہر نکلنے کو ہوتے ہیں، اور جب دھیمی کی جاتی ہے تو اس میں واپس گر جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ (اور ان کو کیوں عذاب دیا جارہا ہے) انہوں نے کہا کہ یہ زناکار (مرد عورتیں ہیں اور زنا کی سزا میں آگ میں جل رہے ہیں)۔ (بخاری، مسلم)

---

(٥٨) هذا لفظ أحمد، وعند البخاري: ثقب۔

(٥٩) رواه البخاري (١٣٨٦)، و (٧٠٤٧)، ومسلم (٢٢٧٢)، وأحمد في المسند (١٩٥٩٠ - ١٩٦٥٣)۔

اللہ کی سب سے زیادہ ناراضگی

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اعمال امتی تعرض فی کل یوم جمعة واشد غضب الله علی الزناة. (٦٠)

(ترجمہ) میری امت کے اعمال (اللہ کے اور میرے سامنے ہر جمعہ کے دن میں پیش کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ زانیوں پر غضبناک ہوتے ہیں۔

زانی کا ایمان کب واپس ہوتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الایمان سربال یسربله الله من شاء، فاذازنی العبد نزع منه سربال الایمان، فاذاتاب ردالیه. (٦١)

(ترجمہ) ایمان کا ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (ایمان کا) لباس پہناتے ہیں، جب کوئی انسان زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا لباس اتار لیا جاتا ہے پھر جب وہ (اس سے) توبہ کرتا ہے تو اس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

---

(٦٠) حدیث واہ بمرة، إن لم یکن موضوعا، فیه: - عباد بن کثیر، هو الثقفي، البصري، متروك، وقال أحمد: روی أحادیث کذب۔ التقریب (٣١٣٩)۔ - محمد بن مصفّی بن بهلول الحمصي: صدوق له أوهام وکان یدلّس۔ التقریب (٦٣٠٤)۔

(٦١) حدیث صحیح، رجاله کلهم ثقات، ویشهد له الأحادیث المتقدمة أوّل هذا الباب۔

شرک کے بعد بڑا گناہ

(حدیث) حضرت ہیثم بن مالک طائی (تابعی) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما من ذنب بعد الشرک اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل في رحم لا يحل له. (۶۲)

(ترجمہ) شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آدمی کا کسی ایسے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ ہو (یعنی وہ عورت اس کی بیوی نہ ہو اور مرد اس سے زنا کرے)۔

زنا کے چھ نقصانات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایاکم والزنا فان في الزنا ست خصال، ثلاث في الدنيا وثلاث في الآخرة، اما اللواتي في الدنيا فذهاب نور الوجه وانقطاع الرزق وسرعة الفناء، واما اللواتي في الآخرة فغضب الرب وسوء الحساب والخلود في النار الا ان يشاء الله. (۶۳)

(ترجمہ) تم اپنے آپ کو زنا سے بچاؤ کیونکہ زنا میں چھ تباہیاں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی (تباہیاں) تو یہ ہیں کہ چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، رزق میں تنگی آجاتی ہے اور بہت جلد (اعضائے بدن گھل

---

(٦٢) حديث ضعيف، فيه: - بقية، هو ابن الوليد، ثقة مدلّس وقد عنعنه۔ أبو بكر ابن أبي مريم، ضعيف، وكان قد سُرِق بيته فاختلط۔ التقريب (٧٩٧٤)۔

(٦٣) حديث رواته ثقات إلّا أنّ فيه انقطاعًا بين يزيد بن هارون وحُميد، فالسند ضعيف۔

کر) بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور آخرت کی (تین تباہیاں) یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے ہوگا اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا مگر جب اللہ چاہیں گے (زانی کو دوزخ سے نجات بخشیں گے)۔

زانیوں کی گندی بدبو

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

بينا انا نائم اذا تاني رجلان فاخذ بضبعي فاخرجاني فاذا انا بقوم اشد شيء انتفاخا وانتنه ريحا كاَنّ ريحهم المراحيض، قلت من هولاء؟ قال هولاء الزانون والزواني. (۶۴)

(ترجمہ) میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے انہوں نے میرے بازو سے تھاما اور مجھے باہر لے گئے تو میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سب سے زیادہ پھولی ہوئی تھی اور سب سے زیادہ بدبودار تھی گویا کہ ان کی بدبو ٹٹی خانے ہیں، میں نے (ان دو فرشتوں سے) پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔

(نوٹ) انبیاء کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں لہذا آپ ﷺ کو اس خواب میں جو زانیوں کا حال دکھلایا گیا ہے یہ بھی وحی ہے زانیوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے پل دو پل کے عیش کی بجائے دوزخ کے طویل دائمی عذاب سے بچنا چاہیے۔ اللہ توفیق دے۔

---

(۶۴) حديث صحيح رواته كلهم ثقات۔ وهو جزء من حديث رواه ابن خزيمة في صحيحه (۱۹۸۶)، وابن حبان في صحيحه (۷۴۹۱)۔ وابن جابر هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر۔

شرمگاہوں کی بدبو

(حدیث) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا (آنحضرت ﷺ سے) روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتیوں کو ایک خوشبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جنت میں داخل ہوئے ہیں، ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ روزہ داروں کے مونہوں کی خوشبو ہے۔

اور (اسی طرح سے) دوزخیوں کو بھی بدبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے دوزخ میں داخل ہوئے اس سے زیادہ بدبو کبھی نہیں سونگھی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بدکار زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے (٦٥) (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی شرمساری سے محفوظ رکھے)۔

زنا اور لواطت کی شامت

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما طفف قوم كيلا ولا بخسوا ميزانا الا منعهم الله القطر، ولا ظهر في قوم الزنا الا ظهر فيهم الموت، ولا ظهر في قوم عمل قوم لوط الاظهر فيهم الخسف.

(ترجمہ) جو قوم بھی ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتے ہیں۔ اور جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں کثرت سے موتیں ہوتی ہیں، اور جس قوم میں لواطت عام ہو جاتی ہے اس میں زندہ

---

(٦٥) حديث ضعيف، فيه رجل مبهم، ومحمد بن سعيد إن كان هو المصلوب، فالحديث موضوع۔

زمین میں دھنسا دیا جانا عام ہو جاتا ہے۔

زنا، بدنظری، مصافحہ، مذاق کی سزا، عورت کا مرد کو گناہ میں مبتلا کرنے کا عذاب

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

ومن قدر على امراة او جارية حراما فواقعها حرم الله عليه الجنة وادخله النار و من ابصر امرءة حراما ملأ الله عينيه نارا ثم امربه الى النار، ومن صافح امراة حراما جاء يوم القيامة مغلولا يده الى عنقه ثم يومر به الى النار، ومن فاكهها حبس بكل كلمه كلمها في الدنيا الف عام، واى امراة طاوعت الرجل حراما فالتزمها او قبلها او باشرها اوفاكهها او واقعها فعليها من الوزر مثل ما على الرجل. (٦٦)

(ترجمہ) جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر قدرت پائی اور اس سے گناہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو حرام کر دیتے ہیں اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے، جس نے کسی عورت کو حرام نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں (دوزخ کی) آگ بھریں گے پھر اس کو آگ میں داخل کرنے کا حکم فرمائیں گے۔ اور جس نے کسی (اجنبی) عورت سے حرام کا مصافحہ کیا وہ جب قیامت میں پیش ہو گا اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے پھر اس کو دوزخ میں (لے جانے کا) حکم دیا جائے گا۔ اور جس شخص نے (اجنبی عورت سے) دل لگی کی اس کو ہر کلمہ کے بدلہ میں جو اس نے اس عورت سے بولا تھا دنیا کے ہزار سال کے برابر (دوزخ

---

(٦٦) حديث موضوع، فيه داود بن المُحَبَّر وميسرة بن عبد ربه، وكلاهما ممن رُمي بوضع الحديث۔

میں) قید کیا جائے گا۔

اور جس عورت نے مرد کے ساتھ حرام پر اتفاق کیا اور مرد اس کے پاس گیا یا اس کا بوسہ لیا یا اس سے مباشرت کی یا اس سے دل لگی کی یا زنا کیا تو اس عورت پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا مرد پر ہے۔

شرمگاہ انسان کے پاس امانت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ بنائی اور فرمایا یہ تیرے پاس میری امانت ہے اس کو اس کے حق کے علاوہ کہیں استعمال نہ کرنا۔

دوزخ کا خطرناک دروازہ

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوزخ کے سات دروازے ہیں، سب سے زیادہ غمناک، اندوہناک، گرم، زیادہ بدبودار زانیوں کا دروازہ ہوگا جنہوں نے جان بوجھ کر اس کا ارتکاب کیا۔

سخت ترین گناہ

یہ بات اپنے علم میں رکھنا ضروری ہے کہ زنا بہت بڑا گناہ ہے پھر اس کے کئی درجے ہیں سب سے خطرناک کسی شخص کا اپنے محرم کے ساتھ زنا کرنا ہے اور ایسا بہت ہوا ہے اس کے بعد سخت ترین زنا انسان کا کسی شخص کی بیوی سے کرنا ہے۔ جس کے نطفوں اور نسب میں آمیزش ہو جاتی ہے۔ پھر سخت ترین زنا اس عورت سے زنا کرنا ہے جو پڑوس کی ہو یا رشتہ دار ہو۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا

کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟

فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ تمہارے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگا۔

میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟

فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ (بخاری، مسلم)۔ (٦٧)

مسلمان کی بیوی سے زنا

چند حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بدکاریوں کا مذاکرہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کے نزدیک کونسا زنا سب سے زیادہ بُرا ہے۔

انہوں نے کہا اے امیر المومنین! یہ سب برے ہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تمہیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا زنا یہ

---

(٦٧) رواہ البخاري (٤٧٦١) و(٦٠٠١) (٦٨١١٣)، ومسلم (٨٦)، والترمذي (٣١٨٢-٣١٨٣)، والنسائي (٤٠١٣، ٤٠١٤، ٤٠١٥)، وأحمد في المسند (٣٦٠١، ٤٠٩١، ٤١٢٠، ٤٣٩٧، ٤٤٠٩)۔

ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان آدمی کی بیوی سے زنا کرے اور زانی ٹھہرے اور مسلمان شخص کے لئے اس کی بیوی کو خراب کرے۔

یہ ذکر کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بدبودار ہوا چلائی جائے گی جس سے ہر نیک و بد کو ایذا ہوگی جب وہ ان تک پہنچ کر اذیت میں مبتلا کر کے ناک میں دم کر دے گی تو ان کو ایک منادی ندا کرے گا جس کو سب سنیں گے، یہ کہے گا کیا تم جانتے ہو یہ بدبو کیسی ہے جس نے تمہیں ایذا میں مبتلا کیا؟

وہ کہیں گے قسم بخدا ہم تو نہیں جانتے مگر اس نے ہمیں تکلیف دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

تو ان کو بتایا جائے گا کہ یہ زنا کاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوئے ہیں جب کہ انہوں نے اس جرم سے توبہ نہیں کی تھی۔ (یا اس جرم کی سزا نہیں بھگتی تھی)۔

باب 27

لواطت کی خطرناکیاں

لوطی ملعون ہے

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لعن الله من عمل عمل قوم لوط ولعن الله من عمل عمل قوم لوط ولعن الله من عمل عمل قوم لوط.(٦٨)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں سے بدفعلی) کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں

---

(٦٨) حديث صحيح، وإسناده حسن لغيره۔ رواه من طريق محمد بن إسحاق به: الإمام أحمد في المسند (١٨٧٨-٢٩٠٩)۔ وأشار إليه الترمذي في سننه عقب حديث رقم (١٤٥٦)، حيث قال: " وروى محمد بن إسحاق هذا الحديث عن عمرو بن أبي عمرو، ... ولم يذكر فيه القتل، وذكر فيه: ملعون من أتى بهيمة۔ ذكره بعدما ذكر حديثًا من طريق عبدالعزيز بن محمد، عن عمرو بن أبي عمرو؛ عن عكرمة، عن ابن عباس مرفوعًا: " من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به "۔ وهذا الإسناد ضعيف لأجل محمد بن إسحاق: صدوق مدلّس، وقد عنعنه، ولكن لم يتفرد به، بل تابعه غير واحد يرتقي بذلك إلى الحسن لغيره۔ وممن تابعه: - زهير بن معاوية، عن عمرو، كما سيذكره المصنف في=

سے بدفعلی) کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں سے بدفعلی) کا ارتکاب کرتا ہے۔

حضورؐ کا خوف

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط.(۶۹)

(ترجمہ) سب سے زیادہ خطرہ کی بات جس کے بارہ میں اپنی امت کے متعلق ڈرتا ہوں قوم لوط کا عمل ہے (کہ یہ لواطت میں مبتلا ہو کر خدا کے سخت ترین عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں)۔

اللہ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ

= الحديث الآتي، وقد رواه الإمام أحمد في مسنده (٢٨١٢) والحاكم في المستدرك (٤: ٣٥٦- وزهير: ثقة ثبت- عبدالرحمن بن أبي الزناد، رواه أحمد (٢٩٠٨)، وعبدالرحمن: صدوق تغير حفظه لما قدم بغداد- سليمان بن بلال، عند أحمد (٢٩١٠)، وهو ثقة، لكن الراوي عنه أبو سعيد عبدالرحمن بن عبد الله البصري: صدوق ربما أخطأ- فالحديث من طريق زهير بن معاوية صحيح لذاته، وبقية الأسانيد حسنة لغيرها، لما فيها من الضعف-

(٦٩) حديث حسن بشواهده- رواه الترمذي (١٤٥٧)، وابن ماجه (٢٥٦٣)، وأحمد في المسند (٢٧٥١٨)، والحاكم في المستدرك ٤ ٣٥٧- وقال الترمذي عقبه: "هذا حديث حسن غريب"- وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي- وفي إسناده عبد الله بن محمد بن عقيل: صدوق في حديثه لين، ويُقال: تغيّر بآخره، لكن يشهد له حديث ابن عباس السابق-

نے ارشاد فرمایا:

لا ینظر الله الی رجل اتی رجلا او امراۃ فی دبرھا. (۷۰)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائیں گے جس نے مرد سے یا عورت سے پاخانہ کی جگہ میں بدفعلی کی ہوگی۔

لوطی پر مخلوقات کا غصہ

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لم یعل فحل فحلا حتی کان من قوم لوط، فاذا علا الفحل الفحل ارتج او اھتز عرش الرحمن عزوجل، فاطلعت الملائکۃ تعظیما لفعلھما فقالوا یا رب الاتامر الارض ان تعزرھما وتامر السماء ان تحصبھما؟ فقال انی حلیم لایفوتنی شیٔ. (۷۱)

(ترجمہ) جب کوئی مذکر مذکر سے بدفعلی کرتا ہے تو وہ قوم لوط (میں لکھا جاتا ہے اور قوم لوط جیسا بن جاتا ہے) اور جب مذکر مذکر سے بدفعلی کرتا ہے تو اللہ کا عرش کانپ اٹھتا ہے جس سے فرشتوں کو فاعل ومفعول کے گھناؤنے جرم کرنے کا پتہ چل جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں اے باری تعالیٰ! کیا آپ زمین کو حکم نہیں دیتے جوان کو سزا دے (یعنی دھنسا دے) اور آسمان کو حکم نہیں دیتے جوان پر کنکر برسائے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بردبار ہوں مجھ سے کوئی چیز چھوٹ نہیں سکتی۔

---

(۷۰) إسنادہٗ ضعیف۔ رواہ الترمذي (۱۱٦٥)۔ وقال: " حدیث حسن غریب "۔ لکن في إسنادہ: أبو خالد الأحمر، واسمه سلیمان بن حیان الأسدي الکوفي: صدوق یخطئ، والضحاك بن عثمان: صدوق یَھِم۔

(۷۱) حدیث ضعیف۔ فیه: إبراھیم بن یحیی الشَّجَري: لیِّن الحدیث۔ التقریب (۲٦۸)۔ وأبو زید محمد بن حسّان، لم أجد ترجمته۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مرد مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو زمین ان کے نیچے سے، آسمان ان کے اوپر سے اور گھر اور چھت سب پکار اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار!

آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایک دوسرے سے مل جائیں (اور ان کو درمیان میں پیس کر رکھ دیں) اور ان کیلئے عذاب اور عبرت بن جائیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا صبر ان (کے اس کرتوت) سے زیادہ وسیع ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔

عورت کی عورت سے بدفعلی

جان لیں عورت کا عورت سے بدفعلی کرنا ویسے ہی سخت گناہ ہے جیسا کہ مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا سخت گناہ ہے۔

(حدیث) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سحاق النساء زنا بينهن.(۷۲)

(ترجمہ) عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں (زنا کرنے کی طرح) ہے۔

گناہ کے اعتبار سے، اور سزا میں ایسی عورتوں کو تعزیر کی سزا ہوگی زنا کی حد نہیں لگے گی۔

---

(۷۲) حديث موضوع۔ عزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ۶/۲۵۶: للطبراني في الكبير [۲۲/۶۳]، ولأبي يعلى - بإسناد المصنف -، ثم قال: "ورجاله ثقات"۔ كذا قال رحمه الله، ولكن فيه: - عثمان بن عبدالرحمن بن مسلم الحراني: صدوق، أكثرَ الرواية عن الضعفاء والمجاهيل، فضُعِّف بسبب ذلك، حتى نسبه ابن نمير إلى الكذب، وقد وثقه ابن معين، التقريب (۴۴۹۴)۔ عنبسة بن عبدالرحمن بن عبسة الأموي القرشي: متروك، رماه أبو حاتم بالوضع۔ التقريب (۵۲۰۶)۔

باب 28

لواطت کی سزا دنیا میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل بد اور ان کے میلان کو اور ان کو جو عذاب دنیا میں دیا تھا اس کو ہمارے سامنے قرآن پاک میں کئی جگہ پر ذکر فرمایا ہے حالانکہ ان کے کفر کا ذکر اتنا کثرت سے نہیں کیا، حالانکہ یہ معلوم ہے کہ کفر اس بدکاری سے بھی بڑا گناہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں اس گھناؤنے جرم سے بچانا چاہتے ہیں۔ ہم نے قرآن پاک میں یہ بھی پڑھ رکھا ہے کہ ان پر دنیا میں پتھر برسائے گئے تھے۔

قتل کیا جائے

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قوم لوط کا عمل کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ فاعل (بدکاری کرنے والا) مفعول (۷۳) (کرانے والا) دونوں کو قتل کردیا جائے۔

---

(۷۳) حديث صحيح. رواه أبو داود (٤٤٦٢)، والترمذي (١٤٥٦)، وابن ماجه (٢٥٦١)، وأحمد في المسند (٢٧٢٧). كلهم من طريق عبدالعزيز الدروردي به، وهو صدوق كان يُحدّث من كتب غيره فيخطئ. ولكن لم ينفرد به بل تابعه عليه غير واحد: فتابعه: عبد الله بن جعفر المَخرمي، عند الحاكم في المستدرك ٣٥٥/٤، وفي آخره: "ومن وجدتموه يأتي بهيمة فاقتلوه، واقتلوا البهيمة معه". قال الحاكم: "هذا حديث صحيح الأسناد ولم يخرجاه". ووافقه الذهبي، وعبد الله المَخرمي: ليس به بأس، كما ذكر الحافظ في التقريب (٣٢٥٢). وتابعه أيضًا: سليمان بن بلال، عند الحاكم ٣٥٥/٤، وسليمان: ثقة. التقريب =

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من وجدتموه يعمل بعمل قوم لوط فارجموا الاعلى والاسفل. (۷۴)

(ترجمہ) جس شخص کو تم قوم لوط والا گناہ کرتے دیکھو تو اوپر اور نیچے والے (دونوں) کو سنگسار کردو۔

صحابہ کرام کا فیصلہ ---- لوطی آگ میں جلایا جائے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط روانہ کیا کہ ایک علاقہ میں ایک شخص ایسا ملا ہے جس نے مرد سے نکاح کر رکھا ہے بالکل ایسے ہی جیسا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے فیصلہ کے لئے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا ان میں

=(۲۵۳۹)۔ وقد ورد الحديث من غير طريق عمرو بن أبي عمرو، وهو ثقة ربما وهم، حيث ذكره المصنف في الحديث الآتي من طريق ابن أبي حبيبة وداود بن الحصين، عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً به۔ رواه أحمد في المسند (۲۷۲۲) وأشار إليه أبو داود في سننه عقب حديث (٤٤٦٢) فقال: " ورواه ابن جريج، عن إبراهيم، عن داود بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس رفعه "۔ والطبراني في الكبير (۱۱۵۲۷-۱۱۵٦۸-۱۱۵٦۹)۔ وابن أبي حبيبة: اسمه إبراهيم بن إسماعيل: ضعيف۔ داود بن الحصين: ثقة إلا في عكرمة۔ والحديث عنه، فليس بثقة فيه، ولكن يشدّ أزره من تابعه عن عكرمة۔ وتابعه أيضا عباد بن منصور، عند المصنف (۵۸۳) وأحمد وأبو داود۔ انظر هامش الحديث (۵۸۳)۔ فالحديث بهذه بالمتابعات يتقوّى ويصحّ۔ وله شواهد من حديث جابر وأبي هريرة- كما سيأتي عند المنصف۔ ولكن لا تغني ولا تُسمِن من جوع۔

(٧٤) رواه الحاكم في مستدركه ٤/٣٥٥، وسكت عليه، وقال الذهبي: =

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ ایسا گناہ ہے جس کو سوائے ایک امت کے کسی اور امت نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حشر کیا اس کو آپ حضرات جانتے ہیں، میری رائے یہ ہے اس شخص کو آگ میں جلا دیا جائے۔ تو تمام صحابہ کرامؓ کی رائے مبارک نے اس پر اتفاق کیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم جاری کر دیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ (۷۵)

(اسی طرح دو واقعوں میں) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ہشام بن عبدالملک نے بھی ایسے لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا۔

حضرت علیؓ کا عمل

یزید بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت علی نے ایک لوطی کو (جلانے کی بجائے) سنگسار بھی کرا دیا تھا۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا عمل کرے اس کو قتل کر دو۔

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لوطی کی سزا کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ

="عبد الرحمٰن : ساقط "۔ قلت: عبدالرحمٰن هو ابن عبد الله بن عُمر بن حفص العُمَري، أبو القاسم المدني؛ نزيل بغداد: متروك۔ التقريب (۳۹۲۲)۔

(۷۵) ذكر هذه القصة ابن القيم في الجواب الكافي ص۲۴۸۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا آبادی میں کوئی اونچا گھر تلاش کیا جائے پھر لوطی کو منہ کے بل پھینکا جائے پھر اس پر پتھروں کی بارش کردی جائے۔ (۷۶)

ائمہ اسلام کی آراء

(۱) امام شعبہؒ اور حضرت سعید بن المسیبؒ، جابر بن زیدؒ، عبید اللہ بن عبداللہ بن معمرؒ، امام مالکؒ، ربیعہؒ، ابن ہرمزؒ، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں لوطی کو سنگسار کیا جائے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ۔

(۲) حضرت ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہؒ، حضرت عطاءؒ، حضرت حسن بصریؒ، فرماتے ہیں جو سزا زانی کی ہے وہی اس لوطی کی ہے (یعنی شادی شدہ ہو تو پتھر مار مار کر قتل کردو اگر شادی شدہ نہ ہو تو سو کوڑے مارو)۔

(۳) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں (۱) لوطی چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ دونوں صورتوں میں اس کو سنگسار کیا جائے۔ اس رائے میں امام اسحاق بن راہویہ بھی ان کے موافق ہیں (۲) لوطی کی سزا زانی کی طرح ہے اگر کنوارہ ہے تو کوڑے، اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار، اس رائے میں امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی امام احمد اور امام شافعی کے موافق ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کا مذہب

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوطی پر تعزیر ہے۔

(فائدہ) یعنی کوئی سزا مقرر نہیں ہے حاکم وقت جو سزا مناسب سمجھے دے سکتا ہے کیونکہ آپ نے اوپر کے ارشادات کو ملاحظہ کیا ہوگا اس جرم کی سزا میں علمائے اسلام

---

(۷۶) وهذا أخذا من قوله تعالى عن قوم لوط: ﴿فلما جاء أمرنا جعلنا عاليها سافلها وأمطرنا عليها حجارة من سجيل﴾ [هود/۸۲]۔

کے اقوال مختلف ہیں حتی کہ صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی اس میں مختلف ہیں یہ مسئلہ اجتہادی اور بہت اختلافی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے اس کی سزا کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اس کو سزا دینے میں اختلاف نہ فرماتے۔ لیکن ان مختلف اقوال سے یہ ضروری ثابت ہوتا ہے کہ اس گھناؤنے کرتوت سے معاشرہ کو پاک رکھنے کے لئے حاکم جو بھی کڑی سے کڑی سزا دیدے اس کی صوابدید پر ہے، ہاں اگر لوطی نے یہ کام دوسری بار بھی کر ڈالا تو پھر اس کو قتل کر دیا جائے صرف پہلی بار کی لواطت پر تعزیر ہے جس سے وہ اس گناہ سے باز رہے اگر دوبارہ ملوث ہو تو قتل کر دیا جائے جیسا کہ فتاویٰ شامی میں تحریر ہے۔

ان تمام اقوال و مذاہب میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب قرآن وسنت اور اقوال صحابہ کرامؓ کے زیادہ قریب ہے تحقیق کے لئے احقر امداد اللہ انور عفی عنہ کا مضمون بہت سی کتب مذاہب اربعہ کو سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کے دلائل کو غور سے دیکھنے اور جمع کرنے کے بعد تحریر کیا گیا ہے اس میں امام مالکؒ اور امام احمدؒ و شافعیؒ اور صاحبین کے مذاہب کا جواب بھی کافی تفصیل سے لکھا گیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے مذہب تعزیر کو قرآن پاک کی کئی آیات اور احادیث سے ثابت کیا ہے بہت ہی عجیب تحقیق ہے قابل دید ہے۔

(امداد اللہ انور)

لوطی کا حج قبول نہ ہونے کی حکایت

حضرت یونس بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حج کی نیت میں مکہ حاضر ہوا جب عرفات کی رات آئی تو جو امام صاحب ہمارے ساتھ حج کر رہے تھے انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ پھر جب ہم مکہ واپس لوٹ گئے تو ہم نے ایک منادی کی ندا سنی جو پتھر کے اوپر سے پکار رہا تھا اے گروہ حجاج خاموش ہو جاؤ تو تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ اے گروہ حجاج تمہارے امام نے یہ خواب دیکھا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کی مغفرت فرما دی ہے جنہوں نے اس سال بیت اللہ شریف کی حاضری دی ہے صرف ایک آدمی کو نہیں معاف کیا کیونکہ اس نے ایک لڑکے سے بدکاری کی ہے۔

شریعت کی سزائیں دینا عوام کا کام نہیں ہے

جو لوگ زنا، چوری، لواطت وغیرہ میں پکڑے جائیں یا سنے جائیں تو اس کی سزا کے لئے اسلامی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جائے جب پوری تحقیق ہو اور وہ شخص مجرم ثابت ہو جائے تو عدالت کے ذمہ ہے کہ وہ اس پر سزا کو نافذ کرے، اگر اس ملزم پر جرم ثابت نہ ہو تو باعزت طور پر رہا کر دے۔ یہ سزائیں دینا عوام کا کام نہیں جیسا کہ بہت سے علاقوں میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ عوام اشتعال میں آ کر کسی شخص کو سزا دینا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ان کو نہ تو اس کے جرم کی کیفیت کا پتہ ہوتا ہے نہ اس کے ثبوت کے طریقہ کار کا پتہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کام کی شرعی حد کا علم ہوتا ہے وہ مجرم کو ملزم اور ملزم کو مجرم قرار دیتے ہیں اور پھر عوام میں بھی سب ایک جیسے نہیں ہوتے اور عوام کالانعام ہوتے ہیں لہذا اس طریقہ سے خوب بچنا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی خبر کرنی ضروری ہے تاکہ جہالت کی وجہ سے حدود شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو۔

(امداد اللہ انور)

باب 29

لوطی کی قیامت اور دوزخ کی سزائیں

دوزخ میں آگ کے تابوت ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے اس خطبہ میں فرمایا:

من نكح امرأة فى دبرها او غلاما اورجلا حشر يوم القيامة انتن من الجيفة ينادى به الناس حتى يدخله الله نار جهنم ويحبط الله عمله ولا يقبل منه صرفا ولا عدلا ويجعل فى تابوت من النار ويسمر عليه بمسامير من حديد من نار فتستل تلك المسامير فى وجهه وفى جسده. (۷۷)

(ترجمہ) جو شخص کسی عورت کے یا کسی لڑکے کے یا کسی آدمی کے جائے پاخانہ میں برائی کرے گا وہ قیامت کے دن سڑے ہوئے مردار سے زیادہ بدبودار اٹھایا جائے گا۔ (قیامت کے دن) لوگوں کے سامنے اس کی اس بے حیائی کا چرچا کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں داخل کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال ضائع کردیں گے نہ تو اس سے کوئی مستحب قبول ہوگا نہ فرض عبادت

---

(۷۷) حديث موضوع، فيه داود بن المحبّر بن قَحْذم الثقفي، متروك، ورماه البعض بالوضع والكذب. وقد تقدمت ترجمة ضافية له أوّل الكتاب.

بلکہ اس کو آگ کے ایک تابوت میں بند کیا جائے گا اور آگ کے لوہے کی اس پر میخیں ٹھوک دی جائیں گی اور وہ میخیں اس (لوطی) کے منہ اور جسم میں گھس جائیں گی۔ (نعوذ باللہ منہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سزا اس لوطی کو دی جائے گی جو بغیر توبہ کئے مرگیا تھا۔

سب سے پہلے دوزخ میں جانے والے

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سبعة لا ينظر الله اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولا يجمعهم مع العالمين يدخلون النار اول الداخلين الا ان يتوبوا فمن تاب تاب الله عليه الناكح يده و الفاعل والمفعول به ومد من خمرو الضارب ابويه حتى يستغيثا، والموذى جيرانه حتى يلعنوه والناكح حليلة جاره.(۷۸)

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف نہ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی دوزخ میں ان کے گناہوں کی سزا دے کر جنت میں جانے کے قابل نہ بنائے گا)، اور نہ ان لوگوں کو (میدان حشر میں) باقی مخلوقات کے ساتھ جمع کرے گا (یعنی قبروں سے نکلتے ہی پہلے ہی پہل دوزخ میں ڈال دے گا مخلوقات کے ساتھ جمع ہونے کی نوبت ہی نہیں آئے گی جیسا کہ اگلے جملہ میں آتا ہے کہ) وہ دوزخ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے ہوں گے ہاں اگر انہوں نے توبہ کر لی تو جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتے ہیں (وہ سات قسم

---

(۷۸) إسناد فيه: علي بن ثابت الجزري: صدوق ربما أخطأ۔ التقريب (٤٦٩٦)۔ مسلم بن جعفر، وحسّان بن حميد لم أجد ترجمتهما۔

کے لوگ یہ ہیں (۱) مشت زنی کرنے والا (۲) فاعل لواطت کرنے والا (۳) (مفعول) جولواطت کرائے گا (۴) شراب کا عادی (۵) والدین کو پیٹنے والا یہاں تک کہ وہ فریاد کرنے لگیں (۶) اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دینے والا حتیٰ کہ لعنت کرنے لگیں (۷) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

(فائدہ) اندازہ فرمائیں یہ سات کام کتنے بڑے گناہ کے ہیں کہ اتنی سخت سزا ان کو دی جائے گی لیکن دوزخ میں طویل عرصہ سزا بھگتنے کے بعد مؤمنین کو جنت میں داخل کیا جائے گا لیکن یہ معلوم نہیں کہ دوزخ میں رہنے کا طویل عرصہ لاکھوں سال کا ہے یا کروڑوں سال کا۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی امان میں رکھے دنیا میں اگر مچھر بھی کاٹ لے تو سخت تکلیف محسوس کرتے ہیں پتہ نہیں سخت ترین عذاب خداوندی کے سہنے کی لوگوں میں کہاں سے جرات آجاتی ہے یہ شیطان کا دھوکہ ہے کبھی یوں دھوکہ دیتا ہے کہ آخرت کس نے دیکھی ہے یہ دھوکہ تو کفر ہے۔ کبھی یوں دھوکہ دیتا ہے کہ اللہ بڑا مہربان ہے یہ گناہ بھی معاف نہ کرے گا؟ لیکن انسان کو اس کا اندازہ نہیں ہوتا کہ میں جس گناہ کو معمولی سمجھ رہا ہوں وہ کتنا بڑا ہے اللہ کے نزدیک بھی اور دوزخ میں سزا کاٹنے کے اعتبار سے بھی اور دوزخ بھی کتنی خطرناک ہے۔ جو حضرات دوزخ کے حالات تفصیل سے پڑھنا چاہیں وہ احقر مترجم کی کتاب ''جہنم کے خوفناک مناظر'' ضرور ملاحظہ کریں۔ (امداد اللہ)

لوطی بغیر توبہ کے کسی صورت میں پاک نہیں ہوسکتا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللوطيان لو اغتسلا بماء البحر لم يجزهما الا ان يتوبا. (۷۹)

---

(۷۹) حدیث واہٍ منکر، فیہ روح بن مسافر: قال البخاري: ترکه ابن المبارك، =

(ترجمہ) اگر لواطت کرنے اور کرانے والے سمندر کے تمام پانی سے غسل کریں تب بھی وہ ان کو پاک نہیں کر سکے گا ہاں یہ کہ وہ توبہ کرلیں (تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے)۔

لوطی قوم لوط میں شامل کردیا جاتا ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من مات من امتي يعمل عمل قوم لوط نقله الله اليهم حتى يحشر معهم. (۸۰)

(ترجمہ) جو آدمی میری امت میں قوم لوط والا گناہ کرتا تھا وہ مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قوم لوط میں منتقل کردیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ کھڑا کریں گے۔

لوطی بندروں اور خنزیروں کی شکل میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن لوطیوں کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں کھڑا کیا جائے گا۔

=وقال الجوزجاني: متروك، وكذا قال أبو داود، وقال ابن معين: لا يُكتب حديثه، وقال مرّة: ليس بثقة، وقال مرة: ضعيف۔ ميزان الاعتدال ۲/ ٦١۔

(۸۰) حديث منكر، فيه:- مسلم بن عيسى بن مسلم الصفّار: قال الدارقطني: متروك۔ ميزان الاعتدال ٤/ ١٠٦۔- أبوه: عيسى بن مسلم الصفّار: منكر الحديث، وذكره أحمد، وذكر قوله في الإرجاء، فقال: ذاك خبيث القول۔ الميزان ۳/ ۳۲۳۔

لوطی کی بدترین حالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص جس حالت میں فوت ہوتا ہے اسی حالت میں قبر سے نکالا جائے گا حتیٰ کہ لوطی کو جب نکالا جائے گا تو اس نے اپنا آلہ تناسل اپنے دوست کی جائے پاخانہ پر رکھا ہوگا یہ دونوں قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بے حد شرمندہ ہو رہے ہوں گے۔

(فائدہ) قیامت میں ہر شخص اپنے اپنے حال میں مستغرق ہوگا کسی کی کسی حالت سے کوئی شہوت نہ ہوگی بلکہ اپنے انجام کی فکر ہوگی۔

باب 30

گناہوں کی سزاؤں سے بچنے کی ضرورت

یہ جاننا چاہئے کہ گناہوں کی سزائیں مختلف ہوتی رہتی ہیں کبھی تو آدمی ان میں فوراً پھنس کر گرفتار ہو جاتا ہے اور کبھی دیر سے، کبھی ان کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے کبھی دیر تک مخفی رہتا ہے۔

سب سے ہلکی سزا وہ ہے جس کو سزا پانے والا محسوس نہ کر سکے اور سب سے خطرناک سزا یہ ہے کہ بندہ سے ایمان و معرفت خداوندی چھن جائے اور اس سے کم درجہ کی سزا یہ ہے کہ دل مردہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کی لذت نہ ہوتی ہو، اور بندہ کا حرص گناہ پر تیز ہو جائے۔ قرآن بھول جائے، استغفار کو کوئی اہمیت نہ دے۔

کبھی تو باطن کی سزا آہستہ سے تاریکی پھیلاتی ہے حتیٰ کہ دل کے افق تک چھا جاتی ہے اور اس کی بصیرت اندھی ہو جاتی ہے۔

اور سب سے ہلکی سزا وہ ہے جو دنیا میں بدن پر پڑے۔ چنانچہ کبھی بدنگاہی کی سزا نظر پر بھی پڑتی ہے۔ پس جو شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے نفس کو عذاب خداوندی کا مستحق جاننے لگے اس پر ضروری ہے کہ وہ عذاب کے نازل ہونے سے پہلے سچی توبہ کر لے تاکہ اس کی یہ توبہ آنے والے عذاب کو ٹال لے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

(حدیث) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

البر لایبلی والاثم لاینسی والدیان لا ینام فکن کما شئت کماتدین تدان. (81)

(ترجمہ) نیکی کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ کبھی نہیں بھلایا جاتا، بدلہ دینے والا (اللہ تعالیٰ) کبھی نہیں سوتا تو جو چاہے کرلے (دنیا میں تجھے اچھا یا برا سب کرنے کا اختیار ہے) جیسا (عمل) کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا (اگر نیک عمل کئے تو نیک اجر ملے گا اگر برے عمل کئے تو خطرناک سزا ملے گی)۔

ایک گناہ پر چالیس سال کے بعد بھی غم

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بہت غمگین ہوئے تو ان سے عرض کیا گیا کہ اے ابوبکر یہ غم کس بات کا ہے؟ فرمایا:

یہ غم اس گناہ کا ہے جو میں نے آج سے چالیس سال پہلے کیا تھا۔

ہم اس شخص کا واقعہ پہلے ذکر کر آئے ہیں جس نے ایک لڑکے کی طرف نظر گناہ سے دیکھا تھا تو اس کا حفظ شدہ قرآن پاک چالیس سال کے بعد بھول گیا تھا۔

عورت کی کلائی سے مرد کی کلائی چپک گئی

حضرت علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ اس کو عورت کی کلائی چمکتی ہوئی نظر آئی تو اس نے لذت لینے کیلئے اپنی کلائی اس کی کلائی پر رکھ دی اور ان دونوں کی کلائیاں آپس میں چپک گئیں۔ تو وہ شخص ایک بزرگ کے پاس گیا (اور اپنا واقعہ بتایا) تو بزرگ نے فرمایا تم

---

(81) حدیث مرسل: أبو قلابة - بکسر القاف- واسمه عبد الله بن زید، تابعي ثقة فاضل، کثیر الإرسال- التقریب (۳۳۳۳)، والمرسل، ضعیف۔

واپس اسی جگہ پر جاؤ جہاں پر تم نے یہ گناہ کیا ہے اور رب البیت سے وعدہ کرو کہ تم دوبارہ یہ حرکت نہ کرو گے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس کو نجات مل گئی۔

شکلیں بدل گئیں

حضرت ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اساف اور نائلہ ایک مرد اور عورت تھے یہ شام سے بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے دوران طواف ایک دوسرے کا بوسہ لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں بگاڑ کر پتھر کر دیئے اور یہ مسجد حرام ہی میں رہے حتیٰ کہ اسلام ظاہر ہوا اور ان کو نکال باہر کیا گیا۔

باب 31

توبہ اور استغفار کی ترغیب

حضورؐ روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتے تھے

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الناس توبو الی ربکم فانی اتوب الیہ فی الیوم مائة مرة.(۸۲)

(ترجمہ) اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو کیونکہ میں اس کے سامنے روزانہ (گناہوں سے معصوم ہونے کے باوجود) سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

سید الاستغفار اور اس کی فضیلت

(حدیث) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ماستطعت اعوذبک من شر ما صنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء لک بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت.

---

(۸۲) رواہ مسلم (۲۷۰۲/٤٢)، وأحمد في المسند (١٧٣٩ - ١٧٣٩٤)۔

(ترجمہ) اے اللہ آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جتنا مجھ میں ہمت ہے، میں نے جو کیا ہے اس کے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، آپ کی جو مجھ پر نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، آپ مجھے بخش دیں کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات سید الاستغفار ہیں جو شخص ان کو صبح ہونے کے بعد ایمان و یقین کے ساتھ پڑھے گا اور اس دن میں فوت ہوگا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ اور جو شخص ان کو شام ہونے کے بعد ایمان و یقین کے ساتھ پڑھے گا اور اس رات میں اس کا انتقال ہوگا تو بھی وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ (بخاری شریف)۔ (۸۳)

ابلیس کا چیلنج اور اللہ تعالیٰ کا جواب

(حدیث) حضرت عمرو بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

ان ابليس قال لربه عزوجل : بعزتك وجلالك لا ابرح اغوى بنى آدم مادامت الارواح فيهم، فقال له ربه عزوجل فبعزتى وجلالى لاابرح اغفرلهم ما استغفرونى. (۸۴)

(ترجمہ) ابلیس نے رب العزت سے عرض کیا مجھے تیرے غلبہ اور جلال

---

(۸۳) رواه البخاري (٦٣٠٦) و (٦٣٢٣)، والترمذي (٣٣٩٣)، والنسائي (٥٥٢٢)، وأحمد في المسند (١٦٦٦٢-١٦٦٨١)۔

(٨٤) حديث صحيح رواته كلهم ثقات۔ رواه أحمد (١٠٨٥١-١٠٩٧٤-٢٧٢٦٢٧)۔

کی قسم! میں انسانوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے اجسام میں موجود رہیں گی۔ تو اللہ جل شانہ نے جواب ارشاد فرمایا مجھے بھی اپنے غلبہ اور جلال کی قسم! میں بھی ان کی بخشش کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔

سیاہ وسفید اعمالنامہ

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے اعمال (آسمانوں پر) اٹھالئے جاتے ہیں۔ جب ایسا کوئی اعمالنامہ اٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار بھی شامل ہوتو وہ سفید شکل میں اٹھتا ہے۔ اور جب وہ اعمالنامہ اٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار موجود نہیں ہوتا تو وہ سیاہ شکل میں اٹھتا ہے۔

رونے کا گناہوں پر اثر

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گناہ پر رونا گناہوں کو اس طرح سے جھاڑ دیتا ہے جس طرح سے ہوا خشک پتوں کو (درختوں سے) جھاڑ دیتی ہے۔

رونے والے کے گناہوں کو محافظ فرشتے بھول جاتے ہیں

حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے، اس کی حفاظت کرنے والے، اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔

تیس سال تک گناہوں پر روتے رہے

حضرت مضر بن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحجاج جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک دن حاضر ہوا اور ان سے بات کرنا چاہی مگر انہوں نے مجھ

سے بات نہ کی۔ میں نے ان سے عرض کیا آپ کو کیا حرج ہوگا اگر آپ کے پاس کوئی علم کی بات ہو اور مجھے بتادیں تو؟ انہوں نے مجھے فرمایا:

تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے؟

میں نے کہا جی ہاں۔

فرمایا:

اس کو تیرے اعمالنامہ میں لکھ کر اللہ جل شانہ کے حضور پیش کیا گیا ہے؟

میں نے عرض کیا جی ہاں (پیش کیا گیا)۔

فرمایا:

کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے؟

میں نے عرض کیا (مجھے علم) نہیں ہے۔

تو فرمایا پھر یہاں کیوں (آرام سے) بیٹھے ہو اور کیوں خاموش ہو روتے کیوں نہیں؟ جاؤ اپنی زندگی کے تمام دن اپنے نفس پر رونے میں گذارو حتیٰ کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیرے گناہ کا کیا حال ہے (کیا وہ بخش دیا گیا ہے یا نہیں) حضرت عبداللہ بن سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت مضر رحمۃ اللہ علیہ خوف کے مارے تیس سال تک روتے رہے حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا (رحمۃ اللہ علیہ وقدس اللہ اسرارہ)۔

باب 32

خدا یاد آنے سے گناہ سے کنارہ کش ہونے والوں کا ثواب

آخرت کا ثواب

ارشاد خداوندی:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

(ترجمہ) جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے خوفزدہ ہو گیا اس کے لئے دو جنتیں ہوں گی۔ (الرحمٰن:۴۶)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ دو جنتیں اس شخص کو عطاء فرمائی جائیں گی جس نے گناہ کا ارادہ کیا پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے خوف سے گناہ کرنے سے رک گیا۔

اور حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے والد مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ گناہوں سے بچنے میں سبقت کرنے والوں کے لئے سونے کی دو جنتیں ہوں گے اور گناہوں سے بچنے والوں کی اقتداء میں گناہوں سے بچنے والوں کے لئے چاندی کی دو جنتیں ہوں گی۔

اللہ کے عرش کے سایہ میں

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سبعة يظلهم الله عزوجل في ظله يوم لاظل الاظله: الا مام العادل، وشاب نشأفي عبادة الله عزوجل، ورجل قلبه معلق بالمساجد، ورجلان تحابافي الله عزوجل اجتمعا عليه و تفرقا عليه، ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتي لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله عزوجل خاليا ففاضت عيناه ،ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال الى نفسها فقال انى اخاف الله (بخاری، مسلم)۔ (۸۵)

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں اس دن جگہ دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔(۱) عادل حکمران (۲) وہ جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد سے وابستہ ہو (۴) وہ دو آدمی جو آپس میں صرف اللہ کی خاطر محبت رکھتے ہوں اسی کی محبت حاصل کرنے کو جمع ہوں اور اس کی محبت میں الگ ہوں (۵) وہ آدمی جو چھپا کر صدقہ کرے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا اور کتنا خرچ کیا (۶) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے (۷) وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال والی عورت نے اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا میں (اس بارہ میں) اللہ جل شانہ سے ڈرتا ہوں۔

---

(۸۵) رواه البخاري (٦٦٠) و (١٤٢٣)، ومسلم (١٠٣١)، والترمذي (٢٣٩١)، والنسائي (٥٣٨٠)، ومالك في الموطأ(١٧٧٧)، وأحمد في المسند (٩٣٧٣)۔

پاکدامنی کا انعام

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے کے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

ومن قدر علی امراۃ او جاریۃ حراما فترکھا مخافۃ منہ، امنہ اللہ یوم الفزع الاکبر وحرمہ علی النار وادخلہ الجنۃ. (۸۶)

(ترجمہ) جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر گناہ کی قدرت پائی اور اس کو خدا کے خوف سے چھوڑ دیا (یعنی گناہ کرنے سے باز آ گیا) تو اس کو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ کے دن میں امن نصیب کریں گے۔ اس پر دوزخ کو حرام کر دیں گے اور جنت میں داخل فرما دیں گے۔

دوسرا انعام

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنات النعیم، جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان ہیں ان میں خوبصورت لڑکیاں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا ان جنات النعیم میں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا:

وہ لوگ جنہوں نے گناہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میری (یعنی اللہ کی) عظمت کا لحاظ کیا (اور گناہ نہ کیا) اور وہ لوگ جن کی کمر اللہ کے خوف سے دوہری ہو گئی۔

۔ مجھے اپنے غلبہ قدرت کی قسم ہے میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں جب اپنی وجہ سے بھوکوں پیاسوں کو دیکھتا ہوں تو ان سے عذاب ہٹا لیتا ہوں۔

---

(۸۶) حدیث موضوع۔ فیہ: داود بن المحبّر، ومیسرۃ بن عبد ربہ، وکلاھما ممن رُمي بوضع الحدیث۔

اللہ تعالیٰ کا افضل ذکر

حضرت میمون (بن مہران رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ کا زبان سے ذکر کرنا تو خوب ہے مگر (۲) اس سے افضل ذکر یہ ہے کہ انسان اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے گناہ کرنے سے رک جائے جب وہ گناہ میں مبتلا ہونے لگا ہو۔

صدقِ ایمان کی نشانی

حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آدمی کے ایمان کی سچائی اور قبولیت میں سے ہے کہ آدمی کو کسی خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی کا موقعہ ملے اور وہ محض اللہ تعالیٰ سے خوف کی وجہ سے رک جائے (گناہ نہ کرے)۔

باب 33

بدکاری پر قدرت کے باوجود باز رہنے والوں کی حکایات

عظیم حکایت:

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ

تین آدمی سفر کر رہے تھے ان کو بارش نے گھیر لیا اور وہ پہاڑ کی ایک غار میں پناہ گزین ہوئے اور ان کی غار کے دھانے پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور ان کا راستہ بند کر دیا۔ تو انہوں نے آپس میں کہا تم اپنے نیک اعمال میں غور کر جو تم نے خالص اللہ کو راضی کرنے کے لئے کیے شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدولت اس چٹان کو ہم سے ہٹا دے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ! میرے دو بوڑھے والدین تھے اور ایک ننھی سی بیٹی تھی میں ان کی دیکھ بھال اور ضروریات کی کفالت کرتا تھا جب میں ان کے پاس پہنچتا اور دودھ دوہتا تو اپنی بیٹی سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن وہ درخت دور تھا (جہاں میں بکریاں چرانے کے لئے گیا تھا) تو میں شام ڈھلے وہاں پہنچا تو والدین کو سوتا ہوا پایا۔ تو میں نے اسی طرح سے دودھ دوہا جیسا کہ پہلے دوہا کرتا تھا پھر اس کو لے کر اپنے والدین کے سرہانے

کھڑا رہا، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا تھا کہ ان کو بیدار کروں
اور یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ ان سے پہلے بچی کو دیدوں جبکہ
میری بچی میرے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو رہی تھی لیکن میں
اپنے اسی حال میں بدستور (انتظار میں) کھڑا رہا (کہ بیدار
ہوں گے سب سے پہلے ان کو دودھ پیش کروں گا) یہاں تک
کہ اسی انتظار میں صبح ہوگئی۔

اے اللہ! اگر آپ کو معلوم ہے کہ یہ میں نے صرف تیری رضا کے لئے ایسا کیا تھا تو ہمارے لئے اتنا چٹان ہٹا دے۔ جس سے ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں۔
تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کچھ کشادگی کر دی جس سے ان کو آسمان نظر آنے لگ گیا۔ پھر دوسرے شخص نے کہا کہ

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جسے میں اتنا زیادہ چاہتا تھا
جتنا کہ مرد عورتوں کو زیادہ سے زیادہ چاہتے ہیں۔ میں نے اس
سے ایک دن مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ
میں اس کے پاس سو دینار (سونے کی سو اشرفیاں) لے جاؤں
تو میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور ان کو لے کر اس
کے پاس گیا۔ جب میں اس کے پاس بیٹھا تو اس نے کہا اے
خدا کے بندے! اللہ سے ڈر انگوٹھی کو اس کے حق کے بغیر نہ
کھول۔ تو میں (یہ جواب سن کر) اٹھ گیا۔

اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو آپ اس کو ہم سے کشادہ کریں۔ چنانچہ وہ ان سے کشادہ ہوگیا (لیکن ابھی وہ اس سے باہر نہیں جا سکتے تھے)۔
تیسرے نے کہا

میں نے درخت لگانے کے لئے ایک مزدور رکھا جب اس نے اپنا کام پورا کیا تو کہا میرا حق مجھے دیدو تو میں نے اس کی مزدوری اس کو دینی چاہی تو اس نے اس کو وصول نہ کیا بلکہ چلا گیا۔ مگر میں اس کی مزدوری کو بڑھاتا تھا (یعنی اس کی اجرت کے پیسوں کو کاروبار میں لگادیا) حتیٰ کہ میں نے اس کے پیسوں سے ایک گائے اور چرواہے کو دستیاب کیا۔ پھر وہ (ایک عرصہ کے بعد) میرے پاس آیا اور کہا تم اللہ سے ڈرو مجھ پر ظلم نہ کرو مجھے میرا حق دیدو؟ تو میں نے کہا جاؤ اس گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا (اللہ سے ڈرو) مجھ سے مذاق مت کرو، میں نے کہا میں تم سے مذاق نہیں کررہا یہ گائے اور اس کا چرواہا تم لے جاؤ تو اس نے اس کو پکڑا اور چلتا بنا۔

اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام آپ کی خاطر کیا ہے تو (جتنا حصہ چٹان کا ابھی غار کے منہ پر ہے) سب ہٹادے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے وہ تمام چٹان ہٹادی۔ (۸۷)

---

(۸۷) قلت: لقد ورد الحديث عن ابن عمر من طرق:- فرواه من طريق موسى بن عقبة، عن نافع عن ابن عمر نحوه: البخاري (۲۲۱۵) و (۲۳۳۳)، ومسلم (۲۷۴۳)، والنسائي في كتاب الرقائق، من سننه الكبرى، كما في تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف ۲۳٦/٦ للحافظ المزي۔- ورواه من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، عن نافع، عن ابن عمر نحوه: البخاري (۵۹۷۴)۔ قلت: وسيأتي من كلام المصنف عزوه للحديث من هذا الطريق لمسلم، ولم أجده عنده، فلعل ذلك كان في نسخته من الصحيح، والله أعلم۔- ورواه من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر نحوه: البخاري (۳٤٦۵)، ومسلم (۲۷۴۳)۔- ورواه من طريق محمد بن مسلم بن شهاب الزهري، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه عبد الله بن عمر نحوه: البخاري (۲۲۷۲)، ومسلم (۲۷۴۳)۔ وانظر روايات =

حکایت نمبر۲:

- حدیث -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے ایک دو مرتبہ نہیں سنی بلکہ سات بار سے بھی زیادہ دفعہ سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی قوم میں ایک کفل نامی شخص تھا وہ کسی گناہ سے نہ چوکتا تھا (یعنی ہر گناہ کر گزرتا تھا) ایک مرتبہ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اس کو ساٹھ دینار گناہ کرانے کے دیئے۔ پھر جب یہ اس طرح سے بیٹھا جیسے مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ کیا میں نے تمہیں اس پر مجبور کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو میں نے کبھی بھی نہیں کیا مگر (آج) اس پر مجھے ایک مجبوری نے مجبور کیا ہے۔ تو اس جوان نے کہا کیا تو یہ کام کر رہی ہے جبکہ تو نے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا۔ پھر وہ شخص ہٹ گیا اور کہا تم چلی جاؤ اور یہ دینار بھی تجھے بخشے۔ پھر اس شخص نے کہا اللہ کی قسم اب کفل کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات کو فوت ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا (قد غفر الله للكفل) (۸۸) اللہ نے کفل کی مغفرت کر دی (امام ترمذی فرماتے کہ یہ حدیث حسن ہے)۔

=أخرى لهذا الحديث وفوائده في فتح الباري ٦/٥٠٩ - ٥١٠۔

(۸۸) حديث ضعيف۔ رواه الترمذي (٢٤٩٦)، والحاكم في المستدرك ٢٥٤/٤ - ١٢٥٥، وابن حبان في صحيحه، موارد الظمآن (٢٤٥٣)، وذكره ابن قدامة المقدسي في كتاب التوابين ص ١٠٨، طبع دار الكتاب العربي، وقال الترمذي: "هذا حديث حسن"، وقال الحاكم: "هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرّجاه" ووافقه الذهبي، قلت: بل فيه سعد مولى طلحة، ويقال: سعيد، ويقال: طلحة مولى سعد: مجهول۔ كما قال الحافظ ابن حجر في التقريب ٢٩٠/١ ـ فالإسناد ضعيف۔

حکایت نمبر ۱۳:

فاحشہ نے کیسے توبہ کی؟

حضرت حسن (بصری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ایک فاحشہ عورت تھی دنیا کا تہائی حسن اس کے پاس تھا وہ گناہ کا سو دینار لیتی تھی۔ اس کو ایک عابد نے دیکھا تو حیران ہو گیا اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے سو دینار جمع کیے۔ اور اس فاحشہ عورت کے پاس آ کر کہا تمہارے حسن نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے میں نے اپنے ہاتھ سے محنت کی ہے اور سو دینار جمع کیے ہیں۔ فاحشہ نے کہا یہ میرے وکیل کو دیدو تا کہ وہ ان کو پرکھ لے اور ان کا وزن کر لے۔ چنانچہ عابد نے وہ دینار اس کے وکیل کو دیئے پھر فاحشہ عورت نے اپنے وکیل سے پوچھا کیا تم نے اس سے دینار اچھی طرح سے دیکھ بھال کر وصول کر لئے۔ اس نے کہا جی ہاں تو فاحشہ نے عابد کو کہا اندر آ جاؤ۔ اس عورت کا حسن و جمال اتنا زیادہ تھا جس کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اس فاحشہ کا گھر بڑا دلکش تھا اور اس کا پلنگ سونے کا بنا ہوا تھا۔ جب فاحشہ نے قریب بلایا اور وہ خیانت کی جگہ پر بیٹھا تو اللہ کے سامنے پیشی کا خوف آ گیا اور اس سے کانپ گیا۔ اس کی شہوت مر گئی اور کہا مجھے چھوڑ دے میں واپس جاؤں گا یہ دینار بھی تیرے (میں یہ واپس نہیں لوں گا) اس رنڈی نے کہا تمہیں کیا ہوا تو نے مجھے دیکھا، میں تجھے اچھی لگی پھر تو نے بڑی محنت مشقت سے سو دینار جمع کیے پھر جب قادر ہوا تو یہ کیا کیا؟

اس عابد نے کہا کہ میں اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا ہوں اس لئے میرا عیش کڑوا ہو گیا ہے تو اس فاحشہ نے کہا کہ اگر تو اس بات میں سچا ہے تو میرا خاوند تیرے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

عابد نے کہا مجھے چھوڑ دے میں جانا چاہتا ہوں۔ عورت نے کہا میں آپ کو نہیں جانے دوں گی مگر اس شرط پر کہ آپ میرے ساتھ شادی کر لیں۔ عابد نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں یہاں سے نکل نہ جاؤں۔

عورت نے کہا کہ تو پھر آپ کے ذمہ رہا کہ اگر میں آپ کے پاس آؤں تو آپ میرے ساتھ شادی کرلیں گے۔ عابد نے کہا ٹھیک ہے۔

پھر اس عابد نے منہ چھپایا اور اپنے شہر کو نکل کھڑا ہوا۔ اور وہ فاحشہ بھی دنیا کی بدکاریوں سے شرمندہ ہو کر اس کے پیچھے پیچھے نکل کھڑی ہوئی حتیٰ کہ وہ بھی اس عابد کے شہر میں جا پہنچی اور عابد کے نام اور گھر کا پتہ معلوم کیا جو اس کو بتلا دیا گیا (تو جب یہ عابد تک پہنچی) اور عابد کو (اس عورت کے بارہ میں بتلایا گیا کہ) شہزادی آئی ہے اور آپ کا پوچھتی ہے۔ تو جب عابد نے اس کو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

اور اس کی بانہوں میں گر پڑا۔ تو عورت نے کہا کہ یہ تو ہاتھوں سے گیا کوئی اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ اس کا ایک بھائی ہے جو فقیر آدمی ہے تو عورت نے اس سے کہا کہ تم سے شادی کروں گی تمہارے بھائی سے محبت ہونے کی وجہ سے۔ چنانچہ اس نے اس سے شادی کرلی اور اس کے سات بیٹے پیدا ہوئے (اور سب کے سب نیک صالح ہوئے)۔

حکایت نمبر۴:

زنا کے لئے نکلنے والے پاؤں کی عبرتناک سزا

ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے ایک مرتبہ اس سے جھانک کر دیکھا تو اس کو ایک عورت نظر آئی اور اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا اور اپنا ایک پاؤں اپنے عبادت خانہ سے نکالا تھا کہ اس کے پاس جائے۔ لیکن جب ہی اس نے اپنا پاؤں نکالا اس پر عصمت غالب آگئی اور سعادت نے ہاتھوں میں لے لیا تو راہب نے کہا اے نفس یہ پاؤں عبادت خانہ سے اس لئے نکلا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے اور عورت کے پاس جائے پھر وہ میرے ساتھ میرے عبادت خانہ میں بھی رہے اللہ کی قسم یہ کبھی نہیں ہوگا۔ پھر اس نے اس پاؤں کو عبادت خانہ سے باہر ہی رکھا جس پر برف باری بھی ہوتی تھی اور بارشیں بھی، دھوپ بھی لگتی تھی اور

ہوائیں بھی حتیٰ کہ وہ پاؤں ٹوٹ گیا اور جسم سے جھڑ کر گر گیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی تعریف اپنی کسی کتاب میں نازل فرمائی۔(۸۹)

حکایت نمبر ۵:

ہاتھ جلا ڈالے مگر زنا نہ کیا

بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ تو ایک گمراہوں کا ٹولہ ایک کنجری کے پاس آیا اور اس سے کہا تم کسی نہ کسی طریقہ سے اس عابد کو بھٹکا دو۔ چنانچہ وہ فاحشہ عورت عابد کے پاس بارش والی اندھیری رات میں آئی اور اس کو پکارا تو عابد نے اس کو جھانک کر دیکھا تو عورت نے کہا اے خدا کے بندے مجھے اپنے پاس پناہ دے۔ لیکن عابد نے اس کی پرواہ نہ کی اور اپنی نماز میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ اس کا دیا جل رہا تھا۔ اس لونڈی نے پھر کہا اے اللہ کے بندے مجھے اپنے پاس پناہ دیدے تم بارش اور اندھیری رات کو نہیں دیکھتے وہ یہی کہتی رہی حتیٰ کہ عابد نے اس کو پناہ دیدی اور اس طرح سے وہ عابد کے قریب ہی لیٹ گئی اور اپنے بدن کی خوبصورتیاں دکھانے لگ گئی یہاں تک کہ عابد کا نفس اس کی طرف مائل ہو گیا۔ تو عابد نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ یہ دیکھ لے کہ آگ پر کتنا صبر کر سکتا ہے۔ پھر وہ چراغ یا لالٹین کی طرف گیا اور اپنی انگلی اس پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ جل گئی۔ پھر وہ اپنی نماز کی طرف لوٹ آیا لیکن اس کے نفس نے پھر پکارا تو یہ پھر چراغ کی طرف گیا اور ایک انگلی رکھ کر جلا ڈالی پھر اسی طرح سے اس کا نفس اس کی خواہش کرتا رہا اور وہ چراغ کی طرف لوٹتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا ڈالیں جس کو وہ عورت دیکھ رہی تھی پھر اس نے ایک چیخ ماری اور مرگئی۔ (یہ واقعہ

---

(۸۹) انظر کتاب التوابین لابن قدامة ص ۱۱۳-۱۱۴۔

ہماری کتاب ''آنسوؤں کا سمندر'' صفحہ نمبر ۲۰۳ پر تفصیل سے ملاحظہ کریں)۔

شہزادی کی دعوت گناہ سے بچنے والے کی شان

روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھے جن کے حسن کا ہم پلہ اس زمانہ میں کوئی نہ تھا یہ پٹاریاں بیچا کرتے تھے۔ ایک دن وہ پٹاریاں لئے گھوم رہے تھے کہ ایک عورت کسی بادشاہ کے یہاں سے نکلی جب اسے دیکھا تو دوڑی ہوئی اندر گئی اور بادشاہ زادی سے کہا کہ میں نے ایک جوان کو پٹاریاں بیچتے ہوئے دروازہ پر دیکھا ہے ایسا خوبصورت آدمی کبھی نظر نہیں آیا۔ شہزادی نے کہا اسے بلا لاؤ اس نے باہر نکل کر اس جوان سے کہا اے جوان اندر آؤ ہم بھی خریدیں گے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر لیا۔ پھر وہ دوسرے دروازہ میں داخل ہوا۔ اسی طرح تین دروازوں میں داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر لیا۔ پھر شہزادی سینہ اور چہرہ کھولے ہوئے اس کے سامنے آئی۔ اس جوان نے کہا کہ اپنی ضرورت کی چیز خرید لو تو میں جاؤں اس نے کہا ہم نے اس کے خریدنے کو نہیں بلایا ہے بلکہ اپنے نفس کی حاجت پوری کرنے کو بلایا ہے اس نے کہا خدا سے ڈر۔ اس نے کہا اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو بادشاہ سے کہوں گی کہ تو بدکاری کے ارادہ سے میرے گھر میں گھس آیا تھا۔ اس نے اسے نصیحت کی مگر وہ نہ مانا، پھر اس نے کہا میرے واسطے وضو کے لئے پانی چاہئے۔ کہنے لگی مجھ سے بہانہ نہ کر اور لونڈی سے کہا اس کے واسطے چھت پر وضو کا پانی رکھ دو جہاں سے یہ کسی طرح بھاگ نہ سکے۔ وہ چھت زمین سے چالیس گز اونچی تھی۔ جب اوپر پہنچا تو کہنے لگا

اے اللہ مجھے برے کام پر مجبور کیا جاتا ہے لیکن میں اپنے آپ کو یہاں سے گرا دینا ارتکاب گناہ سے اچھا جانتا ہوں۔ پھر بسم اللہ کہہ کر چھت سے کود پڑا

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو بازو پکڑ کر زمین پر کھڑا کر دیا اسے کچھ تکلیف نہ ہونے پائی، پھر دعا کی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بغیر اس تجارت کے بھی روزی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس سونے کی ایک تھیلی بھیجی۔ اس نے اس میں سے جتنا اس کے کپڑے میں سمایا لے لیا۔ پھر کہا الٰہی اگر یہ میری دنیا کی روزی ہے تو اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر اس کے بدلے میں میرا اخروی ثواب کم ہو جائے گا تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آواز دی گئی کہ یہ ایک جز ہے اس صبر کا جس کو تو نے چھت پر سے گرتے وقت اختیار کیا تھا۔

تو اس نے کہا اے اللہ میرا اخروی ثواب گھٹانے والی چیز مجھے بالکل درکار نہیں ہے۔ چنانچہ وہ سونا اس سے پھیر لیا گیا اور شیطان سے کہا گیا کہ تو نے اسے چھت پر سے گرتے وقت کیوں نہ بہکایا۔ کہنے لگا میں ایسے شخص کو کیونکر بہکاتا جس نے اللہ کے واسطے اپنی جان خرچ کر دی۔ خدا ان پر رحم کرے اور ہمیں ان کی برکت سے مستفیض کرے۔

حکایت نمبر ۷:

بڑھیا اور عورت کا مکر اور اللہ کی حفاظت

حضرت حسین بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ قصہ پہنچا ہے کہ مدینہ میں ایک جوان تمام نمازوں میں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ شریک ہوتا تھا جب یہ شخص غائب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو تلاش کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی ایک عورت اس پر عاشق ہوگئی اس نے اپنی کسی عورت سے اس کا ذکر کیا تو اس نے کہا کیا میں تیرے اس جوان کو تمہارے پاس لے آنے کا کوئی حیلہ نہ کروں؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔

چنانچہ وہ عورت جوان کے راستہ پر بیٹھ گئی جب وہ پاس سے گزرا تو عورت نے کہا میں بوڑھی ہوں میری ایک بکری ہے میں اس کو دوہ نہیں سکتی تم ثواب کماؤ اور اندر

چل کر مجھے دودھ دوہ دو؟ جب وہ جوان داخل ہوا تو وہاں اس کو کوئی بکری نظر نہ آئی تو بڑھیا نے کہا تم گھر میں بیٹھو میں بکری کو ابھی لاتی ہوں جب وہ اندر داخل ہوا تو وہاں دروازہ کے پیچھے ایک عورت کھڑی تھی اس نے پیچھے سے دروازے بند کر دیئے۔

جب جوان نے یہ دیکھا تو گھر میں محراب کی جگہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ عورت نے اس سے گناہ کا تقاضا کیا مگر جوان نے انکار کیا اور کہا اے عورت! اللہ سے ڈرو پھر بھی عورت باز نہ آئی اور اس کی بات کی طرف متوجہ نہ ہوئی جب اس نے پکا انکار کر دیا تو عورت نے چلانا شروع کر دیا تو لوگ جمع ہو گئے عورت نے ان سے کہا یہ شخص میرے گھر کے اندر گھس آیا اور مجھ سے ناجائز خواہش کرتا ہے تو لوگ اس پر چڑھ گئے اور اس کو مار مار کر باندھ دیا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھی تو اس جوان کو نہ پایا ابھی وہ اسی کی فکر میں تھے کہ لوگ اس کو باندھ کر آپ کے پاس لائے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہا اے اللہ! میرا درست گمان اس کے حق میں غلط نہ کرنا۔

پھر ان سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے (اس کو کیوں باندھ کر لائے ہو؟) انہوں نے بتایا کہ ایک عورت نے رات کے وقت فریاد کی جب ہم اس کے پاس پہنچے تو اس جوان کو اس کے پاس دیکھا تو ہم نے اس کو مارا بھی ہے اور باندھا بھی ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جوان سے فرمایا تم مجھ سے اپنی بات درست درست بیان کر دو تو اس نے اپنا قصہ بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ اس کو بڑھیا کیا کہہ کر لے گئی تھی۔ تو حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کیا تم اس بڑھیا کو جانتے ہو؟ عرض کیا اگر وہ سامنے آجائے تو جان لوں گا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پڑوسیوں کی عورتوں اور بوڑھیوں کی طرف حکم روانہ کیا جب وہ سب آگئیں تو ان کو اس جوان کے سامنے پیش کیا وہ جوان کسی کو نہیں پہچان رہا تھا حتیٰ کہ وہ بڑھیا پاس سے گزرنے لگی تو جوان نے پکار کر کہا

یہی بڑھیا ہے اے امیر المومنین۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر اپنا درہ اٹھا کر فرمایا میرے سامنے سچ سچ بول دو تو اس نے تمام قصہ اسی طرح سے سنایا جس طرح سے جوان نے سنایا تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الحمد الله الذی جعل فینا شبیه یوسف علیه السلام.

(ترجمہ) تمام تعریفات اسی اللہ کی ہیں جس نے ہم میں حضرت یوسف علیہ السلام کی شبیہ پیدا فرمائی۔

یعنی پاکدامن جوان پیدا کیا جو زلیخا کی طرح بھٹکانے والی عورت کے دام فریب سے محفوظ ہو گیا۔

حکایت نمبر ۸:

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ حج کرنے کے ارادہ سے مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے ان کے ساتھ ان کے شاگرد بھی تھے۔ جب یہ مقام '' ابوا '' پر پہنچے تو ایک منزل پر اتر پڑے۔ پھر حضرت سلیمان اپنے ساتھیوں کو لے کر کسی کام کو تشریف لے گئے اور حضرت عطاءؒ اس مکان میں اکیلے نماز پڑھنے میں لگ گئے۔

تو ان کے پاس دیہات کی ایک خوبصورت عورت داخل ہوئی جب حضرت عطاء نے اس کو دیکھا تو یہ سمجھے کہ شاید اسے کوئی کام ہے اس لئے جلدی سے نماز پوری کی اور پوچھا تمہیں کوئی کام ہے؟

کہنے لگی ہاں

فرمایا: کیا کام ہے؟

کہا اٹھ کر میرا تقاضا پورا کر دیں میں اس کے لئے ترس رہی ہوں میرا خاوند

نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا مجھ سے دور ہو جاؤ نہ مجھے دوزخ میں جلاؤ نہ خود کو، اور جب اس کے حسن کو دیکھا تو نفس تو ان کو آمادہ کرتا تھا مگر یہ انکار کر رہے تھے۔

پھر حضرت عطاءؒ نے رونا شروع کر دیا اور ساتھ ہی یہ کہتے جا رہے تھے تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ پھر آپ زور زور سے رونے لگ گئے۔ جب عورت نے دیکھا کہ وہ خوف کے مارے اتنا زور زور سے رو رہے ہیں تو وہ بھی آپ کے سامنے رونے لگ گئی۔

یہ اسی طرح سے رو رہے تھے کہ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آ گئے جب حضرت عطاءؒ کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں اور ایک عورت بھی ان کے سامنے کونے میں بیٹھ کر رو رہی ہے تو ان کو دیکھ کر یہ بھی رونے لگ گئے مگر ان کو اس کا پتہ نہ تھا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ پھر ان کے شاگرد اور ساتھیوں میں سے جو بھی آتا گیا ان کو روتا دیکھ کر رونے لگا۔ ان سے وہ یہ نہیں پوچھتا تھا کہ رونے کیا کیا سبب ہے یہاں تک کہ رونا بہت ہو گیا اور آواز بلند ہو گئی تو جب اس دیہاتن نے یہ دیکھا تو اٹھ کر (چپکے سے) نکل گئی اور ساتھی بھی ادھر ادھر ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت سلیمانؒ نے اپنے بھائی سے اس عورت کا قصہ کبھی نہ پوچھا ان کے مرتبہ اور ہیبت کی وجہ سے کیونکہ وہ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے عمر میں بھی بڑے تھے۔

پھر یہ کسی کام کو مصر تشریف لے گئے اور جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہاں رہے۔ اسی دوران میں حضرت عطاء نے ایک نیند سے اٹھنے کے بعد رونا شروع کر دیا تب حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے بھائی! آپ کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا اس خواب کی وجہ سے جو میں نے اس رات کو دیکھا ہے۔ پوچھا وہ کیا خواب ہے؟

فرمایا کہ میں جب تک زندہ رہوں کسی کو نہ بتانا میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے۔ جو لوگ آپ کی زیارت کر رہے تھے میں بھی ان میں

آپ علیہ السلام کی زیارت کر رہا تھا۔ جب میں نے ان کے حسن کو ملاحظہ کیا تو رونے لگ گیا۔ جب آپ نے مجھے لوگوں میں دیکھا تو فرمایا اے جوان تم کیوں رو رہے ہو؟

میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی میں نے عزیز مصر کی بیوی کو اور اس کے جس حادثہ میں آپ مبتلا ہوئے تھے، پھر جیل بھگتی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی جدائی برداشت کی۔ ان سب کو یاد کر کے رو رہا ہوں اور میں ان (صدموں کے سہنے) پر حیران ہو رہا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مقام ابواء میں اس دیہاتی عورت سے بچنے والے شخص کے کارنامہ پر حیران نہیں ہوئے؟

تو میں سمجھ گیا جس کا آپ نے اشارہ فرمایا تھا تو یہ سن کر میں (خواب میں بھی) رونے لگ اور جب بیدار ہوا تب بھی رو رہا ہوں۔

تو حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے بھائی اس عورت کا کیا قصہ ہے؟

تو حضرت عطاءؒ نے ان کے سامنے وہ قصہ ذکر کیا۔ اور حضرت سلیمانؒ نے اس کی کسی کو اطلاع نہ کی جب تک حضرت عطاءؒ حیات رہے۔ اس کے بعد صرف اپنے گھر کی ایک عورت کو اس کا ذکر کیا۔ پھر یہ واقعہ مدینہ منورہ میں حضرت سلیمان بن یسارؒ کی بھی موت کے بعد مشہور ہوا۔

(فائدہ) یہ قصہ ایک روایت میں حضرت عطاءؒ کی بجائے حضرت سلیمان بن یسارؒ کے بارہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

حکایت نمبر9:

عاشق اور معشوق قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے

قس نامی ایک شخص بہترین عبادت گذار اور نہایت پاکدامن تھا۔ وہ ایک دن قریش کے ایک آدمی کی سلامہ نامی لونڈی کے پاس سے گذرا یہ وہ لونڈی ہے جس کو

یزید بن عبدالملک (بادشاہ) نے اس سے خریدا تھا، اس قس نے اس لونڈی کا گانا سن لیا تو اس سے لینے رک گیا۔ تو اس لونڈی کے مالک نے قس کو دیکھ کر اور اس کے قریب جا کر کہا

''آپ اس کے پاس جا کر کے اس کا گانا نہیں سن لیتے؟''

تو قس نے اس سے انکار کیا لیکن وہ مالک بھی منت سماجت کرتا رہا تو اس نے اس شرط پر منظور کیا کہ تم مجھے ایسی جگہ پر بٹھاؤ جہاں سے نہ میں اس کو دیکھ سکوں اور نہ وہ مجھے دیکھ سکے۔ تو لونڈی کے مالک نے اس شرط کو پورا کیا اور وہ لونڈی آ کر گانے لگی اور قس کو حیران کر دیا۔ پھر اس کے مالک نے کہا کیا آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو آپ کی ملکیت میں دیدوں؟ تو اس نے انکار کیا اور چل دیا۔ لیکن اس کا گانا سنتا رہا حتیٰ کہ اس کو لونڈی سے اور لونڈی کو اس سے عشق ہو گیا اور ان کے عشق کا تمام مکہ والوں میں چرچا ہو گیا۔

ایک دن لونڈی نے اس کو کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ لونڈی نے کہا میں چاہتی ہوں کہ اپنا منہ تمہارے منہ پر رکھوں۔ اس نے بھی کہا کہ میں بھی اللہ کی قسم، یہی چاہتا ہوں لونڈی نے کہا میں چاہتی ہوں اپنا سینہ تمہارے سینے سے لگاؤں اور اپنا پیٹ تمہارے پیٹ کے ساتھ۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ لونڈی نے کہا پھر تمہیں کس نے روکا ہے؟ اللہ کی قسم یہی تو محبت کا موقع ہے تو قس نے جواب دیا میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿٦٧﴾

(ترجمہ) متقی دوستوں کے علاوہ دنیا کے سب دوست قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

(الزخرف:۶۷)

میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تمہاری اور میری دوستی قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے۔لونڈی نے کہا ارے تم یہ نہیں جانتے کہ تیرا اور میرا رب ہمیں قبول نہ کرے گا جب ہم توبہ کرلیں گے۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن مجھے اس کا اطمینان نہیں ہے کہ مجھے اچانک موت نہ آجائے۔

پھر وہ اٹھ گیا جب کہ اس کی آنکھیں آنسو بہارہی تھیں۔ اس کے بعد وہ کبھی بھی اس لونڈی کے پاس نہ گیا اور اپنی سابقہ عبادت کی حالت میں لوٹ آیا جیسا کہ وہ پہلے بہت زیادہ عبادت کیا کرتا تھا۔

حکایت نمبر ۱:

دو گناہگاروں کو رحمت خداوندی نے کیسے بچایا؟

قبیلہ مزینہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرب کی ایک خوبصورت باکمال لونڈی سے عشق کیا۔ میری ان دنوں میں یہ حالت تھی کہ میں جس گناہ کا ارادہ کرتا تھا اس کے کرنے میں گھبراتا نہیں تھا چنانچہ میں اس کے پاس پیغام بھیجتا رہا اور وہ میرے پاس پیغام بھیجتی رہی۔ جب بہت دن گزر گئے تو میں نے اس کو یہ پیغام روانہ کیا کہ اب ملاقات کے علاوہ کوئی چیز اہم نہیں ہے۔تو اس نے وعدہ بھیجا اور میں نے بھی جواب میں ایک رات کو اور اس میں ملاقات کی جگہ کو طے کردیا۔ جب وہ رات آئی تو میں بھی روانہ ہوا اور وہ بھی۔ پھر ہم نے ملاقات کی اور میں اس سے محبت کا اظہار کرنے لگا۔

ہم اسی طرح سے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بوڑھا ہمارے سامنے آکر رکا ہمیں سلام کیا اور پوچھا آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی کام ہے۔

اس نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟

میں نے کہا میرے گھر کی ہے۔

کہا سبحان اللہ! تم اس کو ایسے وقت میں (گھر سے باہر) نکال کر لاتے ہو؟

میں نے کہا کوئی مجبوری پیش آ گئی تھی اس نے مجھے کہا" ارے سن! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ (الجاثیہ:۲۱)

(ترجمہ) یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جنہوں نے ایمان اور نیک عمل اختیار کیا کہ ان سب کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو جائے گا۔ یہ لوگ (بہت) برا حکم لگاتے ہیں۔

پھر اس بوڑھے نے کہا ارے میاں تم بدکاریوں کے ارتکاب سے باز آ جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس سے اس کے عمل کے متعلق حساب لینے والا ہے۔ پس تو خود کو اس احتساب کے وقت شرمندہ ہونے سے بچا لے جب تیرا کوئی عذر معذرت نہ چل سکے گا۔ پھر اس بوڑھے نے کہا تم دونوں اٹھ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں برکت دے (یعنی تمہیں گناہ سے بچائے)۔ تو ہم اٹھ گئے اور حیاء اور ہیبت کی شدت سے میں ایک قدم چلنے پر بھی قادر نہ ہو رہا تھا۔ جب میں منہ پھیر کر رخصت ہونے لگا تو اس نے کہا جو میں نے نصیحت کی ہے اس کا لحاظ رکھنا کیونکہ وہ ذات تمہارے ساتھ ہے اور تجھے دیکھ رہی ہے چاہے تم کہیں بھی ہو۔

پھر چلا گیا، میں نے اس سے سنا وہ یہ دعا دے رہا تھا

اللھم اعصمھما حتی لایعصیاک.

(ترجمہ) اے اللہ ان دونوں کی حفاظت فرماتا رہ تاکہ یہ تیری نافرمانی نہ کر سکیں۔

اس کی اس دعا کی برکت سے ایسا ہوا کہ گویا کہ میرے دل میں جو خباثت تھی

سب دفعہ ہو چکی تھی اور میں نے اس سے مکمل طور پر قطع تعلق کرنے کا عہد کر لیا تھا۔ پھر جب اس کا قاصد میرے پاس سلام لے کر آیا تو میں نے اس کو کہا آج کے بعد تم میرے پاس کبھی نہ آنا۔ جب اس کے قاصد نے اس کا یہ پیغام پہنچایا تو اس لونڈی نے یہ شعر لکھ کر میرے پاس روانہ کئے ؎

انـی تـوهـمـت امـراً لا احـقـقـه
وربـمـا كـان بـعـض الـظن تغريرا

فـان يـكـن مـاظننت اليوم يا سكني
حـقـا فـقـد طال تعذيبي و تفكيري

(ترجمہ)

(۱) مجھے ایک خدشہ ہے جس کو میں یقین کا درجہ نہیں دیتی کیونکہ کچھ بدگمانیاں دھوکا ہوتی ہیں۔

(۲) اے میری راحت! میں نے آج (تیرے فراق کا جو گمان کیا ہے اگر وہ درست ہے

تو جب میری مصیبت اور پریشانی طویل ہوگئی ہے۔

تو جب میں نے ان اشعار کو پڑھا تو اس کی طرف یہ شعر لکھ کر روانہ کر دیئے ؎

يـا مـن تـوهـم انـي مثل ماعهدت
لاتـكـذبي لست عند الظن والامل

انـي اخـاف عـقـاب الله يـلـحـقـني
وان يـقـربـنـي حتـفـي من الاجل

فـكـذبـي الـظـن فيناواسلكي سبلا
نـقـفـك بعدالهوى منا على العمل

(ترجمہ)

(۱) تم یہ نہ سمجھو کہ میں اسی حالت پر ہوں جس طرح سے عشق کے معاہدے ہوئے۔ اب تم (میری رغبت خداوندی) کو مت جھٹلاؤ میں گمان اور جھوٹی امیدوں کا شکار ہونے والا نہیں ہوں۔

(۲) میں اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (کسی وقت بھی) مجھے گھیر سکتا ہے۔ اور اس سے بھی ڈرتا ہوں (کہ میری موت اجل سے قریب ہو چکی ہو (اور میں گناہ میں مبتلا ہو کر مروں اور خدا کو یہ منہ دکھاؤں تو میرا کیا حشر ہوگا)۔

(۳) تم میرے حق میں اپنے گناہ کے گمان کو دفع کردو اور کوئی اور راستہ ناپو، ہم عشق کرنے کے بعد نیک عمل کرنے کی خاطر تم سے دور ہو گئے ہیں۔

حکایت نمبر ۱۱:

دو عاشقوں کا حال خدا کے خوف میں یکساں ہونا چاہئے

رجاء ابن عمرو نخعیؒ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک جوان نہایت حسین اور بہت عبادت مجاہدہ کرنے والا زاہد تھا۔ قبیلہ نخع میں ایک قوم کے پڑوس میں آیا۔ ان کی ایک لڑکی کو دیکھ کر عاشق ہو گیا۔ اور اس کی عقل زائل ہو گئی۔ اور اس لڑکی کا بھی وہی حال ہوا جو اس کا تھا۔ اس شخص نے اس کے باپ سے نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے کہا کہ اس کی منگنی تو اس کے چچا زاد بھائی سے ہو چکی ہے۔ ان دونوں کو بوجہ عشق کے سخت تکلیف ہونے لگی۔ لڑکی نے اس کے پاس قاصد بھیجا۔ کہ میں نے تمہارے عشق کا حال اور مصیبت کی داستان سنی ہے۔ میں بھی تمہاری طرح محبت میں مبتلا ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس آجاؤں یا تمہارے آنے کے اسباب بہم پہنچاؤں۔ اس نے قاصد سے کہا مجھے ان میں سے کوئی طریقہ پسند نہیں ہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ اگر اس کی نافرمانی کروں تو بڑے عذاب کا اندیشہ ہے۔ میں ایسی آگ سے ڈرتا ہوں کہ نہ اس کی تیزی کم ہوتی ہے نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔ جب

قاصد نے لوٹ کر یہ واقعہ اس لڑکی کو سنایا تو وہ سن کر کہنے لگی باوجود اس حسن کے وہ پرہیز گار بھی ہے۔ قسم ہے اللہ کی خوف خدا ہم سب بندوں کو یکساں ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے سے زیادہ مستحق نہیں۔ اس وقت اس نے دنیا چھوڑ دی اور سارے تعلق پس پشت ڈال دیئے اور ٹاٹ کر لباس پہن کر عبادت میں مصروف ہوگئی۔ لیکن اس جوان کی محبت میں پگھلتی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ اس کی محبت میں مرگئی۔ وہ شخص اس کی قبر پر جایا کرتا تھا۔ ایک بار اسے خواب میں دیکھا وہ بہت اچھی حالت میں تھی۔ پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا اور تیرا کیا حال ہے؟

اس نے یہ شعر سنایا۔

نعم المحبة یا سولی محبتکم
حب یقود الی خیر وحسان

(ترجمہ)

اے دوست ہماری محبت اچھی محبت تھی ایسی محبت جو خیر و احسان کی طرف پہنچاتی ہے۔

پھر پوچھا اب تو کہاں پہنچی؟ اس نے یہ شعر پڑھا۔

الی نعیم وعیش لازوال له
فی الجنة الخلدملک لیس بالفانی

(ترجمہ)

ایسی نعمت اور عیش میں جس کو زوال ہی نہیں ہے۔ جنت خلد میں جو ایسا ملک ہے جسے فنا نہیں ہے۔

اس سے کہا مجھے وہاں یاد رکھنا میں بھی تجھے نہیں بھولتا ہوں۔ کہنے لگی واللہ میں بھی تجھے نہیں بھولتی ہوں۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تو محنت وکوشش کر کے میری مدد کر۔ جب وہ مڑ کر جانے لگی تو کہا میں تجھے پھر کب دیکھوں گا۔ کہا

عنقریب تم میرے پاس آؤ گے۔ اس خواب کے بعد وہ شخص صرف سات روز تک زندہ رہا۔(۹۰)

حکایت نمبر۱۲:

عورت کالی سیاہ ہوگئی

حضرت ابوزرعہ خینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے میرے ساتھ فریب کر کے کہا اے ابوزرعہ آپ ایک مصیبت زدہ کی عیادت کر کے اور اسے دیکھ کر عبرت حاصل نہیں کریں گے؟

تو میں نے کہا کیوں نہیں۔

تو اس نے کہا گھر میں آجائیں۔

جب میں گھر میں داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور مجھے کوئی (مریض) نظر اور مجھے اس کی نیت معلوم ہوگئی تو میں نے (بددعا کرتے ہوئے) کہا اے اللہ اس کو کالا کر دے تو وہ (فوراً) کالی سیاہ ہوگئی (جب اس نے خود کو اس عذاب خداوندی میں گرفتار) دیکھا تو دروازہ کھول دیا۔ اور میں باہر نکل آیا اور پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ اس کی اپنی سابقہ حالت میں لوٹا دے۔ چنانچہ وہ ویسی ہوگئی جیسا کہ پہلے تھی۔

حکایت نمبر۱۳:

ایک ولی کو مبتلا کرنے کی کوشش اور اس کا عجیب اثر

حضرت عبداللہ بن مسلم عجلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ شریف میں ایک نہایت حسین عورت رہتی تھی۔ اس نے ایک شخص سے شادی کر رکھی تھی۔ اس عورت

---

(۹۰) انظر کتاب التوابین لابن قدامۃ ص ۲۷۳-۲۷۵، طبع دار الکتاب العربي۔

نے ایک روز اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا تو اپنے خاوند سے کہا آپ کا کیا خیال ہے کوئی شخص ایسا ہے جو میرا یہ چہرہ دیکھ لے اور بدکاری کا ارادہ نہ کرے؟

خاوند نے کہاہاں ایک شخص ہے۔

عورت نے کہا کہ وہ کون ہے؟

کہا حضرت عبید بن عمیرؒ۔

عورت نے کہا تو پھر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کو اپنا دیوانہ بناتی ہوں؟

خاوند نے کہا تجھے اجازت ہے۔

تو وہ عورت مسئلہ پوچھنے والی کے روپ میں ان کے پاس آئی تو آپ اس کو مسجد حرام کے ایک کونہ میں لے گئے۔ عورت نے اپنے چاند کے ٹکڑے جیسے چہرے سے پردہ ہٹا دیا۔ تو حضرت نے فرمایا اے خدا کی بندی! (یہ کیا کرتی ہو؟) عورت نے کہا کہ میں تم پر فریفتہ ہوگئی ہوں تم میرے بارہ میں غور کرو۔

آپ نے فرمایا میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اگر تم مجھے اس کا صحیح صحیح جواب دیدوگی تو میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔

عورت نے کہا آپ مجھ سے جس چیز کے بارہ میں سوال کریں گے میں صحیح صحیح جواب دوں گی۔

آپ نے فرمایا تم مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر ملک الموت تمہارے پاس تمہاری روح قبض کرنے کے لئے آئے تو کیا وہ تمہیں اس کی مہلت دیدے گا کہ میں تیری حاجت پوری کردوں؟

عورت نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں۔

آپ نے فرمایا تم نے درست کہا۔

پھر پوچھا اگر تجھے قبر میں دفن کردیا جائے اور پھر سوال وجواب کے لئے بٹھایا جائے تو کیا تجھے اس کی ہمت ہوگی کہ میں تیری یہ حاجت پوری کردوں؟

عورت نے کہا اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

پھر پوچھا جس وقت لوگوں کو اعمالنامے دیئے جا رہے ہوں اور تجھے معلوم نہ ہو کہ تیرا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں میں؟ تو کیا تیرے لئے آسان ہوگا کہ میں تیری یہ حاجت پوری کردوں!

عورت نے کہا اللہ کی قسم! نہیں۔

آپ نے فرمایا تم نے درست کہا۔

پھر آپ نے پوچھا اگر تجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے سوال و جواب کے لئے پیش کیا جائے تو کیا تیرے لئے آسان ہوگا کہ میں تیری یہ حاجت پوری کروں؟

عورت نے کہا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔

آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

پھر فرمایا اے اللہ کی بندی! اللہ سے ڈرو اللہ نے تم پر انعام کیا اور تجھے خوبصورت پیدا کیا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت جب اپنے خاوند کے پاس واپس آئی تو اس نے پوچھا تو نے کیا کیا؟

عورت نے جواب دیا کہ تم بھی آوارگی میں ہو اور ہم بھی (کہ اپنی قیمتی زندگی تو ضائع کرنے پر تلے ہیں) پھر وہ نماز، روزہ اور عبادت کرنے میں مصروف ہوگئی (اور اپنی زندگی کو اپنے لئے خدا کے سامنے قیمتی بنانا شروع کردیا)۔ تو اس کا خاوند کہا کرتا تھا میں نے عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا کیا قصور کیا ہے کہ اس نے میری بیوی کو میرے حق میں بے کار کردیا ہے جو ہر رات میرے لئے دلہن بنا کرتی تھی اس نے اسے راہبہ (گوشہ نشین) بنادیا ہے۔

حکایت نمبر ۱۴:

گناہ سے بچنے پر بادل نے سایہ کیا

ایک بنسری بجانے والے کا ایک پڑوسی کی لونڈی پر دل آگیا اور لونڈی کے

مالک نے لونڈی کو اپنے کسی کام کے لئے دوسرے گاؤں میں بھیجا اور بنسری بجانے والا اس کے پیچھے چل پڑا اور اس کو گناہ کے بارہ میں بہلایا۔ تو لونڈی نے کہا جتنا تم مجھ سے محبت کرتے ہو میں تم سے اس سے زیادہ محبت کرتی ہوں لیکن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں لہذا تم بھی اس گناہ کے کرنے سے باز رہو۔ تو بنسری والے نے کہا تم تو خدا سے ڈرو میں کیوں نہ ڈروں۔ پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آیا۔

پھر اس کو راستہ میں اتنی سخت پیاس لاحق ہوئی (کہ پیاس کی خشکی سے) اس کی گردن ٹوٹنے کے قریب ہوگئی کہ اچانک بنی اسرائیل کی قوم کے ایک نبی اس کے سامنے تشریف لائے اور اس سے پوچھا تجھے کیا تکلیف ہے؟ عرض کیا پیاس نے تڑپایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ادھر آؤ ہم دعا کریں تاکہ ہم پر بادل سایہ کرے اور ہم (اس کے سایہ میں) گاؤں تک پہنچ جائیں۔ جوان نے کہا میرا تو کوئی عمل نہیں ہے کہ (اس کے بل بوتے پر) دعا کروں (اور وہ قبول ہو جائے)۔ تو اس نبی نے فرمایا تو پھر میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہو چنانچہ نبی علیہ السلام نے دعا فرمائی اور اس نے آمین کہی اور ان دونوں پر بادل نے سایہ شروع کر دیا یہاں تک بنسری والے نے اپنے گھر کا راستہ لیا تو بادل بھی اس کی طرف روانہ ہوا۔

تو وہ نبی اس شخص کی طرف پلٹے اور پوچھا کہ تم تو کہتے تھے کہ تیرا کوئی نیک عمل نہیں ہے اس لئے میں نے دعا کی اور تم نے آمین کہی پھر ہم پر بادل نے سایہ کیا پھر وہ تیرے اوپر سایہ کرنے لگا؟ تم مجھے اپنے معاملہ سے باخبر کرو۔ تو اس نے اپنا سب واقعہ سنایا تو اس رسول نے فرمایا کہ توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے درجہ پر ہوتا ہے کہ دوسرا کوئی اس درجہ پر نہیں ہوتا۔ (۹۱)

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی بعض اوقات بطور قدردانی کے اپنی کسی عجیب قدرت کا اس پر انعام فرما دیتے ہیں تاکہ دوسرے

---

(۹۱) هذه القصة ذكرها ابن قدامة في كتاب التوابين ص ۱۱۰-۱۱۱ تحقيقاً۔

گناہگاروں کو توبہ کا شوق ہو۔ لیکن یہ مطلب نہیں ہے کہ اس توبہ کرنے والے کی شان اس نبی سے بڑھ گئی تھی کہ بادل نے اس پر سایہ کیا نبی پر نہیں کیا۔ (امداداللہ)

حکایت نمبر ۱۵۱:

تہمت لگانے والوں کو آگ نے جلا دیا

بنی اسرائیل میں دو شخص عابد تھے اور ایک سوسن نامی عبادت گذار لونڈی بھی تھی۔ یہ ایک باغ میں آیا کرتے تھے اور وہاں پر اللہ کے حضور میں قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ یہ دونوں عابد سوسن کے عشق میں مبتلا ہو گئے لیکن ہر ایک نے دوسرے سے اس کو چھپایا اور ہر ایک درخت کے پیچھے چھپ کر اس کو دیکھنے لگا اس طرح سے ان کی خود ایک دوسرے پر نگاہ پڑ گئی اور ایک دوسرے سے پوچھا تم یہاں کیسے آئے؟ اس طرح سے ان کا مقصد فاش ہو گیا کہ دونوں ہی سوسن کی محبت میں یہاں آئے ہیں۔ پھر ان دونوں نے طے کیا کہ ہم مل کر اس کو بھٹکائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے سوسن سے کہا تجھے تو پتہ ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم ہماری بات پر کتنا یقین رکھتی ہے اگر تو ہمارا مقصد پورا نہیں کرے گی تو ہم صبح ہونے کے بعد لوگوں کو کہیں گے کہ ہم نے تمہارے ساتھ کسی شخص کو پکڑا ہے لیکن ہم سے وہ مرد تو بھاگ گیا ہے اور تجھے پکڑ لیا ہے تو سوسن نے کہا میں پھر بھی تمہیں ناپاک ارادہ پورا نہیں کرنے دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے اس کو پکڑا اور لوگوں کے سامنے نکال لائے اور کہنے لگے کہ ہم نے سوسن کو کسی شخص کے ساتھ پکڑا ہے اور وہ مرد ہمارے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ گیا ہے۔

چنانچہ لوگوں نے سوسن کو چبوترہ پر کھڑا کیا۔ بنی اسرائیل کی یہ عادت تھی کہ وہ گناہگار کو تین دن تک اسی طرح سے کھڑا کرتے تھے پھر آسمان سے کوئی سزا نازل ہوتی تھی جو اس کو تباہ کر دیتی تھی۔

چنانچہ انہوں نے اس سوسن کو بھی کھڑا کیا تیسرا دن ہوا تو حضرت دانیال علیہ

السلام تشریف لائے جب کہ وہ تیرہ سال کی عمر میں تھے لوگوں نے ان کے لئے کرسی رکھی اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے اور حکم دیا کہ ان دونوں مردوں کو میرے سامنے پیش کرو تو وہ ہنستے مذاق کرتے ہوئے سامنے آئے۔ آپ نے ان میں سے ایک کو (الگ کر کے) پوچھا تو نے سوسن کو کس درخت کے پیچھے دیکھا تھا؟ تو اس نے کہا سیب کے درخت کے پیچھے۔ پھر دوسرے سے پوچھا تم نے سوسن کو کس درخت کے پیچھے (گناہ میں) دیکھا تھا؟ تو ان دونوں کے بتلانے میں اختلاف ہو گیا۔ پھر آسمان سے آگ نازل ہوئی اور ان دونوں کو جلا کر راکھ کر دیا اور سوسن کو رہا کر دیا گیا۔

حکایت نمبر۱۹:

اللہ کا دروازہ تو بند نہیں

بصرہ میں ایک شخص کا ایک کاشتکار تھا اس کی بیوی بہت خوبصورت بھرے ہوئے جسم کی مالک تھی۔ مالک کے دل میں شیطان آیا تو اس عورت کو سواری پر منگا کر اپنے محل میں بلا لیا۔ پھر کاشتکار کو حکم دیا کہ تم ہمارے لئے تازہ کھجور اتار کر لاؤ اور ان کو تھیلوں میں بھر دو۔ پھر کہا کہ اب جا کر فلاں فلاں آدمیوں کو بلا کر لاؤ تو وہ چلا گیا اور اس نے اس کی بیوی سے کہا محل کا دروازہ بند کر دو تو اس نے بند کر دیا پھر کہا محل کے تمام دروازے بند کر دو تو اس نے تمام دروازے بند کر دیئے۔

پھر مالک نے پوچھا کوئی ایسا دروازہ تو نہیں رہ گیا جس کو تو نے بند نہ کیا ہو؟

عورت نے کہا ہاں ایک دروازہ ایسا ہے جس کو میں نے بند نہیں کیا۔

مالک نے کہا کونسا دروازہ بند نہیں کیا؟

عورت نے کہا وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کھلا ہوا ہے۔

تو وہ شخص رو پڑا اور پسینہ پسینہ ہو کر واپس چلا گیا اور گناہ سے بچ گیا۔

حکایت نمبر ۱۷:

خدا کے سامنے میں حلال نہیں کر سکتی تو حرام کا ارتکاب کیسے کروں؟

ایک دیہاتی اپنی قوم کی ایک لونڈی کے پاس علیحدگی میں ملا اور اس کو گناہ کی ترغیب دی تو لونڈی نے جواب دیا

تو تباہ ہو جائے اللہ کی قسم! جس کام کا تو کہہ رہا ہے اگر یہ نکاح کے بعد ہوتا تو بھی (میرے نزدیک) برا ہوتا۔

دیہاتی نے پوچھا وہ کیسے؟

کہا (اس لئے کہ) اللہ جو دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ وہ دیہاتی اس جواب کے سننے کے بعد اس مکروہ ارادہ سے باز آ گیا۔

حکایت نمبر ۱۸:

مجھے لذت گناہ لینے کی بجائے ہاتھ جلانا منظور ہے

ایک حسین ترین عابدہ زاہدہ عورت کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو اس کی بری خواہش بھڑک اٹھی تو وہ اس کے پاس گیا اور اس سے اپنے ارادہ کا اظہار کیا تو عورت نے انکار کیا اور کہا جو تو دیکھ رہا ہے اس کے دھوکہ میں نہ پڑ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ لیکن مرد بھی اپنی ضد پر ڈٹا رہا حتیٰ کہ عورت کو اپنے قابو میں کر لیا۔ اس عورت کے ایک طرف آگ کے انگارے پڑے ہوئے تھے اس نے ان پر اپنا ہاتھ رکھ دیا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ جل گیا۔ جب مرد گناہ سے فارغ ہوا تو عورت سے پوچھا تو نے اپنا یہ ہاتھ کیوں جلایا ہے؟ عورت نے کہا جب تو نے زبردستی سے مجھ پر قابو پا لیا تو میں ڈر گئی کہ لذت گناہ میں میں تیری شریک نہ بن جاؤں اور میں بھی تیری طرح گنہگار نہ ٹھہروں میں نے یہ ہاتھ اسی لئے جلایا ہے۔

تو مرد نے کہا (اگر یہ بات ہے تو) اللہ کی قسم میں بھی اب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا۔ اور اس نے جو گناہ کیا تھا اس سے بھی توبہ تائب ہوا۔

حکایت نمبر ۱۹:

بادشاہ کے لئے عبرت

ایک عجمی بادشاہ شکار کھیلنے کے لئے نکلا اور اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اس کا ایک گاؤں سے گزر ہوا اور اس کو ایک خوبصورت عورت نظر آئی تو اس کو گناہ کی ترغیب دی۔ تو عورت نے جواب دیا کہ میں پاکی میں نہیں ہوں۔ غسل کر کے آتی ہوں۔ پھر وہ اپنے گھر میں گئی اور ایک کتاب نکال کر لے آئی اور کہا آپ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں میں ابھی آتی ہوں۔ تو اس نے کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو اس میں زنا کی سزا لکھی ہوئی تھی تو وہ عورت سے غافل ہو کر روانہ ہو گیا۔

پھر جب اس کا خاوند آیا تو عورت نے اس کو واقعہ سنایا۔ تو خاوند اس خوف سے کہ شاید بادشاہ کو اس کی ضرورت ہو بیوی کے پاس نہ گیا اور الگ رہنے لگا۔

تو عورت کے میکے والوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ ہماری زمین (یعنی عورت) اس آدمی کے قبضہ میں ہے نہ تو یہ اس کو آباد کرتا ہے نہ ہمیں واپس لوٹاتا ہے (یعنی اس کو طلاق بھی نہیں دیتا اور وظیفہ زوجیت بھی ادا نہیں کرتا) اس نے اپنی بیوی کو بے کار کر رکھا ہے۔ تو بادشاہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ تم اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے اس زمین (عورت) میں شیر (بادشاہ) کا میلان دیکھا ہے اس لئے میں اس زمین میں داخل ہونے سے ڈرتا ہوں۔ تو بادشاہ سمجھ گیا (کہ اس کا اشارہ میری طرف ہے) اور اس آدمی سے کہا تم اپنی زمین (عورت) کو آباد کرو شیر اس میں داخل نہیں ہوگا تمہاری زمین بہت خوبصورت ہے۔

باب 34

شادی کی ترغیب واہمیت

نکاح کا فائدہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ نوجوان آنحضرت ﷺ کے پاس ایسے تھے جنہوں نے شادیاں نہیں کی تھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانه اغض للبصر واحسن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فان الصوم له وجاء. (۹۲)

(ترجمہ) اے گروہ نوجواناں! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرلے کیونکہ یہ نظر کو (محرمات کے دیکھنے سے) جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جس جوان میں نکاح کی ہمت نہیں (یعنی بیوی کی ضروریات پوری نہیں کرسکتا) تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ روزے اس کے لئے (گناہ سے) دور رہنے کا (ذریعہ) ہیں۔

---

(۹۲) رواه البخاري (۱۹۰۵) و (۵۰۶٦)، ومسلم (۱٤۰۰)، وأبو داود (۲۰٤٦)، والترمذي (۱۰۹۱)، والنسائي ٥٧/٦، وابن ماجة (۱۸٤٥)، والدارمي (۲۱٦٥-۲۱٦٦)۔ وأحمد في المسند (۳٥۸۹۱، ٤۰۱۳، ٤۰۲٥، ٤۱۰۱، ٤۲٥۹)۔

نوجوان کی شادی پر شیطان کا واویلا

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایما شاب تزوج فی حداثة سنه عج شیطانه: یا ویله عصم منی دینه.(۹۳)

(ترجمہ) جو نوجوان شروع جوانی میں شادی کر لیتا ہے تو شیطان اس پر واویلا کرتا ہے کہ ہائے اس پر افسوس اس نے مجھ سے اپنا دین محفوظ کر لیا۔

اولاد گناہ میں مبتلا ہو تو باپ بھی گناہگار ہوگا

(حدیث) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ادرک له ولد وقد بلغ النکاح وعنده مایزوجه فلم یزوجه فاحدث فالاثم بینهما.

(ترجمہ) جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ نکاح کی عمر کو پہنچ گیا اور باپ کے پاس ہمت اور رشتہ میسر تھا لیکن اس کی شادی نہ کی پس اسی دوران لڑکا گناہ میں ملوث ہو گیا تو اس گناہ میں دونوں (باپ بیٹا) شریک ہوں گے۔ (بیٹا گناہ کرنے کی وجہ سے اور باپ باوجود قدرت کے بیٹے کی شادی نہ کرنے کی وجہ

---

(۹۳) حديث موضوع. عزاه السيوطي في الجامع الصغير ١٤١/٣ لأبي يعلى، ورمز لضعفه. وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد ٢٥٣/٤ لأبي يعلى والطبراني في الأوسط، ثم قال: "وفيه: خالد بن إسماعيل المخزومي، وهو متروك". وقال المناوي في فيض القدير ١٤١/٣ بعدما ذكر كلام الهيثمي: "قال ابن الجوزي: تفرد به خالد - يقصد: ابن إسماعيل المخزومي. وقال ابن عدي: يضع، وقال ابن حبان: لايجوز الاحتجاج به بحال".

ہے)۔

منگیتر کو دیکھنا

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اس کو دیکھ سکتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من اراد ان یتزوج امراۃ فلینظر منها مایدعوہ الی نکاحها فذلک احری ان یودم بینهما.

(ترجمہ) جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو وہ اس کا وہ حصہ (چہرہ) دیکھ لے جو اس کی طلب کی دعوت دیتا ہے کیونکہ یہ طریقہ ان کے مابین دائمی محبت کے لئے زیادہ مناسب ہے (اور اگر بن دیکھے کسی عورت سے شادی کر لی اور دیکھا تو پسند نہ آئی اور روز روز کے جھگڑے فساد کھڑے ہوئے تو یہ بات درست نہیں)

حسن کے ساتھ منگیتر کا دیندار ہونا قابل ترجیح ہے

نیز اس بات کا بھی لحاظ رکھے کہ آدمی ایسی عورت کا انتخاب کرے جو حسین ہونے کے ساتھ ساتھ دیندار بھی ہو جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فاظفر بذات الدین تربت یداک. (۹۴)

(ترجمہ) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں دیندار عورت کا انتخاب کر۔ (یہ خاک آلود ہونے کا جو لفظ آپؐ نے ارشاد فرمایا

---

(۹٤) رواہ البخاري (٥٠٩٠)، ومسلم (١٤٦٦)، وأبو داود (٢٠٤٧)، والنسائي (٣٢٣٠)، وابن ماجه (١٨٥٨)، والدارمي (٢١٧٠)، وأحمد في المسند (٩٢٣٧)۔

ہے کہ بطور محبت اور اور بطور تنبیہ کے فرمایا ہے۔)

عاشق کس سے شادی کرے

جو شخص کسی کی محبت کا شکار ہو اور وہ شادی کا ارادہ کرے تو وہ اسی عورت سے شادی کی کوشش کرے جس کے عشق میں مبتلا ہے یہ شادی کرنا بھی جب جائز ہے جب اس عورت سے شادی کرنا جائز ہو (اگر وہ پہلے سے کسی کے نکاح میں موجود ہے یا وہ عورت محرمات میں سے ہے) تو پھر (اس کی بجائے) کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس سے اس کے عشق کی آگ ٹھنڈی ہو کہ جب وہ اس کو دیکھے تو اس کو تسکین ہو۔

بغیر محبت کے شادی

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا تھا کہ ہر شادی (جس میں شادی کرنے والے کی) محبت نہ ہو وہ قیامت کے دن حسرت اور ندامت ہوگی (کیونکہ جب میاں بیوی میں سے کسی ایک کو دوسرے سے محبت نہ ہوگی تو وہ دوسرے کے حقوق میں کوتاہی کرے گا جو قیامت کے دن حسرت بنے گا۔ ان میں سے جس کو دوسرے سے محبت ہوگی وہ اس کی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کرے گا اور قیامت کے دن سرخرو ہوگا ہاں اگر ناجائز خواہشات کی تکمیل کی تو پھر حسرت وندامت ہوگی اور عذاب بھگتنا پڑے گا ہاں اگر اللہ تعالیٰ معاف کردیں تو وہ غفور رحیم ہے مگر اس کی مغفرت کو دیکھ کر اترانا نہیں چاہئے۔......(امداد اللہ)

باب 35

بیوی کو خاوند کے خلاف کرنے کی مذمت

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من خبب امراۃ علی زوجھا فلیس منا.

(ترجمہ) جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی اس نے مسلمانوں والا کام نہیں کیا)۔

حکایت نمبر ۱:

بادشاہ کی آنکھیں اندھی اور ہاتھ خشک ہو گئے

بنی اسرائیل میں ایک نیک آدمی تھا جو کپڑا بننے کا کام کرتا تھا۔ اس کی بیوی بنی اسرائیل کی تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھی۔ اس کے حسن کی شہرت بنی اسرائیل کے اس وقت کے ایک ظالم بادشاہ تک جا پہنچی تو اس بادشاہ نے اس عورت کے پاس ایک بڑھیا کو بھیجا اور کہا تم اس کو اس کے خاوند کے خلاف کر دو اور کہو کیا تم اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود ایک کپڑا بننے والے کے پاس پڑی ہو؟ اگر تم میرے پاس ہوتی تو میں تجھے سونے سے لاد دیتی۔ تجھے ریشم پہناتی اور نوکر چاکر تیری خدمت کو مقرر کرتی چنانچہ اس بڑھیا نے ایسا ہی جا کر کہا۔

یہ حسین وجمیل عورت اپنے خاوند کے لئے روزہ افطاری پیش کرتی تھی اور اس کا بستر سنوارتی تھی اس نے یہ خدمت چھوڑ دی اور خاوند کے حق میں بگڑ گئی۔ تو خاوند

نے پوچھا اے ہنات تجھے کیا ہو گیا ہے تمہاری ایسی بد خلقی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی؟ تو عورت نے کہا بس ٹھیک ہے جو میں نے کیا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ تو اس نیک آدمی نے اس کو طلاق دیدی اور اس ظالم بادشاہ نے اس سے شادی کر لی۔

جب وہ حجلہ عروسی میں گیا اور پردے چھوڑ دیئے تو بادشاہ بھی اندھا ہو گیا اور وہ عورت بھی اندھی ہو گئی۔ تو بادشاہ نے چاہا کہ چلو اس کو ہاتھ سے تو چھولوں تو اس کا وہ ہاتھ بھی خشک ہو گیا۔ پھر اس عورت نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو چھونا چاہا تو اس کا ہاتھ بھی خشک ہو گیا۔ اور یہ دونوں بہرے اور گونگے ہو گئے اور ان کی شہوت مٹا دی گئی۔

جب صبح ہوئی اور پردے ہٹا گئے تو یہ بہرے، اندھے اور گونگے پائے گئے۔ تو ان کی خبر بنی اسرائیل کے ایک نبی کے سامنے عرض کی گئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا (کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے؟) تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں ان کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ کیا یہ دونوں یہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ انہوں نے اس کپڑا بننے والے سے کیا ہے میں اس کو نہیں دیکھتا تھا؟

حکایت نمبر ۲:

ابو مسلم خولانی کی بددعا نے اندھا کر دیا

حضرت عثمان بن عطاءؒ اپنے والدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد سے اپنے گھر تشریف لاتے تھے تو گھر کے دروازہ پر اللہ اکبر کہتے تھے تو آپ کی اہلیہ بھی اللہ اکبر کہتی تھیں، جب آپ گھر کے صحن میں داخل ہوتے تھے تو بھی اللہ اکبر کہتے تھے تو بھی ان کی بیوی ان کو جواب دیتی تھیں، پھر جب وہ کمرہ کے دروازہ پر پہنچتے تھے اس وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے اور آپ کی بیوی ان کو جواب دیتی تھیں۔

ایک رات وہ گھر واپس آئے اور گھر کے دروازہ پر تکبیر کہی تو ان کو کسی نے جواب نہ دیا، پھر جب صحن میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی تو بھی ان کو کسی نے جواب نہ

دیا، پھر جب گھر کے دروازہ پر پہنچے اور تکبیر کہی تو بھی آپ کو کسی نے جواب نہ دیا۔ حالانکہ ان کی عادت یہ تھی کہ جب آپ گھر میں وارد ہوتے تھے تو ان کی بیوی ان کی کملی اور جوتے اتارتی تھیں پھر ان کے پاس کھانا لاتی تھیں۔

کہتے ہیں کہ جب آپ (اس دن) گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں دیا تک نہیں جلایا گیا تھا اور ان کی بیوی گھر میں سر نیچا کیے ہوئے لکڑی سے زمین کو کرید رہی تھیں۔ آپ نے بیوی سے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ (آج تم بگڑی ہوئی کیوں ہو) تو انہوں نے کہا آپ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے (وہ آپ کی بہت عزت فرماتے ہیں) ہمارا کوئی نوکر نہیں ہے اگر آپ ان سے اس کا ذکر کرتے تو وہ غلام ہماری خدمت کرتے اور آپ کو غلام بھی مل جاتا۔

تو آپ نے یہ سن کر یہ دعا کی:

اللھم من افسد علی امراتی فاعم بصرہ.

(ترجمہ) اے اللہ! جس نے میری بیوی کو میرے خلاف بگاڑا ہے اس کو اندھا کر دیں

کہتے ہیں کہ آپ کی بیوی کے پاس ایک عورت آئی تھی اور وہ یہ کہہ گئی تھی کہ تیرے خاوند کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بڑا مقام و مرتبہ ہے اگر تم اس سے کہو کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی خادم کا مطالبہ کرے وہ اس کو خادم دیدیں تو تم عیش سے رہو۔

کہتے ہیں اسی دوران میں کہ وہ عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک اپنی بینائی کھونے پر کہنے لگی تمہارے دیئے کو کیا ہوگیا وہ کیوں بجھ گیا ہے؟ گھر والوں نے کہا نہیں وہ کہاں بجھا ہے وہ تو جل رہا ہے۔ اس وقت اس عورت کو معلوم ہوا کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ پھر وہ حضرت ابو مسلمؒ کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوئی اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں وہ میری بینائی واپس

لوٹا دیں، تو حضرت ابو مسلمؒ نے اس پر ترس کھایا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بینائی واپس کرنے کی دعا فرمائی تب اس کی بینائی لوٹ کر آئی۔

(فائدہ) یہ حضرت ابو مسلمؒ بہت بڑے مشہور تابعی اور صاحب کرامت ولی ہیں پہلے یہ ایک کافروں کے ملک میں رہا کرتے تھے جب یہ اسلام لائے تو ان کو بڑی بڑی سزائیں دی گئیں یہ پھر بھی اپنے ایمان و اسلام پر قائم رہے حتیٰ کہ آگ جلا کر ان کو اس میں ڈالا گیا تو آگ نے ان پر کوئی اثر نہ کیا نار نمرود کی طرح بالکل ٹھنڈی اور معتدل رہی اور آپ اس سے زندہ سلامت نکل آئے تو اس ملک کے ظالم بادشاہ نے آپ کو ملک بدر کر دیا تھا۔ ...... (امداد اللہ)

(فائدہ-۲) مذکورہ حکایات سے قارئین اندازہ لگائیں کہ کسی کی بیوی کو خراب کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا بڑا جرم ہے اس لئے جو لوگ تعویذ وغیرہ سے) یہ کام کرتے ہیں ان کو ان واقعات سے عبرت پکڑنی چاہئے اور دوسرے لوگوں کو اس کے بارہ میں نصیحت کرنی چاہئے۔ ...... (امداد اللہ)

باب 36

عشق کیا ہے؟

حکمائے زمانہ کے اقوال

افلاطون کہتا ہے کہ
''عشق''بغیر فکر کے بے کار نفس کی ایک حرکت کا نام ہے

ارسطا طالیس

کہتا ہے کہ
''عشق''محبوب کے عیبوں کے ادراک سے حس کا اندھا ہونا ہے۔

فیثا غورس

کہتا ہے کہ
عشق ایک ایسا لالچ ہے جو دل میں پیدا ہوتا، حرکت کرتا اور تمنا کرتا ہے پھر جب یہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں حرص کا مواد جمع ہو جاتا ہے، پھر یہ جتنا بڑھتا جاتا ہے عاشق کا ہیجان اور منت و سماجت اور قوی ہو جاتا ہے طمع بھی طویل ہو جاتی ہے غلط خواہشات کی فکر میں ڈوب جاتا ہے، طلب کی حرص تیز ہو جاتی ہے حتیٰ کہ یہ تباہ کن غم تک پہنچا کر چھوڑتا ہے۔

سقراط

کہتا ہے

عشق دیوانگی ہے اس کی بھی کئی اقسام ہیں جس طرح سے جنون
کی کئی اقسام ہیں۔

ایک فلسفی

کہتا ہے کہ

میں نے عشق سے زیادہ حق کو باطل کے زیادہ مشابہ اور باطل کو حق کے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا۔ اس کی خرافات حقیقت ہیں اور اس کی حقیقتیں خرافات ہیں، اس کی ابتداء کھیل تماشہ سے شروع ہوتی ہے اور انتہاء ہلاکت ہے۔

علمائے اسلام کے نزدیک

امیر المومنین (مامون الرشید) نے (قاضی) یحییٰ بن اکثمؒ سے عشق کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ

یہ ایک حادثہ ہے جو کسی انسان کو لاحق ہوتا ہے اس کا دل معشوق
کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اپنی جان کو اس پر نچھاور کر دیتا ہے۔

تو ان کو ثمامہؒ نے کہا اے یحییٰ "تم خاموش ہو جاؤ تمہارے ذمہ یہ ہے کہ تم طلاق کے (مسائل میں) جواب دیا کرو محرم نے اگر ہرنی کا شکار کیا ہو یا چیونٹی کو مارا ہو تو اس کا حکم شرعی بیان کرو۔ لیکن مسائل (عشق وغیرہ کے جو ہیں ان) کے متعلق ہم سے پوچھا جائے۔

تو مامون نے کہا اے ثمامہ تم بتاؤ عشق کیا ہے؟

تو ثمامہؒ نے عرض کیا کہ عشق مفید ہم نشین ہے قابل الفت انیس ہے، اپنی ایک

حکومت رکھتا ہے۔ اس کے راستے لطیف ہیں اس کے مذاہب قابل طعنہ زنی ہیں۔ اس کے احکام ظالمانہ ہیں۔ یہ جسموں کا بھی مالک ہے اور ان کی ارواح کا بھی اور دلوں کا بھی اور ان کے خیالات کا بھی اور آنکھوں کا بھی اور ان کی نظر کا بھی، اور عقلوں کا بھی اور ان کی آراء کا بھی، اس کو طاعت کی باگ ڈور اور وفا شعاری کا مالک بنایا گیا ہے۔ اس کے داخل ہونے کا راستہ آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور دلوں تک پہنچنے کا راستہ نظر میں نہیں آتا۔

تو مامون نے کہا اے ثمامہ اللہ کی قسم! تم نے بہت خوب بیان کیا۔ پھر اس نے ثمامہ کے لئے ایک ہزار اشرفیوں کا (بطور انعام) حکم دیا۔

ایک دیہاتی کہتا ہے

ایک دیہاتی نے عشق کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ جنون کی ایک قسم نہیں ہے تو جادو کا نچوڑ ضرور ہے۔

ایک عورت کے نزدیک

امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عشق کی تعریف میں بہت سے اقوال پیش کئے ہیں میں نے ان میں سے مختصر اور جامع قول کسی کا نہیں سنا جو عرب کی ایک عورت نے کہا جب اس سے پوچھا گیا کہ عشق کیا ہے؟ تو اس نے کہا ذلت اور پاگل پن ہے۔

میں (ابن جوزیؒ) کہتا ہوں کہ (یہ عشق تعریف نہیں بلکہ) عشق کا نتیجہ اور انجام ہے۔

عشق کے درجات

سب سے پہلے انسان میں کسی کی خوبی اترتی ہے۔ پھر اس سے قرب کا ارادہ

پیدا ہوتا ہے۔ پھر دوستی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس کو دوست پر کامیابی حاصل ہو جائے۔ پھر یہ دوستی طاقت پکڑ کر محبت میں تبدیل ہوتی ہے پھر خلت میں تبدیل ہوتی ہے پھر ھوی میں تبدیل ہوتی ہے اور ھوی یہ ہے کہ آدمی بے اختیار محبوب کی محبت میں اتر جاتا ہے پھر عشق ہوتا ہے پھر "تتیم" ہوتا ہے اور "تتیم" یہ ہے کہ معشوق عاشق کا مالک ہو جاتا ہے عاشق اپنے دل میں معشوق کے سوا کچھ نہیں پاتا۔ پھر اس میں ترقی ہو کر "ولہ" کے درجہ پر پہنچتا ہے اور "ولہ" کا معنی ہے کہ عاشق اپنی حد ترتیب سے خارج ہو جائے اور کچھ بھی تمیز نہ رہے۔ (۹۵)

محبت جنس ہے اور عشق اس کی نوع ہے

محبت ایک جنس ہے اور اس کی ایک قسم عشق ہے کیونکہ آدمی اپنے باپ اور بیٹے سے بھی تو محبت کرتا ہے لیکن اپنے آپ کو وہاں پر ہلاکت میں نہیں ڈالتا بخلاف عاشق کے۔ چنانچہ ایک عاشق کا قصہ ہے کہ

> جب اس نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کو وہ چاہتا تھا تو اس پر لرزہ طاری ہوا اور بے ہوش ہو گیا تو ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ اس نے اپنے محبوب کو دیکھا تو دل اچھل اچھل گیا اور اس کے دل کے اچھلنے کی وجہ سے اس کے جسم میں حرکت آ گئی۔

کسی نے کہا ہم بھی اپنے اہل خانہ سے محبت کرتے ہیں ہمیں تو ایسا نہیں ہوتا؟ حکیم نے کہا وہ محبت عقل سے ہوتی ہے (عاشق کی) محبت روح سے ہوتی ہے۔

---

(۹۵) وانظر مثل هذه التعريفات في الكليات للكفوي ص ۳۹۸- ۳۹۹ بتوسع أكثر مما هنا۔

باب 37

اسباب عشق ومحبت

حکمائے قدیم

حکمائے قدیم کہتے ہیں کہ نفوس کی تین قسمیں ہیں۔

۱ نفس ناطقہ: اس کی محبت معارف اور فضائل کے حاصل کرنے کی طرف رغبت رکھتی ہے۔

۲ نفس حیوانیہ: عصبیہ اس کی محبت قہر، غلبہ اور ریاست کی طرف رغبت رکھتی ہے

۳ نفس شہوانیہ: اس کی محبت کھانے پینے اور جماع کی طرف مائل رہتی ہے

اسباب عشق

اسباب عشق میں سے ایک غزل اور گانا سننا بھی ہے یہ نفس میں صورتوں کے نقوش کی تصویر کھینچتا ہے پھر صورت موصوف کا خمار کرتا ہے اور نظر کسی صورت کو مستحسن سمجھتی ہے اور اس طرح سے نفس اس کا طالب ہو جاتا ہے جس کو اس نے حالت وصف میں طلب کیا تھا بعض حکماء یہ کہتے ہیں کہ عشق اپنے ہم جنس سے ہی ہوتا ہے (یعنی انسان کا انسان سے عشق ہوتا ہے حیوان سے نہیں ہوتا) اور یہ بقدر تشاکل قوی اور ضعیف ہوتا رہتا ہے اور اس کا استدلال آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها

احتلف. (۹۶)

(ترجمہ) روحیں تیار شدہ لشکر ہیں جن کا (آپس میں) تعارف ہو گیا وہ (یہاں دنیا میں بھی) آپس میں محبت کرتے ہیں اور جن کی وہاں پر جان پہچان نہ تھی وہ (اس دنیا میں بھی آپس میں) اختلاف رکھتے ہیں۔

دو قالب یک جان عاشق ومعشوق

احمد بن محمد غنویؒ کہتے ہیں کہ میں کوفہ میں گیا تو وہاں کے ظریف الطبع لوگ میرے پاس آئے اور کہا یہاں دو جوان ہیں جو آپس میں بہت محبت کرتے ہیں ان میں سے ایک بیمار ہو گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ان کی عیادت کو جائیں میں نے کہا مجھے بھی لے چلو تم بیمار کا حال پوچھنا میں تندرست کا حال پوچھوں گا۔ چنانچہ ہم چلے گئے وہاں جا کر ہم نے ایک جوان کو دیکھا جو ایک چار پائی پر پڑا ہوا ہے اور دوسرا اس کی طرف رخ کئے ہوئے اس سے مکھیاں بھی ہٹا رہا ہے اور اس کے چہرہ کی طرف بھی دیکھ رہا ہے جب اس نے ہمیں دیکھا تو اپنے دوست کے پاس سے ہٹ گیا اور ہمیں بیٹھنے کی جگہ دی۔ چنانچہ میرے ساتھی بیمار کے اردگرد بیٹھے اور میں تندرست کے پاس بیٹھ گیا۔ تو جب بیمار کہتا ہائے میری ران، تو تندورست بھی کہتا ہائے میری ران، اور جب بیمار کہتا ہائے میرا ہاتھ تو تندرست بھی کہتا ہائے میرا ہاتھ۔

یہاں تک کہ جب میرے دوستوں نے بتایا کہ یہ جوان فوت ہو گیا ہے اللہ اس پر رحمت کرے پھر انہوں نے اس کے جبڑے باندھے تو (ادھر تندرست بھی فوت ہو گیا) اور میں نے اس کے جبڑے باندھے اور ہم نے ان کو شام ہونے سے پہلے پہلے دفن کر دیا۔

---

(۹۶) رواه البخاري معلقا مجزوما في كتاب الأنبياء، باب (۲) ۶ / ۳۶۹، ومسلم (۲۶۳۸)، وأبو داود (۴۸۳۴)، وأحمد في المسند (۲ / ۷۸۷۶ - ۱۰۴۴۳)۔

بے عقل جنس میں بھی میلان ہوتا ہے

بعض حضرات نے بے عقل جنس میں بھی آپس میں ملاپ کا رجحان دیکھا ہے چنانچہ ابو مسلمہ منقری کہتے ہیں کہ ہمارے بصرہ میں ایک کھجور تھی پھر اس کی تازہ کھجور کی تعریف کرنے کہا کہ اس کا پھل خراب ہونے لگ گیا تو وہ بے کار ہو گئی تو اس کے مالک نے ایک بوڑھے کو بلایا جو کھجوروں کا علم رکھتا تھا تو جب اس بوڑھے نے اس کھجور کو اور اس کے ارد گرد کی کھجوروں کو دیکھا تو کہا یہ فلاں نر کھجور کی عاشق ہے جو اس کے قریب تھا پھر اس نے نر کھجور کا شگوفہ اس مادہ کھجور (کے شگوفہ) میں ڈال دیا تو وہ کھجور پہلے سے بھی بہترین کھجوریں دینے لگ گئی۔

عشق کب جڑ پکڑتا ہے

عشق بہت زیادہ دیکھنے، بہت ملاقات رکھنے، طویل گفتگو کرنے سے اگر اس کے بعد معانقہ ہو جائے یا بوس و کنار ہو جائے تو عشق پختہ ہو جاتا ہے۔ قدیم حکماء کہتے ہیں کہ جب دو چاہنے والوں کا آمنا سامنا ہو جائے اور ہر ایک کا لعاب چوس کر دوسرے کے معدہ تک پہنچ جائے اور تمام بدن میں مل جل جائے اس کا انتقال ہو جائے تو دائمی محبت آپس میں واقع ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح ان میں سے ہر ایک دوسرے کے منہ میں سانس لے اور اس سانس کے ساتھ جو غبار معدہ سے نکلتے ہیں وہ ایک دوسرے کی ناک میں چھینک لینے کے ساتھ پہنچ جائیں اور بعض دماغ میں پہنچ جائیں اور پھر اس میں اس طرح سے تحلیل ہو جائیں جس طرح سے نور بلور کے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور بعض کے جسم تک پھر دل تک پہنچ جائے پھر چلنے والی رگیں تمام بدن میں اس کو پھیلا دیں تو اس سے ہر ایک کے بدن سے دوسرے کے بدن میں تحلیل ہو جائے اور ایک مزاج ہو جائے تو اسی سے عشق پیدا ہوتا اور پروان چڑھتا ہے۔

باب 38

مذمت عشق

حضرات اہل علم میں عشق کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ قابل تعریف ہے یا قابل مذمت ہے؟

تو ایک جماعت اہل علم یہ کہتی ہے کہ یہ قابل تعریف ہے کیونکہ عشق لطافت طبیعت سے ظاہر ہوتا ہے جو جامد طبیعت ہوتا ہے وہ عاشق نہیں ہوتا اور جو عاشق نہیں ہوتا وہ موٹی طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔

یہ عشق عقل کو جلا بخشتا ہے ذہنوں کو صاف کرتا ہے بشرطیکہ یہ عشق حد سے نہ بڑھ جائے اور جب یہ حد سے بڑھ جائے تو پھر زہر قاتل بن جاتا ہے۔

ایک اور جماعت اہل علم کی کہتی ہے کہ عشق قابل مذمت ہے کیونکہ یہ عاشق کو اپنا اسیر بنالیتا ہے اور بہت دور مقام میں جا گراتا ہے میں کہتا ہوں ان دونوں اقوال میں فیصلہ کن بات یہ ہے کہ محبت چاہت اور میلان خوبصورت چیزوں اور ملائم چیزوں کی طرف قابل مذمت نہیں یہ مردہ حس اشخاص کے علاوہ سب انسانوں میں پایا جاتا ہے لیکن وہ عشق جو میلان اور محبت سے گذر کر عقل پر قبضہ کر لے اور خلاف حکمت کی طرف عاشق کو مبتلا کر دے تو ایسا عشق مذموم ہے اسے علمائے حکمت نے منع کیا ہے امام شعبیؒ فرمایا کرتے تھے۔

اذا انت لم تعشق ولم تدر ما الهوى

فانت او عير بالفلاة سواء

(ترجمہ) جب تو کسی سے عشق نہ کرے اور عشق سے بے خبر بھی ہو تو اور جنگل والا

اونٹ برابر ہیں۔

(فائدہ) یاد رہے کہ اس عشق سے یہاں پر عشق جائز مراد ہے جو اپنی بیوی سے ہو یا کسی نیک عالم سے محبت ہو یا اولاد سے محبت ہو آج کا جو مشہور اور حرام عشق ہے وہ مراد نہیں ہے۔.........(مترجم)

عشق کے نقصانات

(۱) عاشق حضرات عام طور پر شہوت سے اپنے نفس کو نہ بچا سکنے میں جانوروں کی حد سے بھی بڑھ گئے ہیں جب ان کی شہوت جماع پر قادر نہ ہو سکنے کی وجہ سے ادھوری رہ جاتی ہے تو یہ شہوت میں اور تیز ہو جاتے ہیں اور بدکاری کی ذلت میں پھنس کر اور ذلیل ہو جاتے ہیں جبکہ حیوان قضائے شہوت کے دفعیہ پر ہی کفایت کرتا ہے اور یہ عاشق اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے عقل کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

دین کا نقصان

عشق کی وجہ سے دنیا اور دین کا نقصان بہت ظاہر ہے دین کا نقصان تو یہ ہے کہ عاشق کا دل شروع شروع خالق کی فکر سے غیر متوجہ ہو جاتا ہے معرفت خداوندی، اللہ کا خوف اور حصول قرب الٰہی کی فکر نہیں رہتی اس کے بعد حرام کا جتنا ارتکاب کیا اتنا ہی وہ آخرت کے نقصان میں مبتلا ہوا اور خود کو پیدا کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا اس طرح سے وہ جتنا اپنی خواہشات و عشقیات کے قریب ہوتا گیا اتنا ہی اپنے مولا سے دور ہوتا گیا اور عشق اپنی حد حلال تک باقی نہیں رہتا بلکہ ترقی کر کے گناہ کی حدوں تک پہنچ جاتا ہے۔

دنیا کا نقصان

دنیا میں عشق کا نقصان یہ ہے کہ یہ دائمی غم، لگا تار فکر، وسواس، بے خوابی، کم کھانے، زیادہ جاگنے میں پھنسا رہتا ہے پھر یہ اعصاب پر مسلط ہو کر بدن کو پیلا، اعضاء میں رعشہ، زبان میں تو تلا پن، بدن میں لاغری کو پیدا کر دیتا ہے اور رائے کو بے کار، دل کو تدبیر مصلحت سے غائب، آنسوؤں کو لگا تار، حسرتوں کو مسلسل، چیخ و پکار کو جاری، سانس کو چھوٹا اور دل کو بجھا دیتا ہے پھر جب دل پر کامل غشی چھا جائے تو دیوانگی ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کو تلف ہونے کے دہانے پر لا کھڑا کرتی ہے اس طرح سے کتنے عاشق ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اس دیوانگی میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالا اور لوگوں میں اپنی قدر و منزلت کو تباہ کیا اور اکثر بیشتر بدنی سزا اور حد کی سزا کو پہنچے۔

باب 39

ابتلائے عشق کے بعد خود کو گناہ سے بچانے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من عشق فکتم و عف ثم مات مات شهيدا.

(ترجمہ) جس نے (کسی سے) عشق کیا پھر اس کو (اپنے دل ہی دل میں) چھپایا اور پاکدامنی اختیار کی (معشوق سے گناہ میں ملوث نہ ہوا) اور اسی (عشق کی حالت) میں فوت ہوا تو وہ شہید کی موت مرا۔

(جامع صغیر ۸۸۵۳، فیض القدیر ص ۱۸۰ جلد ۶ ۔ بحوالہ زبیر بن بکارؒ و زرکشیؒ وقال اسنادہ؟ صحیح، وذکرہ ابن حزم فی معرض الاحتجاج وقال رواتہ ثقات اھ۔ (مترجم)

(فائدہ) اگر کسی کو کسی سے عشق ہو جائے تو وہ اس حدیث پر عمل کر کے شہادت کا درجہ حاصل کرے احیاء العلوم کی شرح السادہ المتقین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کام کے انعام میں جنت میں داخل فرمائیں گے اس حالت میں وفات کو شہادت کا درجہ اس لئے دیا گیا ہے کہ جس طرح سے مسلمان خود کو دنیا کی لذات سے مستغنی کر کے کافر کے سامنے اعلاء کلمہ حق کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے اسی طرح عاشق عشق شدید کو دبا کر اللہ کے فرمان کے مطابق اس کے نتیجہ بد سے کنارہ کش رہتا ہے۔ (مترجم)

باب 40

عشق کی آفات
(مہلک بیماری، بدحالی، دیوانگی وغیرہ)

حکایت نمبرا:

مرتے دم تک گونگا رہا

کسریٰ بادشاہ کا ایک دربان ایک لونڈی پر عاشق ہوگیا بادشاہ نے ایک دن اس کو ڈانٹا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دے اس کو التباس ہوگیا جب جواب کے لئے حاضر ہوا تو اس کی زبان توتلی ہوگئی چنانچہ وہ اسی طرح پر گونگا ہی رہا بولنا چاہتا تو بول نہیں سکتا تھا اس کے لئے کسریٰ نے علاج کرانے کو طبیب بلائے لیکن ان کا اس پر کوئی بس نہ چلا اور وہ اسی حالت میں مرگیا۔

حکایت نمبر۲:

معشوق کا گھر دیکھنے سے ہی نیند آتی تھی

عمرو بن مناۃ خزاعی ایک مرتب لیلیٰ خزاعیہ کے پاس سے گذرا جب یہ ارا کہ کی بیوی تھی اور اپنی قوم کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی یہ عمرو حسن گفتار اور نفیس اشعار کہنے میں مشہور و معروف تھا اس سے عورتوں نے کہا یہاں آؤ ہمارے ساتھ باتیں کرو چنانچہ وہ ان سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھ گیا اور اس نے لیلیٰ بنت عینیہ کو دیکھا اور

اسے دل دے بیٹھا اور اس کا معاملہ عشق بڑھ گیا اور اتنا تیز ہوا کہ جب تک اس کے گھرانہ والوں کے گھر نہ دیکھ لیتا نیند نہ آتی اس کو وسوسہ ہو گیا عقل گم ہو گئی اور بس اسی کے ذکر میں زبان تر رہتی تھی اور اس کے بارہ میں بہت سے اشعار کہے۔

حکایت نمبر۳:

پتھر مارنے والا مجنوں

عبداللہ بن ہمام کہتا ہے کہ میں کسی کام کی خاطر (شہر سے باہر) نکلا تو میں نے ابن ابی مالک کو حیرہ اور کوفہ کے درمیان بیٹھے دیکھا میں نے اس سے پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا میں وہی کر رہا ہوں جو ہمارا ساتھی کرتا تھا میں نے پوچھا تمہارا ساتھی کون ہے؟ کہا لیلیٰ کا عاشق بنی عامر کا مجنوں، عبداللہ بن ہمام کہتا ہے اس کی ایک طرف پتھر پڑا تھا اس نے اس کو اٹھایا اور میرے پیچھے دوڑا (اور اتنے زور سے میری طرف غصہ سے پتھر پھینکا کہ) وہ مجھ سے بھی آگے جا گرا۔

حکایت نمبر۴:

اپنے بازو کاٹنے والا ننگا عاشق

محمد بن زیاد اعرابی کہتا ہے کہ میں نے گاؤں میں ایک دیہاتی کو دیکھا جس کے گلے میں تعویذ لٹکے ہوئے تھے خود ننگا تھا صرف شرمگاہ پر ایک چیتھڑا باندھا ہوا تھا اس کے پاؤں میں رسی بندھی ہوئی تھی اس کے پیچھے بڑھیا تھی جس نے رسی کو ایک کنارہ سے پکڑا ہوا تھا یہ دیوانہ اپنے بازو چباتا تھا میں نے بڑھیا سے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ میرا بیٹا ہے میں نے پوچھا اس کی یہ کیا حالت ہے؟ کیا اس کو شیطان کی طرف سے سرکشی تو نہیں؟ کہنے لگی نہیں اللہ کی قسم بلکہ یہ اور اس کی چچا زاد ایک ہی مکان میں پروان چڑھے اور جوان ہوئے اور یہ اس سے دل لگا بیٹھا اور وہ اس سے دل لگا بیٹھی لڑکی کے گھر والوں نے اس کو پابند کر رکھا ہے اور اس سے روک رکھا ہے اسی وجہ سے

میرے بیٹے کی عقل زائل ہوگئی ہے اور وہ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو میں نے بڑھیا سے پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ تو اس نے کہا اس کا نام عکرمہ ہے میں نے کہا اے عکرمہ تمہیں کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے کہا

اصابنی داء قیس وعروہ و جمیل

فالجسم منی نحیل

وفی الفواد غلیل

(ترجمہ) مجھے قیس (مجنوں) عروہ اور جمیل (جیسے عاشقوں) کی مرض لگی ہوئی ہے اس لئے میرا جسم لاغر ہے اور دل میں محبت کی شدید پیاس ہے۔

حکایت نمبر ۱۸:

ہارون رشید عاشق ہوگیا

سلیمان بن ابو جعفر بیمار ہوا اس کو پوچھنے کے لئے ہارون رشید بادشاہ اس کے پاس گیا اس نے سلیمان کے پاس ایک لونڈی کو دیکھا جو حسن و جمال اور شکل و شباہت میں انتہا درجہ کو پہنچی ہوئی تھی اس کا نام ضعیفہ تھا یہ ہارون رشید کے دل میں اتر گئی تو اس نے سلیمان سے کہا یہ مجھے ہبہ کردو تو اس نے کہا اے امیر المومنین (ہارون) یہ آپ کے لئے ہبہ ہے جب ہارون رشید نے لونڈی کو لے لیا تو سلیمان اس سے محبت ہونے کی وجہ سے بیمار پڑ گیا پھر سلیمان نے یہ اشعار کہے

اشکو الی ذی العرش ما

لاقیت من امر الخلیفہ

یسع البریہ عدلہ

ویرید ظلمی فی ضعیف

علـــق الـــفــؤاد بـــحبهــــا
کـــالـــحبر یعلق بـــالـصـحیفة

(ترجمہ)

(۱) مجھے خلیفہ (ہارون رشید) کے (میری لونڈی لے جانے کے) کام سے جو اذیت پہنچی ہے میں اس کو عرش والے (اللہ) کے سامنے شکایت کرتا ہوں۔

(۲) تمام مخلوقات میں اس کے انصاف کی چہل پہل ہے لیکن وہ ضعیفہ (لونڈی) کے حق میں مجھ پر ظلم کر رہا ہے۔

(۳) میرا دل اس کی محبت میں چپکا ہوا ہے جیسے سیاہی کاغذ سے چپکی ہوتی ہے جب ہارون رشید کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے لونڈی کو سلیمان کے پاس واپس کر دیا۔

حکایت نمبر۹:

دوران طواف عاشقوں پر رحمت کی دعا

حضرت اصمعیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو طواف میں یہ کہتے ہوئے سنا

اللھم مالک یوم القضاء و خالق الارض والسماء
ارحم اهل الهوی فانک قریب فمن دعا۔

(ترجمہ) اے اللہ! فیصلے کے دن کے مالک، آسمان و زمین کے خالق، عاشقوں پر رحم کریں کیونکہ آپ اس کے قریب ہیں جو آپ سے التجا کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر کہا

یا رب انک ذومن و مغفرة
ثـــــت بـــعـــــافیة مــــنـک

(ترجمہ)

اے پروردگار! آپ احسان اور مغفرت کرنے والے ہیں آپ اپنی طرف سے

تمہارے محبوب کو عافیت کے ساتھ سلامت رکھنا۔

میں نے کہا

اے عورت تو گناہ کی بات کرتی ہے اور وہ بھی طواف کی حالت میں؟

اس نے کہا مجھ سے دور ہٹ جا تجھے محبت جو نہیں ہوئی۔

میں نے کہا محبت کیا ہوتی ہے؟

تو اس نے کہا جو چھپائے چھپتی نہیں اور دیکھنے سے دکھائی نہیں دیتی اس کی ایسی ہی کمین گاہیں ہیں جیسے پتھر میں آگ چھپی ہوتی ہے اگر تو اس کو رگڑے تو اس سے آگ ظاہر ہوتی ہے اگر نہ رگڑے تو چھپی رہتی ہے۔

اصمعی کہتے ہیں کہ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے رہا حتی کہ اس کا گھر دیکھ لیا پھر جب کل کا دن ہوا تو سخت بارش ہوئی پھر میں اس کے دروازہ کے سامنے سے گزار جب کہ وہ اپنی ہم سن سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور ان سے یہ کہہ رہی تھیں ہمیں بارش نے پریشان کردیا ہے اگر یہ نہ برستی تو ہم طواف کے لئے نکلتیں پھر اس نے یہ شعر کہے

قالوا اضربنا السحاب وقطره

هذی السماء لرحمتی تبکی لاتعجبوا مما ترون فانما

(ترجمہ)

(۱) جب لوگوں نے میرے آنسو بہانے کی نقل اتارتے ہوئے بادل کو اور اس کی بارش کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ (بادل اور اس کی بارش نے ہمیں ایذا میں مبتلا کیا ہے)۔

(۲) جو تم دیکھ رہے ہو اس سے حیران مت ہوؤ کیونکہ یہ آسمان (میرے بہت رونے پر) ترس کھا کر رو رہا ہے (یعنی برس رہا ہے)

میرا دل عاشق نہ ہو جائے

ایک حاجی بیان کرتا ہے کہ میں طواف کر رہا تھا جب رات کا اکثر حصہ گذر چکا تو میں نے ایک ایسی حسین عورت کو دیکھا گویا کہ وہ پہلے میں گاڑی ہوئی ٹہنی پر چمکتا ہوا سورج ہے وہ عورت یہ کہہ رہی تھی ؎

رایت الھوی حلوا اذاجتمع الوصل
ومرا علی الھجر ان لابل ھو القتل

ومن لم یذق للھجر طعما فانہ
اذا ذاق طعم الوصل لم یدر مالوصل

وقدذقت طعمیہ علی القرب والنوی
فابعدہ قتل واقربہ خبل

(ترجمہ)

(۱) میں نے محبت کو مزے دار دیکھا ہے جب وہ وصال کے ساتھ حاصل ہو اور کڑوا دیکھا ہے جب جدائی ہو بلکہ یہ حالت قتل کے مترادف ہے۔

(۲) اور جس نے فراق کا ذائقہ نہیں دیکھا جب یہ وصال کا مزہ پائے گا تو اس کو کیا خبر کہ وصال محبوب کیا ہوتا ہے۔

(۳) میں نے تو قرب اور دوری دونوں ذائقے چکھ رکھے ہیں محبوب کی دوری قتل ہے اور اس سے قرب کا حاصل ہونا دل کو تباہ کرنا ہے

اس کے بعد وہ عورت مڑی تو مجھے دیکھ لیا اور کہا اے جوان! نیک گمان رکھنا، کیونکہ جس کی قوت کسی چیز کے اٹھانے میں کمزور ہو جائے وہ اس کو راحت حاصل کرنے کے لئے پھینک دیتا ہے اور محبت کے بوجھ اٹھانے سے بھاگتا ہے۔ میں نے اسی بات کا اظہار کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور کراماً کاتبین اس کو لکھتے

ہیں۔ اگر اس نے چھپ کر گناہ کرنے والوں کو معاف کر دیا تو میں بھی ان میں شامل ہوں گی اور اگر ان کو سزا دی تو ہائے حسرت گناہگاروں کے لئے۔ اس کے بعد وہ رونے لگی۔

تو جس خوبصورت انداز سے اس کے آنسو گر رہے تھے میں نے اتنا خوبصورت طرز سے ان جواہرات کو بھی گرتے ہوئے نہیں دیکھا جن کی لڑی ٹوٹ گئی ہو۔

پھر میں ڈر کے مارے اس سے دور ہو گیا کہ میرا دل اس پر دیوانہ نہ ہو جائے۔

حکایت نمبر۸:

بدکاری کو چھپاتے ہوئے مر گئی

ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ ایک عورت ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئی جب کشتی کے ایک جگہ پر پہنچی تو عورت نے کہا مجھے یہاں سے اوپر چڑھا دو۔

لوگوں نے کہا یہ تو چڑھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے؟

اس نے کہا مجھے ضروری ہے۔ چنانچہ اس کو اوپر چڑھا دیا گیا۔

وہ شخص کہتا ہے کہ (ہم اس کو وہاں چڑھا کر) آگے چلے گئے۔ پھر جب ہم واپس لوٹے اور اس کو دیکھا تو اس نے ایک بچہ جنا ہوا تھا اور خود مر چکی تھی۔

یہ وہ عورت تھی جو گناہ کے ارتکاب کے بعد اس کی عار کو چھپانے کے لئے اپنے شہر سے بھاگی تھی اور عار پر موت کو ترجیح دی۔ آپ بھی غور کریں کہ ناجائز خواہشات کرنے والوں کے ساتھ ان کی یہ حرکات کیا کچھ کرتی ہیں۔

حکایت نمبر۹:

عشق میں باپ کو داؤں پر لگانے والی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ''سیر العجم'' میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مستحکم ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے زیر

نگوں رہنے کا اقرار کیا تو اس نے مَلکِ سریانیہ کا محاصرہ کیا۔ اس مَلکِ سریانیہ نے حضر نامی شہر میں پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی۔ پھر وہاں سے اتر کر ایک تیر اٹھایا اور اس پر لکھا

اگر تم میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی تکلیف کے ساتھ فتح کر سکتے ہو۔''

پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا جس کو اردشیر نے پڑھا اور ایک تیر اٹھا کر اس پر لکھا

''جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو پورا کروں گا''

پھر اس کو شہزادی کی طرف پھینکا۔ تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا اور اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے۔ اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کا خون کیا۔ اور شہزادی کو بیاہ کر لے گیا۔

شادی کے بعد وہ ایک رات پلنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے اکثر رات نیند نہ آئی اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہے؟ (تمہیں نیند کیوں نہیں آ رہی؟) کہا میرا بستر درست نہیں ہے۔ تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان کر دیا تھا۔ تو بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا کھلاتا تھا؟

کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا اور مغز اور مکھن ہوتی تھی۔

تو اردشیر نے اس کو کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا اچھا سلوک نہیں کیا۔ اگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان کا بدلہ اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق عظیم ہونے کے باوجود اتنا گھناؤنا ادا کیا ہے تو میں ایسی عورت سے اپنے کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔

پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ دو پھر اس کو دوڑا دو چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئی۔

حکایت نمبر ۱۰:

آگ پر چڑھی ہانڈی میں چمچ کی جگہ ہاتھ ہلانے لگا

سمنون کہتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا اس کی ایک لونڈی سے اس کو بے حد محبت تھی۔ ایک دفعہ وہ لونڈی بیمار ہوئی۔ چنانچہ یہ اس کے لئے پتلی سی کوئی نرم غذا پکانے لگا اسی دوران جب وہ ہانڈی کو ہلا رہا تھا لونڈی نے ایک آہ بھری، تو جوان کے ہاتھ میں جو چمچ تھا وہ تو گر گیا اور یہ ہانڈی میں ہاتھ ہلانے لگ گیا کہ اس کی انگلیوں کا گوشت جھڑ گیا اور اس کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر جب لونڈی نے اس کی طرف دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہوا؟

تو جوان نے کہا کہ یہ تمہاری آہ کی جگہ ہوا ہے۔

حکایت نمبر ۱۱:

بیس کروڑ کی شادی

زینب بنت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اپنے حسن میں یکتا تھی موصولہ کے نام سے اس کو یاد کیا جاتا تھا۔ یہ ابان بن مروان بن الحکم کی بیوی تھی۔ جب ابان بن مروان فوت ہوا تو اس کے پاس (خلیفہ وقت) عبدالملک داخل ہوا (اپنی بھابھی)

زینب کو دیکھا تو اس نے عبدالملک کا دل چرالیا۔ تو عبدالملک نے زینب کے بھائی مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو لکھ بھیجا کہ تم میرے پاس آجاؤ چنانچہ وہ عبدالملک کے پاس آیا لیکن اپنی رہائش یحییٰ بن الحکم کے پاس رکھی۔ تو یحییٰ نے مغیرہ سے کہا کہ امیر المومنین (عبدالملک) نے آپ کی طرف اس لئے خط روانہ کیا ہے کہ وہ آپ کی بہن زینب سے شادی کرنا چاہتا ہے اگر آپ کا کوئی مطالبہ ہو تو اس سے مطالبہ کروں گا۔ اس نے کہا کہ میرا تو کوئی مطالبہ نہیں ہے تو یحییٰ نے کہا میں صرف آپ کی ذات کے لئے آپ کو چالیس ہزار اشرفیاں (تقریبا) بیس کروڑ) دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں زینب کو راضی کرلوں گا بس تم اس سے میری شادی کرادو۔ اس کے بعد تمہاری بہن کو (دنیا اور دولت سے) راضی کرنا اور اس سے شادی کرنا میرے ذمہ ہے۔ تو یحییٰ کو مغیرہ نے کہا اب اس کے بعد کیا حیلہ بہانہ رہ گیا۔ پھر اس کی اس سے شادی کرادی۔

جب اس شادی کی خبر عبدالملک بن مروان کو پہنچی تو اس پر بہت افسوس کیا۔ پھر یحییٰ بن الحکم کو ہر قسم کا لالچ دیا (کہ تم اس کو طلاق دیدو تاکہ میں اس سے شادی کروں) تو یحییٰ نے جواب میں کہا (مجھے آپ کے شاہی عوض کی کچھ حاجت نہیں (اب تو بس) گھی کے ڈبے اور زینب کافی ہیں یعنی جب زینب میرے پاس ہو تو یہ زندگی گھی کے ڈبوں پر پوری خوشی کے ساتھ کٹ سکتی ہے۔

باب 41

معشوق کی خاطر عاشقوں کے حیلے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے والے حضرات کی حکایات

حکایت نمبر1:

محل سے چھلانگ لگا کر جان دیدی

خلیفہ عبدالملک بن مروان کا ایک دربان ابوریحانہ کہتا ہے کہ عبدالملک ہر ہفتہ میں دو دن کھلی کچہری لگاتا تھا۔ وہ اسی طرح ایک روز بلند جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے مقدمات پیش کئے گئے ان میں سے ایک مقدمہ بلا ترجمہ کے تھا اس میں کسی نے لکھا کہ

> اگر امیر المومنین چاہے تو اپنی فلاں لونڈی کو حکم دے کہ وہ تین انداز سے گانا گائے۔ اس کے بعد میرے متعلق امیر المومنین جو حکم فرمائے مجھے بسروچشم قبول ہے۔

تو امیر المومنین غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فوراً حکم دیا کہ اے رباح! اس رقعہ والے کو میرے سامنے پیش کرو۔ تو باقی سب لوگ چلے گئے اور اس غلام کو پیش کیا گیا یہ جوان تمام نوجوانوں میں حسین ترین شکل و شباہت کا مالک تھا۔ عبدالملک نے اس کو کہا اے جوان! کیا یہ تمہارا خط ہے؟

اس نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ میرا ہی ہے۔ عبدالملک نے کہا تجھے ہم سے

کس چیز نے بے خوف کیا ہے؟ اللہ کی قسم میں تجھے تماشۂ عبرت بنادوں گا اور ایسے جرات کرنے والے تیرے جیسوں کے لئے تجھے سبق بنادوں گا۔ لونڈی کو میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ لونڈی کو پیش کیا گیا اس کی شکل ایسی تھی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اس کے ہاتھ میں سارنگی تھی۔ اس کے لئے کرسی بچھائی گئی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔

پھر عبدالملک نے کہا اے جوان اس کو حکم دو۔ نوجوان نے کہا اے لونڈی قیس بن ذریح کے اشعار گاؤ ؎

لقد کنت حسب النفس لو دام ودنا
ولکنما الدنیا متاع غرور

وکنا جمیعا قبل ان یظہر الھوی
بانعم حالی غبطۃ وسرور

فما برح الواشون حتی بدت لنا
بطون الھوی مقلوبۃ بظھور

(ترجمہ)

(۱) اگر ہماری محبت ہمیشہ رہتی تو خواہش کے بالکل موافق تھی۔ لیکن دنیا تو دھوکہ کا سامان ہے۔

(۲) عشق ومحبت کے ظہور سے پہلے ہم دونوں رشک وسرور اور خوشحالی میں رہتے تھے۔

(۳) (اسی طرح سے معشوق کی) رنگینیاں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ عشق کی حقیقت ظاہر ہوئی جو ظاہر کے خلاف تھی۔

(جب جوان نے یہ شعر سنے) تو اس پر جتنے کپڑے تھے سب پھاڑ دیئے

پھر عبدالملک نے جوان سے کہا تم اس (لونڈی) کو کہو کہ یہ دوسری طرز میں گائے نوجوان نے کہا جمیل (مجنوں) کے اشعار گا کر سناؤ ؎

الا لیت شعری هل ابیتن لیلة
بوادی القری انی اذن لسعید

اذقلت مابی یابثینة قاتلی
من الحب قالت ثابت ویزید

وان قلت ردی بعض عقلی اعش به
مع الناس قالت ذاک منک بعید

فلا انامردودبما جئت طالبا
ولاحبها فیما یبید یبید

یموت الهوی منی اذا مالقیتها
ویحیا اذافارقتها فیعود

(ترجمہ)

(۱) کاش میں جانتا ہوتا کہ وادی قری میں رات گزار لوں تو میں بڑا سعادت مند ہوتا۔

(۲) جب میں نے کہا کہ اے بثینہ! مجھے محبت میں قتل کر دینے والی میری محبت کا کیا بنا؟ کہنے لگی ویسے ہی پکی ہو چکی ہے بلکہ اور بڑھ رہی ہے۔

(۳) اگر میں نے اس سے کہا کہ میری کچھ عقل واپس کر دو تا کہ میں لوگوں کے ساتھ جینے کے قابل تو رہوں؟ اس نے کہا یہ (مطالبہ) تو تمہاری طرف سے بہت بعید ہے۔

(۴) جس کے مطالبہ کے لئے آیا ہوں اس سے محروم نہ کیا جاؤں اور جہاں محبوبہ کی محبت (آزمائش کی جگہ میں) ختم ہوتی ہے فنا ہو سکتی ہے۔

(۵) جب میں محبوبہ سے ملاقات کرتا ہوں تو خواہش عشق مٹ جاتی ہے اور جب

اس سے جدا ہوتا ہوں تو زندہ ہو کر لوٹ آتی ہے۔

جب ان اشعار کو لونڈی نے گایا تو جوان غش کھا کر ایک گھڑی کے لئے گر گیا۔ پھر جب افاقہ ہوا تو اس کو عبدالملک نے کہا۔ اس لونڈی کو تیسری طرز میں کہو تیرے لئے گا کر دکھائے۔

تو نوجوان نے کہا اے لونڈی قیس بن ملوح (مجنوں) کے اشعار گاؤ ۔

وفی الخیرة الغادین من بطن وجرة
غزال غضیض المقلتین ربیب

فلا تحسبی ان غریب الذی نائی
ولکن من تنین عنه غریب (۹۷)

(ترجمہ)

(۱) وادی وجرہ سے جیرہ شہر میں ہجرت کرنے والے ہرن، نگاہ کو نیچا رکھنے والے سوتیلے۔

(۲) تم یہ نہ سمجھنا کہ مسافر وہ ہے جو دور دراز سفر پر گیا ہو بلکہ دور دراز کا مسافر تو وہ ہے جس کو تم دور کر دو گی۔

جب لونڈی نے یہ شعر گائے تو اس جوان نے خود کو اسی بلند جگہ سے نیچے گرایا اور وہ نیچے پہنچتے ہی دم توڑ گیا۔

تو عبدالملک نے کہا اس پر افسوس ہے اس نے اپنے متعلق بڑی جلدی کی۔ اس کے متعلق میرا فیصلہ کچھ اور ہی تھا جو اس نے کیا ہے۔ پھر عبدالملک نے لونڈی کو حکم دیا اور اس کو محل سے باہر نکال دیا گیا۔ پھر اس جوان کے متعلق دریافت کیا (کہ یہ کون تھا؟) تو لوگوں نے کہا یہ کوئی بے وطن مسافر ہے اس کے بارہ میں کسی کو علم نہیں بس یہ تین راتوں سے بازاروں میں آوازیں دیتا تھا اور ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے

---

(۹۷) انظر دیوان مجنون لیلی ص ۲۹۔

کہتا تھا۔

غدا یکثر الواشون مناومنکم.

وتز داد داری عن دیار کم بعدا.

(ترجمہ) کل ہم میں اور تم میں بہت سے لوگ زیب و زینت کے ساتھ نکلیں گے۔ اور میرا گھر تمہارے گھروں سے اور زیادہ دور ہو جائے گا۔

حکایت نمبر۲:

عاشق و معشوق کا عجیب ترین واقعہ

ابوالفرج احمد بن عثمان ابن ابراہیم فقیہ ابن النرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی کم سنی کے زمانہ میں اپنے والد گرامی کی خدمت میں موجود تھا اس وقت آپ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ مجھے والد صاحب نے یہ بیان کیا کہ کس کس عجیب طریقہ سے لوگ نعمتوں تک پہنچے۔

ان حاضرین میں میرے والد گرامی کا ایک دوست ایسا تھا جس نے میرے والد کو اپنے دوست کی حکایت بیان کی۔ وہ کہتا ہے کہ میرا ایک تاجر دوست تھا جو دعوت میں ایک لاکھ دینار تک خرچ کر دیتا تھا۔ بڑی مروت والا تھا۔ اس کے سامنے دسترخوان چنا گیا اور اس میں (پھل سبزی) کو سامنے لایا گیا تو اس نے اس کو نہ کھایا تو ہم بھی اس کے کھانے سے رک گئے۔ اس نے کہا تم کھاؤ مجھے تو اس رنگ کے کھانے سے اذیت ہوتی ہے۔ تو اس نے کہا پھر بھی میں کھا کر آپ لوگوں کی مدد کروں گا۔ پھر اس نے اذیت برداشت کی اور کھایا۔ جب اس نے ہاتھ دھوئے تو بہت دیر لگا دی میں نے اس کے ہاتھ دھونے کو گنا تو اس نے چالیس مرتبہ دھوئے تھے۔ تو میں نے پوچھا ارے جناب کیا آپ کو وسواس ہو گیا ہے؟

تو کہا یہی وہ اذیت ہے جس کی خاطر میں اس سے خلاصی چاہتا تھا۔

میں نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے؟

تو وہ بیان کرنے سے رکا لیکن میں نے منت سماجت کی تو اس نے بیان کیا کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ اس نے وراثت میں میرے لئے معمولی سی نعمت چھوڑی تھی اور سرمایہ تجارت اور سامان ان کی دکان میں تھا اور ہماری دکان کرخ (شہر) میں تھی۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے کہا

اے میرے بچے! تیرے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ نہ مجھ پر کسی کا قرضہ ہے اور نہ میں نے کسی کا حق دبا رکھا ہے۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے کفن دینا اور اتنا مال مجھ پر صدقہ کرنا اور اتنے کا حج کرنا اور باقی مال میں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں اور میری اس وصیت کو یاد رکھنا۔

میں نے کہا کہ وہ کیا وصیت ہے؟

کہا اپنا مال فضول ضائع نہ کرنا کہ تو لوگوں کے مال کا محتاج بن جائے اور تجھے کچھ ہاتھ نہ آئے یاد رکھو! اصلاح کے ساتھ تھوڑا سا مال بھی بہت ہے اور فساد مال کے ساتھ بہت سارا مال بھی کچھ نہیں ہے۔ بازار سے وابستہ رہنا اور سب سے پہلے اس میں داخل ہونا اور سب سے آخر میں اس سے باہر نکلنا اور اگر تم میں سحری کے وقت بازار میں جانے کی ہمت ہو تو ایسا ضرور کرنا۔ اگر تم نے میری ان نصیحتوں پر عمل کیا تو دنیا تمہیں بڑا نام دے گی۔

چنانچہ میرا والد فوت ہو گیا۔ اور میں نے اس کی وصیت پر پورا پورا عمل کیا۔ سحری کے وقت بازار میں داخل ہوتا تھا اور عشاء کے وقت واپس آتا تھا۔ حتیٰ کہ جو لوگ کفن دفن کا انتظام نہ کر سکتے تھے تو ان کی ضروریات کو بھی میں ہی پورا کرتا تھا اور وہ میرے پاس ہی آتے تھے کوئی اور ان کی اس ضرورت کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ اور جو شخص اپنی کوئی چیز فروخت کرنے آتا تھا اور بازار والے اس کو نہیں خریدتے تھے تو اس کی چیز میں بکوا دیتا تھا۔

اسی طرح سے بازار کے ساتھ میری وابستگی کو ایک سال سے کچھ زائد عرصہ بیت گیا اور بازار والوں میں میرا ایک نام ہو گیا اور انہوں نے میری استقامت دیکھی اور میری عزت کرنا شروع کردی۔

اسی حالت میں میں ایک دن بازار میں بیٹھا ہوا تھا ابھی بازار گرم نہیں ہوا تھا کہ ایک عورت مصری گدھے پر سوار نظر آئی اس کی گدی پر شکاری پرندہ کی کھال کا رومال تھا اور ایک خادم بھی ساتھ تھا یہ عورت بادشاہوں کے وکیل المصرف اور خرید و فروخت کرنے والی کی شکل میں تھی۔ یہ بازار کے آخر تک پہنچی پھر واپس لوٹی اور میرے پاس آکر اتر پڑی چنانچہ میں (اس کے استقبال کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی عزت کی اور پوچھا آپ کیا چاہتی ہیں کیا حکم ہے؟ پھر میں نے اس کو غور سے دیکھا تو وہ اتنا حسین تھی کہ میں نے اس جیسی نہ تو پہلے دیکھی نہ اس کے بعد اب تک اس سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نظر نہ آئی۔ تو وہ بولی مجھے ایسا اور ایسا کپڑا درکار ہے۔ تو میں نے اس کی آواز میں ایک ایسا نغمہ اور ایسی شکل دیکھی جس نے مجھے قتل کردیا اور میں اسی وقت اس پر شدید ترین عشق میں مبتلا ہو گیا۔ تو میں نے اس کو جواب دیا آپ صبر کریں یہ لوگ چلے جائیں تو میں آپ کی فرمائش پیش کروں میرے پاس اس وقت بہت کم ہے جو آپ کے شایان شان ہے۔ پھر جو کچھ میرے پاس تھا وہ نکال کر میں نے سامنے رکھ دیا۔

پھر وہ بیٹھ کر میرے ساتھ باتیں کرتی رہی اور اس کے عشق کی میرے دل پر چھریاں چلتی رہیں۔ پھر اس نے اپنی انگلیاں ظاہر کیں تو وہ طلوع ہونے والے چاند کی طرح تھیں اور اس کا چہرہ چاند کے ہالہ کی طرح تھا۔ تو میں اس خوف سے اٹھ گیا کہ مجھ پر عشق کا معاملہ اس سے زیادہ سخت نہ ہو جائے (اور میں دیوانہ نہ ہو جاؤں) اور اس کو جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ میں نے اس کے لئے بازار سے لے کر پوری کردیں اور اس سارے سامان کی قیمت پانچ سو دینار (تقریبا ۲۵۰۰۰۰۰ پچیس لاکھ روپے) بنتی تھی۔ اس نے وہ سامان لیا۔ سوار ہو گئی اور مجھے کچھ بھی ادائیگی نہ کی اور

چلتی بنی۔

چونکہ میرے دل میں خواہش نفس گھر کر چکی تھی اس لئے میں نے اس کو ادائیگی کئے بغیر مال لے جانے سے نہ روکا اور نہ ہی اس کے گھر کا پوچھا اور نہ یہ کہ یہ کس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ جب وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئی تو میرے دل میں یہ آیا کہ یہ چکر بازتھی اور یہی میرے فقر وفاقہ کا سبب بنے گی۔ پس میں اپنے معاملہ میں ششدر اور حیران رہ گیا اور مجھ پر قیامت ٹوٹنے لگی۔ لیکن میں نے اپنی کیفیت کو چھپا لیا تا کہ لوگوں کے قرضوں کی وجہ سے مجھے کوئی شرمندگی نہ ہو۔ پھر میرے قبضہ میں جتنا سامان تھا اس کو میں نے بیچ ڈالا اور میرے پاس جتنے روپے نقد جمع تھے ان کو ساتھ ملا کر لوگوں کے قرضے اتار دیئے اور گھر بیٹھ گیا۔ اور وراثت میں جو زمین ملی تھی اس کے غلہ سے گذر اوقات کرنے لگا اور خود کو محنت ومشقت میں ڈال دیا۔ میری یہ حالت ایک ہفتہ کو پہنچی تو میں نے دیکھا کہ وہی عورت میرے گھر آئی ہے۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو جو کچھ مجھ پر بیتی تھی سب بھول گیا اور اس کے اعزاز میں کھڑا ہو گیا۔

تو اس نے کہا اے نوجوان ہم کسی کام میں مشغول ہو گئے تھے اس لئے تمہارے پاس دیر سے پہنچے۔ ہمیں یقین ہے کہ تم نے یہی سوچا ہوگا کہ ہم نے تمہارے ساتھ حیلہ بازی کی تھی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کا مرتبہ اس سے بلند کرے۔

اس نے کہا (میرے بیٹھنے کے لئے) تخت بھی بچھاؤ اور ترازو بھی منگواؤ تو میں نے پیش کر دیئے پھر اس نے خالص سونے کی اشرفیاں (تولنے کے لئے) نکالیں اور تمام حساب کتاب صاف کر دیا۔ پھر ایک یادداشت کا کاغذ نکالا جس میں کچھ اور سامان خریداری لکھا ہوا تھا۔ تو میں وہ مال لے کر تاجروں کے پاس گیا ان کے باقی ماندہ قرضے اتارے اور ان سے وہ سامان خریدا جس کی اس نے خواہش کی تھی اور میں نے بیچ کے بیچ اچھا خاصا منافع کما لیا وہ اس طرح سے کہ تاجروں نے (بیش بہا قیمتی) کپڑے دکھلائے میں نے ان کو اپنے دام لگا کر اپنے لئے خریدا پھر ان کو اس

عورت کے ہاتھ بیچ کر بہت سارا نفع کمایا۔ اور میں نے اسی دوران میں اس کی طرف محبت کی نظر سے بھی دیکھتا رہا اور وہ بھی مجھے ایسی نظر سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ میری نظر کو جان گئی ہو لیکن اس سے نفرت کا اظہار نہ کیا۔ پس میں نے اس سے مخاطب ہونے کا ارادہ کیا مگر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ پس سامان (خریداری) جمع ہو گیا جس کی قیمت ایک ہزار اشرفیاں (تقریباً پچاس لاکھ روپے) بنتی تھی۔ چنانچہ اس نے وہ سامان لیا اور سوار ہو کر چلی گئی۔ اس بار بھی میں نے اس سے اس کے ٹھکانہ کا نہ پوچھا۔ پھر جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو میں نے کہا یہ مضبوط ترین حیلہ ہے اس نے مجھے پانچ سو اشرفیاں ادا کر کے ہزار اشرفیوں کا مال ہتھیا لیا۔ اب اس کے بعد میرے پاس میری زمین ہی بیچنے کو رہ گئی تھی اور ذلیل و رسوا کرنے والا فقر و فاقہ ہی بچ گیا تھا۔ تو میں نے اپنے دل کو فقر و فاقہ میں رہ کر بھی اس کی ملاقات ہونے کا دلاسہ دیا لیکن ایک مہینہ تک وہ غائب رہی اور تاجروں نے ادائیگی کے مطالبہ میں اصرار شروع کر دیا تو میں نے اپنی زمین بیچنے کا اعلان کر دیا اور بعض تاجر تو مجھے چمٹ ہی گئے تو جو کچھ میرے پاس سونا چاندی موجود تھا سب کو قرضہ اتارنے کا لگا دیا۔

بس اسی حالت میں بیٹھا تھا کہ وہ عورت میرے پاس آئی جس کو دیکھ کر میری ساری پریشانی کافور ہو گئی۔ اب کی بار بھی اس نے تخت اور ترازو منگوائے اور اشرفیاں تلوادیں۔ پھر ایک لسٹ (فہرست) دی اس میں تقریباً دو ہزار اشرفیوں (ایک کروڑ) سے زائد کے مال کا آرڈر تھا تو میں تاجروں کو بلانے میں اور ان کو ان کی رقم واپس کرنے میں اور ان سے دوسرا سامان خریدنے میں مصروف ہو گیا۔ پس اس طرح سے ہمارے درمیان گفتگو طویل ہو گئی اور اس عورت نے پوچھ لیا کہ اے جوان کیا آپ کی کوئی بیوی ہے؟ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں تو کسی عورت کو پہچانتا بھی نہیں نیز اس کی اس بات نے مجھے اس کی طمع میں مبتلا کر دیا اور میں نے کہا یہی وقت اس سے خطاب کرنے کا ہے اگر اب بھی میں خاموش رہا تو یہ محرومی کی بات ہو گی پتہ نہیں یہ پھر آئے گی یا نہیں تو میں نے اس سے بات کرنے کا ارادہ کیا مگر

ہیبت چھا گئی تو میں یہ دکھانے کے لئے کھڑا ہو گیا گویا کہ میں سامان جمع کرنے کی تاجروں کو تاکید کر رہا ہوں۔ اس دوران میں نے اس کے خادم کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کچھ اشرفیاں دیں اور اس کو کہا تم یہ لے لو اور میرا کام کر دو اس نے کہا میں آپ کا کام آپ کی محبت کی خاطر ضرور کروں گا۔ تو میں نے اس کے سامنے اپنا سارا واقعہ کہہ سنایا پھر میں نے اس سے کہا تم میرے اور اس کے درمیان رابطہ کرا دو۔ تو وہ ہنس پڑا اور کہا جتنا تم اس کو چاہتے ہو وہ اس سے کہیں زیادہ تم سے عشق کرتی ہے۔ اللہ کی قسم! وہ جتنا تم سے مال خرید کرتی ہے اور اس لئے آتی ہے کہ تمہیں زیادہ دولت مند کر دے۔ آپ خود اس سے صاف صاف طریقہ سے یہ بات کر لیں اور مجھے چھوڑ دیں میں آپ کا یہ کام نہیں کر سکتا۔

اس خادم نے یہ بات کہہ کر مجھے جرات دلا دی تو میں نے اس سے گفتگو کی اور اس کے سامنے اپنے عشق اور محبت کا حال کہہ سنایا اور رو دیا تو وہ ہنس پڑی اور بہت اچھے انداز میں سراہا اور کہا کہ میرا خادم آپ کے پاس میرا پیغام لے کر آئے گا۔ پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور کچھ سامان نہ خریدا تو میں نے وہ سامان تاجروں کو واپس کر دیا۔ اور جو میں نے پہلی اور دوسری مرتبہ خریداری کی تھی اس سے مجھے ہزاروں درہم منافع حاصل ہوا لیکن اس رات اس کے شوق اور رابطہ کے منقطع ہونے کی وجہ سے نیند نہ آئی۔

جب کئی دن گذر گئے تو وہ خادم میرے پاس آیا میں نے اس کی عزت کی اور اس عورت کی خبر پوچھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! وہ تو آپ کی محبت میں بیمار ہو چکی ہے میں نے کہا کچھ تفصیل سے کہو تو اس نے کہا

> یہ عورت مقتدر باللہ (بادشاہ) کی ماں کی مخصوص ترین لونڈی ہے اس لونڈی کو لوگوں کے دیکھنے کی اور شاہی محل سے باہر جانے آنے کی خواہش کی تھی تو بادشاہ کی ماں نے اس کو اپنے گھر کے

داخلی اور خارجی کاموں اور خرید وفروخت کی وکیل بنا دیا تھا اللہ کی قسم اس لونڈی نے خود بادشاہ کی ماں سے بھی تمہاری بات چلائی ہے اور اس کے سامنے روئی بھی ہے اور اس کا سوال بھی کیا ہے کہ وہ آپ کی شادی اس سے کرادیں تو بادشاہ کی ماں نے کہا ہے کہ میں جب تک اس جوان کو دیکھ نہ لوں اس وقت تک تمہاری شادی اس سے نہیں ہوسکتی کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے تباہ کردے۔

(خادم نے کہا) اس لئے ضروری ہے کہ آپ کسی حیلہ اور طریقہ سے محل میں پہنچ جائیں اگر حیلہ کامیاب ہوگیا تو آپ کی شادی بھی اس سے ہو جائے گی اور اگر پردہ فاش ہوگیا تو آپ کی گردن ماردی جائے گی (آپ کی محبوب لونڈی نے) مجھے یہ پیغام دے کر آپ کی طرف روانہ کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر تم اس طریقہ پر راضی ہو تو ٹھیک ورنہ خدا کی قسم تم میرے تک اب کبھی نہیں پہنچ سکو گے اور نہ میں تم تک کبھی پہنچ سکوں گی۔

تو جو مشکلات میرے دل نے محسوس کیں انہوں نے مجھے تنبیہ کی کہ میں صبر ہی کرلوں پھر اس خادم نے کہا جب رات ہو تو تم خفیہ راستہ سے کسی طرح مسجد تک پہنچ جاؤ اور رات وہیں پر گذارو۔ تو میں نے ویسا ہی کیا جب سحری کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا گھوڑا لایا گیا ہے اور کچھ خادم ہیں جنہوں نے خالی صندوق اٹھا رکھے ہیں انہوں نے وہ صندوق مسجد میں رکھ دیئے اور واپس ہو گئے پھر وہی لونڈی باہر آ کر مسجد پر چڑھ آئی اور اس کے ساتھ وہ خادم بھی تھا جس کو میں جانتا تھا چنانچہ وہ عورت بیٹھ گئی اور باقی نوکروں کو کاموں پر روانہ کر دیا پھر مجھے بلایا اور بوسہ دیا اور کافی دیر تک گلے لگائے رکھا حالانکہ اس سے پہلے میں کبھی صرف بوسہ بھی نہ لے سکا تھا پھر اس نے مجھے ایک صندوق میں بٹھا کر اس کو تالا لگا دیا اور سورج طلوع ہوگیا اور نوکر چاکر

کپڑے اور ضرورت کی اشیاء مختلف مقامات سے لے کر جمع ہو گئے اور اس تمام سامان کو ان کی موجودگی میں باقی صندوقوں میں رکھ کر ان کو تالہ لگا دیا گیا یہ ان کو گھوڑے پر رکھ گئے جب میں اس صندوق میں بند ہو کر رہ گیا تو شرمندہ ہو کر کہنے لگا مجھے میرے نفس نے صرف ایک شہوت کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اس لئے کبھی تو میں اس کو ملامت کرتا تھا اور کبھی اس کو ہمت دلاتا تھا اور جان بچ جانے کی نذریں مانتا تھا اور کبھی اپنے قتل ہو جانے کا یقین ہو جاتا تھا یہاں تک کہ ہم محل تک پہنچ گئے اور نوکروں نے صندوق اٹھائے اور میرا صندوق اس نوکر نے اٹھایا جو اصل واقعہ کو جانتا تھا اور میرا صندوق باقی صندوقوں سے آگے کر دیا اور وہ عورت میرے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اور باقی نوکر باقی صندوق اٹھا کر اس عورت کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے پس جب بھی وہ عورت نوکروں اور دربانوں کے کسی طبقہ کے پاس سے گزرتی تھی تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم اس صندوق کی تلاشی لیں گے تو وہ ان کو ڈانٹ دیتی اور کہتی کہ ہمارے ساتھ یہ طریقہ کب سے شروع ہوا ہے؟ تو وہ رک جاتے اس دوران میری تو جان ہی نکلی جارہی تھی یہاں تک کہ ہم ایک خاص ملازم کے پاس جا پہنچے جس کو اس عورت نے استاد کے لقب سے مخاطب کیا تھا اور میں نے اسی سے جانا تھا کہ یہ تمام ملازموں میں سب سے بڑے عہدہ پر فائز ہے اس ملازم خاص نے کہا جو صندوق آپ کے ساتھ ہے اس کی تفتیش بہت ضروری ہے تو عورت نے بڑی منت وسماجت کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اس سے میں یہی سمجھا یہ عورت اس کے سامنے کسی حیلہ بہانے کی خاطر ہی عاجزی دکھا رہی ہے بس اسی دوران مجھ پر غشی سی چڑھ گئی اور صندوق اتارا گیا تا کہ اس کو چیک کیا جائے تو میری حالت آپے سے باہر ہو گئی اور گھبراہٹ کی وجہ سے میرا پیشاب نکل گیا اور (اس لکڑی کے) صندوق کے شگافوں سے بہنے لگا تو عورت نے کہا اے استاد! آپ نے ہمارا پانچ ہزار اشرفیوں (اڑھائی کروڑ) کا سامان رنگین کپڑوں اور عرق گلاب کو برباد کر دیا ہے یہ عرق گلاب کپڑوں پر الٹ گیا ہے جس سے سب رنگ دار کپڑے خراب ہو کر رہ گئے اب تو میں سیدہ

(مقتدر بادشاہ کی ماں) کے ہاتھوں ماری جاؤں گی تو خادم خاص نے کہا چل اس کو لے جا تم پر اور اس صندوق پر خدا کی لعنت ہو تو وہ عورت خادموں پر چلائی کہ اس صندوق کو جلدی سے اٹھاؤ تو اس طرح سے میں محل میں پہنچ گیا اور جان میں جان آئی پھر ہم اسی طرح سے چل رہے تھے کہ وہ عورت کہنے لگی ہائے ہم تباہ ہو گئے اللہ کی قسم مقتدر باللہ آ رہے ہیں اب تو مجھ پر پہلے سے بھی بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی اور نوکروں اور لونڈیوں کے درمیان سے میں نے مقتدر باللہ کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا

اے فلانی تو تباہ ہو جائے تیرے صندوق میں کیا ہے؟ مجھے چیک کراؤ تو اس نے کہا اے آقا سیدہ (آپ کی والدہ) کے ملبوسات ہیں میں ابھی آپ کے اور سیدہ کے سامنے کھولتی ہوں آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں پھر اس نے نوکروں سے کہا تم تباہ ہو جاؤ جلدی کرو تو انہوں نے جلدی کی اور مجھے ایک کمرہ میں لے گئے اور عورت نے مجھے جھنجوڑ کر کہا تم اس سیڑھی کے ذریعہ بالا خانہ پر چڑھ کر بیٹھ جاؤ پھر اس نے جلدی سے صندوقوں کھولا تو گیا اور سب صندوقوں کو تالے لگا دیئے گئے اور مقتدر باللہ تشریف لائے اور کہا صندوق کھولو تو اس نے صندوق کھلوا دیا تو جب اس میں کچھ نظر نہ آیا تو چلے گئے اور یہ عورت بالا خانہ میں میرے پاس آ گئی اور مجھے چومنے اور بوسے دینے لگی تو میری جان میں جان آ گئی اور جو کچھ بیتی تھی سب بھول گیا پھر وہ مجھے چھوڑ کر سارے دن کے لئے اس کمرہ کو تالا لگا کر چلی گئی پھر رات کے وقت آئی مجھے کھانا کھلایا پانی پلایا اور چلی گئی جب صبح ہوئی تو وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی سیدہ ابھی آتی ہیں تم سوچ سمجھ لو کہ تم ان سے کیسے مخاطب ہو گے پھر وہ سیدہ کے ساتھ آئی اور کہا اتر آؤ تو میں اتر آیا تو میں نے دیکھا سیدہ کرسی پر رونق افروز ہے اور اس کے پاس خادمائیں اور ایک میرے والی تھی تو میں نے زمین کو بوسہ دیا پھر سیدہ کے حضور کھڑا ہو گیا تو اس نے مجھے کہا بیٹھ جاؤ تو میں نے عرض کیا کہ میں تو سیدہ کا غلام اور نوکر ہوں میرا یہ مرتبہ کہاں کہ آپ کی موجودگی میں بیٹھنے کی جسارت کروں تو اس نے مجھے غور سے دیکھا اور کہنے لگی اے فلانی تو نے خوبصورت اور باادب شخص کو پسند کیا

ہے پھر وہ سیدہ چلی گئی اور میرے والی ایک گھڑی کے بعد واپس آئی اور کہا تم خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم سیدہ نے مجھے آپ کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت دے دی ہے لیکن ابھی تمہارے واپس جانے کا دشوار گذار لمحہ باقی ہے میں نے کہا اللہ حفاظت کریں گے۔

پس جب صبح ہوئی اس نے مجھے پھر صندوق میں اٹھایا اور ایک دوسرے چکر اور حیلہ کے ساتھ نکلی اس طرح سے میں مسجد میں پہنچ گیا اور اپنے گھر لوٹ کر صدقہ خیرات کیا اور زندہ سلامت بچ جانے پر اللہ کی حمد وثنا بجالایا پھر کئی دن بعد ایک خادم جس کے پاس خالص سونے کی تین ہزار اشرفیاں (ڈیڑھ کروڑ روپے کی) تھیں میرے پاس آیا اور کہا مجھے سیدہ نے حکم فرمایا ہے کہ میں یہ رقم اس کے مال سے لے کر آپ تک پہنچادوں اور اس نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ آپ اس سے لباس سواریاں نوکر چاکر اور ظاہری ٹھاٹھ باٹھ کے لئے جو کچھ درکار ہو سب خرید لو اور جب (بادشاہ کے سامنے کھلی کچہری میں) لوگ آتے ہیں تم بھی باب العامہ کے پاس آجانا اور اس وقت تک وہیں رہنا جب تک تمہیں بلایا نہ جائے کیونکہ خلیفہ وقت (مقتدر باللہ) نے اس کو تسلیم فرمالیا ہے کہ وہ آپ کی شادی اپنی موجودگی میں کرائیں گے اور جو رقعہ وہ اپنے ساتھ لایا تھا میں نے اس کا جواب لکھ دیا اور مال وصول کرلیا اور انہوں نے جو کچھ خریدنے کو کہا تھا میں نے بہت کم خریدا اور اکثر مال اپنے پاس بچا کر رکھ لیا اور باب العامہ کی طرف مقررہ دن میں خوبصورت انداز میں سوار ہو گیا اور لوگ آتے رہے اور خلیفہ کے پاس داخل ہوتے رہے اور میں باہر رکا رہا یہاں تک کہ مجھے بلایا اور میں بھی داخل ہو گیا میں نے دیکھا مقتدر تشریف فرما ہے اور جج حضرات افسران اور شاہی خاندان کے عظیم لوگ پاس بیٹھے ہیں۔ میں یہ مجلس دیکھ کر گھبرا گیا تو مجھے بتایا گیا کہ بادشاہ کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے چنانچہ میں نے طریقہ سے سلام کیا بعض جج حضرات جو وہاں پر موجود تھے خلیفہ ان سے پاس تشریف لے گئے اور مجھ سے ایجاب وقبول کرایا اور شادی کرادی پھر میں ان کی

سے باہر آیا اور باب العامہ کی ایک دہلیز کے قریب پہنچا تو مجھے ایک بڑے گھر کی طرف لے گئے جس میں بیش بہا قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے وہاں ضروریات کا سامان بھی مہیا تھا اور خدمت گار اور فرنیچر بھی میں نے ایسا خوبصورت سماں کبھی نہ دیکھا تھا جب مجھے وہاں بٹھا دیا گیا اور اکیلا چھوڑ دیا گیا جو مجھے وہاں لایا تھا وہ بھی رخصت ہو گیا میں وہاں ایک دن رہا اور کسی ایسے شخص کو نہ دیکھا جس کو میں جانتا تھا اور میں وہاں سے کہیں نہ گیا سوائے نماز ادا کرنے کی جگہ کے۔ اور نوکر چاکر تھے جو آ جا رہے تھے اور کھانے کا بہت بڑا انتظام تھا جو چنا جا رہا تھا اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے اور میری والی کا نام لے کر کہہ رہے تھے کہ آج فلاں کپڑے کے تاجر کے ساتھ فلاں عورت کی شب زفاف ہے اور میں خوشی کے مارے ان کی تصدیق نہیں کر پا رہا تھا۔ جب رات ہوئی تو بھوک نے مجھے نڈھال کر دیا دروازوں پر تالے پڑ چکے تھے اور میں اس لونڈی سے ناامید ہو چکا تھا اسی دوران میں گھر میں چکر کاٹنے لگا اتنے میں میری نگاہ باورچی خانہ پر پڑ گئی میں نے وہاں پر باورچیوں کو بیٹھا ہوا دیکھا تو ان سے کھانا مانگا انہوں نے مجھے نہ پہنچاتے ہوئے کسی منتظم کے سپرد کر دیا اور یہ پاس اتنے عظیم کھانوں میں سے صرف دو روٹیاں لے آئے جن کو میں نے کھا لیا اور اپنے ہاتھ اس اشنان سے دھو ڈالے جو باورچی خانہ میں موجود تھی اور میں یہی سمجھا کہ ہاتھ صاف ہو گئے ہیں اور میں اپنی جگہ لوٹ آیا جب رات ہو چکی تو اچانک طبلوں، بنسریوں کی اونچی اونچی آوازیں سنائی دیں دروازے کھول دیئے گئے اور میرے والی مجھے پیش کر دی گئی یہ اسی کو لے کر میرے پاس آئے تھے انہوں نے اس کو میرے پاس بٹھا دیا میں خوشی کے مارے اس کو خواب سمجھ رہا تھا چنانچہ اس کو وہ لوگ میرے پاس چھوڑ کر سب رخصت ہو گئے۔

جب ہم اکیلے ہوئے تو میں آگے بڑھا اور اس کو بوسہ دیا اس نے مجھے بوسہ دیا اور میری ڈاڑھی کو سونگھا تو دھکا دے کر حجلہ عروسی سے نیچے گرا دیا اور کہنے لگی میں نہیں سمجھتی تھی اے گھٹیا شخص کہ تو کامیاب ہو جائے گا پھر جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی

تو میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو لپٹ گیا اس کے پاؤں چومے زمین چومی اور پوچھا مجھے میرا گناہ تو بتلاؤ پھر جو چاہو کرلو؟ تو اس نے کہا تو تباہ ہو جائے تم نے کھانا کھایا مگر ہاتھ نہیں دھوئے تو میں نے اس کے سامنے اپنا سارا قصہ کہہ سنایا جب قصہ کے آخر میں پہنچا تو میں نے کہا مجھے یہ قسم اور یہ قسم پھر میں نے اس کی طلاق کا حلف اٹھالیا اور ہر اس عورت کی طلاق کا حلف اٹھایا جس سے نکاح کروں اور اپنے مال کے صدقہ کرنے کا اور اس مال کا بھی جس کا میں کبھی مالک بنوں اور پیدل حج کرنے کا اور اللہ کے ساتھ کفر کرنے کا حلف اٹھایا اور ہر وہ قسم اٹھائی جو مسلمان اٹھایا کرتے ہیں کہ میں اب کے بعد دیکر یکہ (کھانے کی قسم) نہیں کھاؤں گا اگر کھاؤں گا تو چالیس مرتبہ اپنے ہاتھ دھوؤں گا تو اس کو حیا آ گیا اور مسکرا کر زور سے بولی:

اے لونڈیو! تو دس کے قریب لونڈیاں اور خادمائیں حاضر ہو گئیں تو اس نے کہا کچھ لاؤ ہم کھانا کھائیں گے تو میرے سامنے بہت خوبصورت شکلوں کے کھانے اور شاہی طعام پیش کئے گئے ہم نے ان کو کھایا اور ہاتھ دھوئے پھر اس نے پینے کی چیزیں طلب کیں تو ہم نے پیا پھر ان خادماؤں نے نہایت خوبصورت اور پاکیزہ انداز ولہجہ میں گانا گایا پھر ہم پلنگ پر چلے گئے میں نے یہ رات بادشاہوں کی رات کی طرح گزاری اور ایک ہفتہ تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہفتہ کے دن مرعوب کن ولیمہ ہوا جس میں بہت سی (شاہی) لونڈیاں جمع ہوئیں جب ولیمہ کی کل ہوئی تو میرے والی (بیوی) نے کہا کہ دارالخلافہ اس سے زیادہ کی برداشت نہیں رکھتا کہ ہم اس سے زیادہ عرصہ تک یہاں تک قیام کریں اب ہمیں یہاں سے جانے کی اجازت لینی چاہئے چنانچہ بڑی منت سماجت سے میری بیوی نے اجازت حاصل کی اور بتایا کہ سیدہ نے ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جو پہلے کسی لونڈی کے ساتھ نہیں کیا تھا کیونکہ سیدہ مجھ سے بہت محبت کرتی تھی اور یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو سب سیدہ کا عطا کیا ہوا ہے اس نے مجھے خالص سونے کی پچاس ہزار اشرفیاں (تقریباً پچیس کروڑ روپے) اور چاندی جواہرات اور محل کے باہر کے کئی ذخیرہ بخشے اور مزید بھی کئی قسم کی اشیاء عطا

کی تھیں میری بیوی نے کہا کہ اب یہ سب تمہیں دیا ہے تم اپنے گھر جاؤ اور یہ مال بھی لے جاؤ اور ایک شاندار وسیع صحن کا مکان خرید و جس میں بہت بڑا باغ ہو بہت سے کمرے ہوں شاندار محل وقوع ہو تم اس میں منتقل ہو جاؤ اور مجھے اس کی اطلاع کر دینا تا کہ میں بھی وہاں آ جاؤں گی پھر اس نے مجھے دس ہزار اشرفیاں (تقریباً پانچ کروڑ روپے) دیئے جس کو میرے ساتھ ایک نوکر اٹھا کر لے گیا چنانچہ میں نے ایک مکان خریدا اور اطلاع لکھ کر روانہ کر دی تو وہ تمام نعمت اٹھا کر میرے پاس لے آئی یہ جتنی رونق اور آب و تاب تم دیکھ رہے ہو سب اسی کی طرف سے ہے وہ میرے پاس اتنے سال زندہ رہی اور میں اس کے ساتھ بادشاہوں جیسے عیش میں رہا لیکن میں اس کے باوجود تجارت بھی کرتا رہا اس طرح سے میرا مال بڑھ گیا اور عظمت بلند ہو گئی اور حالات باوقار ہو گئے اس نے میرے پاس یہ بچے بھی جنے پھر اس نے اپنی اولاد کی طرف اشارہ کیا--- پھر وہ فوت ہو گئی لیکن دیکر یکہ کی تلخی باقی رہی جس کی وجہ سے تم نے (چالیس مرتبہ ہاتھ دھونے کا مشاہدہ کیا ہے)۔

حکایت نمبر ۳:

عاشق زندہ دفن کر دیا گیا

وضاح الیمن (یمن کے ملک کا نہایت خوبصورت آدمی) اور ام البنین دونوں بچپن میں اکٹھے پروان چڑھے تھے وہ اس سے محبت کرتا تھا اور وہ اس سے محبت کرتی تھی یہ جوان اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا تھا جب یہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کرا دیا گیا (اور یہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے) اس لئے ان پر بہت بڑی بلا ٹوٹ پڑی جب ولید بن عبدالملک نے حج کیا تو اس کو ام البنین کے حسن کی رعنائیوں اور حسن ادب کی خبر پہنچی تو ولید نے اس سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ ملک شام میں لے گیا اور وضاح کی عقل ماری گئی یہ اس کے صدمہ سے روز بروز گھلتا رہا جب مصیبت انتہاء کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید بن الملک کے محل کے ارد

گرد روزانہ چکر کاٹنے لگا اس کو کوئی حیلہ نہیں ملتا تھا اس نے ایک دن پیلے رنگ کی ایک لونڈی کو دیکھا تو اس سے انس پیدا کیا اور اس سے پوچھا تم ام البنین کو جانتی ہو؟ تو اس نے کہا کیا تم میری مالکن کے بارہ میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس جوان نے کہا ہاں وہ میری چچا زاد ہے وہ میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوگی اگر تم اس کو اطلاع کردو۔ تو اس لونڈی نے کہا میں اس کو ضرور اطلاع کروں گی چنانچہ وہ لونڈی چلی گئی اور ام البنین کو اطلاع کردی تو ام البنین نے پوچھا اری تو تباہ ہو جائے کیا وہ ابھی تک زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں تو ام البنین نے کہا اس کو کہو کہ تم اپنی جگہ پر رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا قاصد نہ آجائے میں تمہارے لئے کوئی تدبیر کرتی ہوں تو اس نے حیلہ کر کے اس کو اپنے پاس منگوالیا اور صندوق میں بند کر دیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس بٹھایا اور جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا اس کو صندوق میں بند کر دیا ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک بادشاہ کو ایک قیمتی جوہر ہدیہ میں پیش کیا گیا تو اس نے اپنے ایک نوکر سے کہا یہ جوہر لو اور ام المومنین (ام البنین) کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ امیر المومنین کو ہدیہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب وہ اسکو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام البنین کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو ایک طرف ہو گیا مگر ام البنین کو معلوم نہ ہو سکا اور وضاح صندوق میں جا کر چھپ گیا اور خادم نے ام البنین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ جوہر مجھے عطا کر دیں تو ام البنین نے کہا تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کرو گے؟

تو وہ غلام خادم جب باہر گیا تو ام البنین پر سخت غصہ میں تھا اور ولید کے پاس آکر سارا واقعہ سنا دیا اور جس صندوق میں وضاح کو چھپایا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتادی تو ولید نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو میں تم پر اعتماد نہیں کرتا پھر ولید جلدی سے اٹھا اور ام البنین کے پاس پہنچا جب وہ گھر پر ہی تھی اور اس گھر میں بہت سے صندوق رکھے ہوئے تھے تو یہ آکر اسی صندوق پر بیٹھ گیا جس کے متعلق خادم نے بتایا تھا اور کہا اے ام البنین یہ صندوق مجھے ہدیہ کردو؟ تو اس نے کہا اے امیر

المومنین یہ بھی اور میں آپ کے ہیں تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہی صندوق چاہئے جو میرے نیچے ہے اس نے کہا اے امیر المومنین اس میں عورتوں والی کچھ مخصوص چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے اور کچھ نہیں چاہئے تو ام البنین نے کہا یہ آپ کا ہے تو ولید نے حکم کیا اور اس صندوق کو اٹھا لیا گیا اور دو غلاموں کو بلا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنواں پانی تک کھد گیا تو اپنا منہ صندوق پر رکھ کر کہا اے صندوق ہمیں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر سچ ہے تو ہم تمہاری خبر کو دفن کرتے ہیں اور تیرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر جھوٹی ہے تو لکڑی کے کسی صندوق کو دفن کرنے کا ہمیں کوئی گناہ نہیں ہے پھر اس نے اس کو حکم کیا اور اس کو گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارہ میں حکم کیا اور اس کو بھی اس کے اوپر پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام البنین اپنے محل میں روتی ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن منہ کے بل گر کر مری ہوئی پائی گئی۔

(فائدہ) یہ حکایت معافی بن زکریا کی روایت میں خلیفہ یزید بن عبدالملک کے متعلق بھی بیان کی گئی ہے۔ (منہ)

حکایت نمبر۴:

مقصد تک پہنچنے والا چالباز عاشق

حضرت شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ لقمان بن عاد بن عادیا جس نے سات صدیاں عمر پائی تھی عورتوں کے عشق میں مبتلا رہتا تھا وہ جس عورت سے بھی شادی کرتا وہی عورت اس کی عزت کے معاملہ میں خیانت کرتی تھی یہاں تک کہ اس نے ایسی کم سن لڑکی سے شادی کی جس نے مردوں سے شناسائی نہیں کی تھی اس نے اس کے لئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک گھر کھدوایا اور پھر زنجیر کی سیڑھی بنوائی اور اسی کے ذریعہ اس کے پاس چڑھ کر جاتا اور اترتا تھا جب یہ واپس لوٹتا تھا تو وہ سیڑھی ہٹا دی جاتی یہاں تک کہ اس لڑکی تک عمالقہ قوم کا ایک طاقتور جوان پہنچ گیا اور وہ لڑکی اس کے

دل میں اتر گئی تو وہ اپنے بھائیوں کے پاس آیا اور کہا اللہ کی قسم میں تمہیں ایک جنگ میں پھنسانا چاہتا ہوں تم میرا ساتھ دو انہوں نے کہا کیا بات ہے لقمان بن عاد کی بیوی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوگئی ہے انہوں نے کہا ہم اس تک تمہارے پہنچنے کا کیا حیلہ کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا تم اپنی تلواروں کو جمع کرلو اور مجھے ان کے درمیان رکھ کر ان کا ایک بڑا گٹھڑ بنالو پھر لہو ہم نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے واپس لوٹنے تک اپنی تلواریں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتے ہیں اور وہاں اس کو اپنی واپسی کی تاریخ بھی بتا دینا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تلواریں اٹھالائے اور ان کو لقمان کے پاس رکھ دیا اس نے ان تلواروں کو اپنے گھر کے ایک کونے میں رکھوا دیا جب لقمان چلا گیا تو جوان نے حرکت کی اور لڑکی نے اس کو کھولا یا اس طرح سے وہ جوان لڑکی کے پاس جاتا رہا جب لڑکی محسوس کرتی کہ لقمان آنے والا ہے تو اس کو تلواروں کے درمیان چھپا دیتی اس طرح سے کئی دن گذر گئے پھر وہ لوگ آئے اور اپنی تلواریں واپس لے گئے اس کے بعد ایک دن لقمان نے اپنا سر اٹھایا تو اس کو چھت کے ساتھ کھنکار چھپا ہوا تھا تو اس نے بیوی سے پوچھا یہ کس نے تھوکا ہے؟ اس نے کہا میں نے۔ تو لقمان نے کہا تو تم تھوکو جب اس نے تھوکا تو اس کا کھنکار وہاں تک نہ پہنچ سکا تو اس نے کہا ہائے تباہی مجھے تلواروں نے دھوکہ میں ڈال دیا پھر اس عورت کو پہاڑ کی چوٹی سے پھینکا اور وہ نیچے پہنچ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی پھر وہ غصہ ہو کر نیچے اترا تو اس کی صحر نامی بیٹی تھی وہ سامنے آئی اور اس نے پوچھا ابا جان کیا بات ہے (آپ اتنا غصہ میں کیوں ہیں) تو اس نے جواب میں کہا تو بھی عورتوں میں سے ہے پھر اس کے سر کو بھی چٹان پر مارا اور قتل کر دیا تو اس وقت سے عرب میں یہ کہاوت چل نکلی

ما اذنبت الاذنب صحر

(ترجمہ) اس عورت نے کوئی گناہ نہیں کیا مگر صحر والا گناہ کیا ہے۔

باب 42

لیلیٰ مجنوں کے حالات عشق

جولوگ عشق کے میدان میں بہت زیادہ مشہور ہوئے ان میں زیادہ مشہور لیلیٰ کا مجنوں (۹۸) ہے اس کے حالات بھی بہت ہیں اور اشعار بھی بہت ہیں ہم کچھ مختصر کر کے اس کے حالات نقل کرتے ہیں۔

نام ونسب مجنوں

علماء انساب نے اس کا نام ونسب میں اختلاف کیا ہے رباح عامر کہتے ہیں اس کا نام ونسب یہ ہے قیس بن الملوح بن مزاحم۔ اور ابوعبیدہ بختہ کہتے ہیں کہ یہ بختری بن جعدی ہے اور بعض اولاد علی سے منقول ہے کہ یہ قیس بن معاذ عقیلی ہے اور ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ یہ اقرع بن معاذ ہے۔ قاسم بن سوید حرمی فرماتے ہیں کہ بنو عامر میں تین مجنوں گذرے ہیں۔ (۱) لیلیٰ کا معاذ یہ معاذ بن کلیب ہے۔ (۲) قیس بن معاذ (۳) مہدی بن ملوح جعدی۔

---

(۹۸) قال الذهبي في السير: أنكر بعضهم ليلى والمجنون، وهذا دَفْعٌ بالصدر، فما مَن لم يعلم حُجّة على من عنده علم، ولا المثبت كالنافي، لكن إذا كان المثبتُ لشيء شبه خُرافة، والنافي ليس غَرَضُه دفعَ الحق فهنا النافي مُقدّم، وهنا تقعُ المكابرةُ وتُسكبُ العَبرة. توفي في حدود عام (٦٥) هجري. انظر السير ٤/٥--٧، تاريخ الإسلام ٣/٦٤، وكتاب الأغاني ١/٢ فما بعدها حيث ذكر أغلب القصص والأشعار التي سيذكرها المُصنّف.

لیلیٰ کا نام و نسب

اس میں بھی نسب دانوں نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں اس کا نام لیلیٰ بنت مہدی ہے بعض کہتے ہیں لیلیٰ بنت ورداز قبیلہ بنی ربیعہ نیز اس کی کنیت میں بھی دو قول ہیں۔ (۱) ام مالک اور اس کی کنیت کے ساتھ مجنوں نے اس کو اپنے اشعار میں مخاطب کیا ہے۔ (۲) ام الخلیل۔

حکایت نمبرا:

عشق کیسے پروان چڑھا؟

بنو عامر قبیلہ میں ایک عورت تمام عورتوں سے زیادہ حسین وجمیل تھی اور یہ عقل مند اور باادب بھی تھی اس کا نام لیلیٰ بنت مہدی تھا مجنوں کو جب اس کی اور اس کے جمال و دانشمندی کی اطلاع ہوئی چونکہ یہ عورتوں سے میل ملاپ کا دلدادہ تھا اس لئے اس نے بہت خوبصورت پوشاک پہنی اور جانے کے لئے تیار ہوا جب اس کے پاس بیٹھا اور آمنے سامنے بات کی تو حیران کر کے اس کے دل میں اتر گئی چنانچہ مجنوں اس سے اور وہ مجنوں سے تمام دن باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی اور مجنوں گھر لوٹ آیا اور وہ رات کاٹنا طویل ہوگئی حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو پھر اسی کی طرف چل دیا اور شام تک اس کے پاس رہا پھر لوٹ آیا اور یہ رات گذشتہ شب سے بھی زیادہ طویل ہوگئی نیند کرنے کی کوشش کی مگر نا کام رہا پھر وہ ہر روز اس کے دیدار کو جاتا اور اپنے پاس ہر آنے جانے والے کو چھوڑ دیا اس طرح سے لیلیٰ کے دل میں بھی مجنوں کی محبت بیٹھ گئی جیسے مجنوں کے دل میں لیلیٰ کی محبت بیٹھ گئی تھی پھر ایک دن ایسا آیا کہ مجنوں اس سے بات کرتا تھا مگر وہ اپنا منہ پھیر لیتی تھی اور دوسری طرف کر لیتی تھی اس کا مقصد (مجنوں کا امتحان کرنا تھا) لیلیٰ کا یہ رویہ دیکھا تو بہت گراں ہوا اور چلا گیا جب لیلیٰ کو اس کے ناراض ہو جانے کا ڈر ہوا تو اس نے مجنوں کی طرف متوجہ

ہو کر کہا ؎

کلانا مظهر للناس بغضا
وکل عند صاحبه مکین

(ترجمہ) ہم دونوں میں سے ہر ایک لوگوں کے بغض کو پیدا کر رہا ہے جبکہ ہم دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے دل میں اتر چکا ہے۔

تب جا کر مجنوں کو مسرت ہوئی اور لیلیٰ نے کہا میں نے تمہارا امتحان کرنا چاہا تھا ورنہ تیرے دل میں جتنا میری محبت ہے اس سے کہیں زیادہ مجھے تم سے محبت ہے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کرتی ہوں کہ اگر اب کے بعد میں تیرے سوا کسی اور شخص کے پاس بیٹھوں تو مر جاؤں ہاں اگر مجھے مجبور اور بے بس کر دیا جائے تو اور بات ہے تو مجنوں یہ بات سن کر بہت زیادہ خوش ہو کر واپس لوٹ گیا۔

حکایت نمبر ۲:

مجنوں کو لیلیٰ سے دیوانگی کی حد تک محبت تھی کیونکہ یہ دونوں بچپن میں اپنی قوم کی بکریاں اکٹھے چرایا کرتے تھے اس لئے ان دونوں کے دل ایک دوسرے سے معلق ہو گئے تھے لیکن مجنوں لیلیٰ سے عشق میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل گیا تھا یہ دونوں ایک ساتھ ہی رہتے تھے حتیٰ کہ جوان ہو گئے جب قبیلہ والوں کو ان کی آپس کی چاہت کا علم ہوا تو لیلیٰ کو پردہ کرا دیا گیا جس سے مجنوں کی عقل جاتی رہی۔

حکایت نمبر ۳:

مجنوں طواف میں کیا دعا کر رہا تھا؟

جب مجنوں کے وہ حالات ظاہر ہوئے جن کو سب جانتے ہیں اور لوگوں نے اس کو عشق میں مبتلا دیکھا تو اس کے باپ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے تمہارا بیٹا جس

مصیبت میں مبتلا ہو گیا اس کو تو تم نے دیکھا ہی ہے اگر تم اس کو مکہ شریف میں لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے اس کی نجات کی دعا مانگو اور آنحضرت سے روضہ اقدس کی زیارت کراؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ہمیں امید ہے کہ اس کی عقل لوٹ آئے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کریں گے تو اس کا باپ (مجنوں کو لے کر) مکہ پہنچا اور طواف شروع کر کے مجنوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتا رہا اور مجنوں (طواف کرتے ہوئے) یہ دعا کر رہا تھا

دعا المحرمون الله يستغفرونه
بمكة وهنا ان ستمحى ذنوبها

ونـاديت ان يارب اول سولتي
لنفسي ليلى ثم انت حسيبها

فان اعط ليلى فى حياتي لايتب
الى الله خلق توبة لا اتوبها

(ترجمہ)

(۱) محرم حضرات مکہ میں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔

(۲) اور میری التجاء یہ ہے کہ اے میرے پروردگار! میرا پہلا سوال میرے نفس کے لئے لیلیٰ کا ہے تو اس کا نگران ومحافظ ہے۔

(۳) اگر مجھے میری زندگی میں لیلیٰ عطاء کر دی جائے تو چاہے باقی مخلوق اللہ تعالیٰ سے (گناہوں کی) توبہ نہ کرے میں (ضرور) توبہ کرلوں گا۔

حتیٰ کہ جب مجنوں منیٰ میں پہنچا تو کسی نے وہاں کے خیموں سے آواز دی اے لیلیٰ تو مجنوں بے ہوش ہو کر گر پڑا اور لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور اس کے چہرہ

پانی چھڑکا جبکہ اس کا باپ اس کے سرہانے میں رو رہا تھا پھر جب مجنوں کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔

وداع دعا اذنحن بالخيف من منى
فهيج اطراف الفواد و مايدرى

دعا باسم ليلى غير هافكانما
اطار بليلى طائرا كان في صدرى

(ترجمہ)

(۱) جب ہم منیٰ میں مسجد خیف کے پاس تھے تو کسی نے پکارا اور میرے دل کی دھڑکنوں کو لاشعوری میں تیز کر دیا۔

(۲) اس نے کسی اور لیلیٰ کو پکارا تھا لیکن جس لیلیٰ کا پنچھی میرے سینے میں تھا اس کو بیدار کر دیا۔

حکایت نمبر۴:

حج کے دوران مجنوں کا جنون

بعض مشائخ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے لئے حاضر ہوا جب منیٰ میں پہنچا تو وہاں کے ایک پہاڑ پر ایک جماعت کو دیکھا تو میں بھی ان کے پاس چلا گیا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک جوان ہے خوبصورت چہرہ والا رنگ اس کا پیلا پڑ چکا ہے اور بدن گھل چکا ہے اور لوگوں نے اس کو تھام رکھا ہے میں نے ان سے اس کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہی قیس ہے جس کو لوگ مجنوں کہتے ہیں اس کا والد اس کو بیت اللہ شریف اور روضہ اقدس کی حاضری کے لئے لے کر آیا ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء عطا کر دیں میں نے پوچھا تم نے اس کو پکڑ کیوں رکھا ہے؟ انہوں

نے کہا ہمیں ڈر ہے کہ یہ اپنی دیوانگی میں کوئی حرکت کر کے اپنی جان نہ کھو بیٹھے جبکہ مجنوں ان کو کہہ رہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ دو میں نجد کی نسیم صبا کھانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک شخص نے مجھے کہا یہ مجنوں آپ کو نہیں جانتا اگر آپ چاہیں تو اس کو یہ کہیں کہ میں نجد سے آیا ہوں اور پھر لیلیٰ کا حال بتاتا ہوں تو میں نے اس بات کو منظور کر لیا اور اس کے قریب ہو گیا تو لوگوں نے کہا اے قیس یہ شخص نجد سے آیا ہے تو مجنوں نے ایک آہ بھری میں نے سمجھا کہ شاید اس کا جگر پارہ پارہ ہو گیا پھر اس نے مجھ سے ایک ایک جگہ اور ایک ایک وادی کا پوچھا اور میں نے اس کو بتایا اور وہ روتا رہا پھر اس نے چند اشعار کہے (جن کو ہم نے اختصار کی وجہ سے یہاں ذکر نہیں کیا۔)

حکایت نمبر۵:

مجنوں کی دیوانگی کا سبب

جب مجنوں کا لیلیٰ سے عشق شروع ہوا اور محبت نے شہرت پکڑی تو مجنوں کے پاس لیلیٰ کے گھر والے آئے اور اس کو لیلیٰ سے بات چیت کرنے اور اس کو دیکھنے سے منع کیا اور اس کو قتل کر دینے کی دھمکی دی تو اس کے پاس ایک عورت آیا کرتی تھی جو اس کو لیلیٰ کی خبر دیا کرتی تھی تو انہوں نے اس عورت کو بھی اس سے روک دیا تو پھر مجنوں خود رات کے اندھیروں میں قبیلہ والوں سے چھپ کر جاتا رہا جب اس طرح سے اس کا آنا جانا بہت ہوا تو لیلیٰ کا باپ اپنی قوم کے چند افراد کو ساتھ لے کر خلیفہ وقت مروان بن الحکم کے پاس گیا اور اس سے مجنوں کی شکایت کی اور اس سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمیں ہمارے علاقہ کے افسر کے نام فرمان لکھ دیں تاکہ وہ مجنوں کو لیلیٰ سے بات چیت کرنے سے روک دے تو مروان نے اپنے افسر کے نام ان لوگوں کو فرمان لکھ کر دیا کہ وہ قیس (مجنوں) کو بلوا کر اس کو لیلیٰ سے ملاقات کرنے سے روک دے اور اگر پھر بھی مجنوں باز نہ آئے تو ان کو مجنوں کا خون معاف ہے جب یہ فرمان اس کے افسر کے پاس پہنچا تو اس نے کارندے روانہ کر کے قیس اور اس کے باپ

اور اس کے گھر والوں کو بلا کر جمع کیا اور ان کے سامنے مروان کا فرمان پڑھ کر سنایا اور قیس سے کہا تم خدا سے ڈرو اپنے خون کو ضائع نہ کرو لیکن قیس یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا ۔

الا حجبت لیلی و آلی امیرھا
علی یمینا جا ھداً الا ازورھا

واوعدنی فیھا جال ابو ھم
ابی و ابوھا خشنت لی صدورھا

علی غیر شیء غیر انی احبھا
وان فوادی عند لیلی اسیرھا

(ترجمہ)

(۱) ہائے مجھ سے لیلیٰ کو چھپا دیا گیا اور اس کے افسر نے مجھے مضبوط قسم دی ہے کہ میں اس سے نہ ملا کروں۔

(۲) لیلیٰ کے متعلق بہت سے جوانوں نے مجھے دھمکی دی ہے ان میں ان کا باپ بھی ہے جو میرا بھی باپ ہے اور لیلیٰ کا بھی ان سب کے میرے لئے سینے تنگ ہو گئے ہیں۔

(۳) وہ کسی اور چیز پر مجھے مجبور کرتے ہیں لیکن میں تو لیلیٰ کو چاہتا ہوں اور میرا دل لیلیٰ کے پاس اسیر ہے

جب مجنوں لیلیٰ (کی ملاقات اور گفتگو) سے مایوس ہوا اور یقین ہو گیا کہ اب کوئی راستہ باقی نہیں رہا تو وہ مبہوت العقل جیسا ہو گیا اور تنہائی پسند ہو گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگ گیا پھر اس کا معاملہ اس سے بھی بڑھ گیا حتی کہ اس کی عقل جاتی رہی اور کنکریوں اور مٹی سے کھیلنے لگ گیا اور لیلیٰ کے ذکر کے علاوہ اور اس

کے حق میں شعر کہنے کے علاوہ کچھ نہیں جانتا تھا جب لیلی کو مجنوں کی دیوانگی کی یہ خبر پہنچی تو اس کی جدائی سے غم اور بے صبری کا پیانہ بھی لبریز ہو گیا۔

حکایت نمبر۹:

مجنوں اپنا گوشت کھانے لگا

(خلیفہ) مروان بن حکم نے ایک آدمی کو بنو عامر کے قبیلہ کے واجبات وصول کے لئے مقرر کیا جب اس نے مجنوں کی خبر سنی تو اس کو پیش کرنے کا حکم دیا جب اس کو پیش کیا گیا تو اس سے حال پوچھا اور اشعار سنانے کی فرمائش کی تو مجنوں نے (اپنے عمدہ) اشعار سنائے (جن کو سن کر وہ) والی نہایت حیران ہوا اور مجنوں سے کہا تم میرے پاس رہو میں تمہارے لئے لیلیٰ سے ملاقات کا کوئی حیلہ ڈھونڈتا ہوں چنانچہ مجنوں اس کے پاس جاتا رہا اور اس سے گپ شپ لگاتا رہا بنو عامر ہر سال ایک میلہ لگایا کرتے تھے اور وقت کا موجودہ حکمران ان کے ساتھ میلہ میں شرکت کرتا تھا تاکہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو چنانچہ میلہ کا وقت آیا اور مجنوں نے اس حکمران سے کہا کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں بھی آپ کے ساتھ اس میلہ میں شریک ہوسکوں؟ تو اس حکمران نے اس کو اجازت دے دی جب والی نے میلہ میں نکلنے کی تیاری کر لی تو مجنوں کے قبیلہ کی ایک جماعت والی کے پاس آئی اور اس کو کہا اس مجنوں نے آپ کے ساتھ نکلنے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ یہ لیلیٰ کو دیکھ سکے اور اس سے باتیں کر سکے جبکہ لیلیٰ کے گھر کے لوگ اس کی تاک میں ہیں اور خلیفہ وقت نے ان کو مجنوں کا خون معاف کر دیا ہے اگر یہ ان کے سامنے آیا تو ---- جب ان لوگوں نے والی وقت کو یہ اطلاع دی تو والی نے مجنوں کو اپنے ساتھ نکلنے سے منع کر دیا اور اس کے لئے صدقہ کی گئی اونٹنیوں کی پیش کش کی مگر مجنوں نے ان سب کو ٹھکرا دیا اور یہ شعر کہے۔

ردت قلائص القرشی لما
بدا لی النقض منہ للعہود

سعوا للجمع ذاک و خلفونی
الی حزن اعالجہ شدید

(ترجمہ)

(۱) جب میرے سامنے قرشی کی عہد شکنی ظاہر ہوئی تو میں نے اس کو لمبی ٹانگوں والی اونٹنیاں واپس کر دیں

(۲) یہ خود تو میلہ میں چلے گئے اور مجھے غم سہنے کے لئے پیچھے چھوڑ گئے جس کا مداوا بہت مشکل ہے۔

جب مجنوں نے یقین کرلیا کہ اس کو ملاقات سے روک دیا گیا اور اس سے ملاقات کا کوئی چارہ نہیں ہے تو اس کی عقل جاتی رہی وہ جو کپڑا بھی پہنتا اسکو پھاڑ دیتا اور اپنے رخ پر ننگا چلا جاتا تھا بات چیت تک کرنے کی کوئی عقل نہ رہی اور نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیا جب اس کے باپ نے دیکھا کہ اس نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے تو اس کے تلف ہو جانے سے ڈر گیا اور اس کو پکڑ کر قید کر دیا تو مجنوں نے اپنا گوشت چبانا اور خود کو زمین پر مارنا شروع کر دیا جب اس کے باپ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اس کو کھول کر آزاد کر دیا تو مجنوں نے جنگلوں میں عریاں پھرنا اور مٹی سے کھیلنا شروع کر دیا مجنوں کی ایک دائی تھی جس کے علاوہ اور کسی سے وہ مانوس نہیں ہوتا تھا یہی اس کے پاس روٹی اور پانی لے جاتی اور اس کے پاس رکھتی تھی کبھی تو مجنوں کھا لیتا تھا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا۔

حکایت نمبر ۷:

مجنوں کی خاطر لیلیٰ کی تڑپ

ایک شخص نے تلاش معاش کے لئے سفر کیا اور ایک خیمہ کے پاس جا پہنچا جو نصب شدہ تھا یہ شخص بارش میں گھر چکا تھا اس لئے اس خیمہ کی طرف رخ کیا اور پاس جا کر کھنکارا تو ایک عورت نے اس کو جواب میں کہا کہ اتر آؤ تو وہ شخص اتر آیا اور اس خیمہ والوں کے اونٹ اور بکریاں بھی شام کو واپس آگئیں ان کے یہ جانور بہت تعداد میں تھے اور چرواہے بھی بہت تھے اس عورت نے کسی ایک غلام کو کہا تم اس جوان سے پوچھو یہ کہاں سے آیا ہے؟

تو میں نے کہا یمامہ اور نجد کی طرف سے۔

تو اس نے پوچھا نجد کے کون سے شہر اور علاقے تم نے دیکھے ہیں؟

میں نے کہا سب علاقے دیکھے ہیں۔

اس نے کہا تم وہاں کس کے پاس ٹھہرے تھے؟

میں نے کہا قبیلہ بنو عامر میں تو اس نے ایک درد بھری آہ کھینچی اور پوچھا بنو عامر کے کس قبیلہ کے پاس؟

میں نے کہا بنو حریش کے پاس تو اس کے آنسو امڈ آئے پوچھا کیا تم نے اس جوان کا ذکر سنا ہے جس کا نام قیس ہے اور لقب مجنوں ہے؟

میں نے کہا اللہ کی قسم میں اس کے والد کے پاس ہی مہمان ہوا تھا اور میں مجنوں کے پاس بھی گیا تھا تا کہ اس کو دیکھوں وہ بے چارہ جنگلوں میں وحشی جانوروں کے ساتھ پریشان حال تھا نہ تو اس کو کچھ عقل تھی نہ سمجھ بس جب اس کے سامنے لیلیٰ کا ذکر کیا جاتا تھا تو روتا تھا اور اس کے حق میں اشعار کہتا تھا وہ جوان کہتا ہے کہ اس عورت نے اپنے اور میرے درمیان سے پردہ ہٹا دیا اس کی شکل ایسی تھی جیسے چاند کا ٹکڑا اس کی مثل میری آنکھ نے کوئی (حسین) نہیں دیکھا پھر وہ رونے لگ گئی حتیٰ کہ

لمبے لمبے سانس لے کر زور سے روتی رہی میں نے تو یہی سمجھا کہ اللہ کی قسم اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے تو میں نے اس سے پوچھا اے عورت تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی لیکن وہ بہت دیر تک اسی حالت میں روتی اور چلاتی رہی پھر اس نے یہ شعر کہے ۔

الالیت شعری والخطوب کثیرۃ
متی رحل قیس مستقل فراجع

بنفسی من لایستقل برحلہ
ومن ھو ان لم یحفظ اللہ ضائع

(ترجمہ)

(۱) کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ زمانہ کے حوادثات بہت ہیں قیس کا قافلہ تیار ہو کر کب لوٹنے والا ہے۔

(۲) میری جان قربان ہو اس (مجنوں) پر جس کا قافلہ روانہ نہیں ہو رہا جس کی اللہ تعالیٰ حفاظت نہ کرے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد وہ پھر رونے لگی حتیٰ کہ غشی چھا گئی جب افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا اے اللہ کی بندی! تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہی وہ منحوس لیلیٰ ہوں جو اس کی یاری نہ کر سکی۔

حکایت نمبر۸:

مجنوں کی لیلیٰ کے خاوند سے ملاقات

ایک مرتبہ مجنوں لیلیٰ کے خاوند کے پاس سے گذرا جبکہ اس کا خاوند سردی کے دن میں آگ تاپ رہا تھا اس کے سامنے کھڑے ہو کر مجنوں نے کہا ۔

بربک هل ضممت الیک لیلی
قبیل الصبح او قبلت فاها

وهل رفت علیک قرون لیلی
رفیف الاقحوانه فی نداها

(ترجمہ)

(۱) تجھے تیرے پروردگار کی قسم کیا تو نے لیلیٰ کو گلے لگایا ہے صبح سے پہلے یا اس کا منہ چوما ہے۔

(۲) اور کیا لیلیٰ کے کے بال تجھ پر لہلہائے ہیں جس طرح کہ گل بابونہ اپنے کھیت میں لہلہاتا ہے۔

تو لیلیٰ کے خاوند نے کہا اب جبکہ تو نے مجھے قسم دے کر کے پوچھا ہے تو میں جواب دیتا ہوں کہ ہاں۔ تو مجنوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے انگاروں کو دبوچ لیا اور ان کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور انگارہ اس کی ہتھیلیوں سمیت گر گیا۔

حکایت نمبر۹:

لیلیٰ کی قبر چومتے چومتے مر گیا

کثیر کہتا ہے کہ میں مجنوں کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا اے قیس میں تم سے تعزیت کرتا ہوں اس نے پوچھا کس کے نام کی؟ کہا لیلیٰ کی تو وہ اسی وقت اپنے اونٹ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا اور میں بھی اس کے ساتھ ہی اپنے اونٹ کی طرف اٹھ گیا پھر ہم اس کے قبیلہ کی طرف آئے اور ہمیں اس کی قبر کا پتہ بتایا گیا تو مجنوں آگے بڑھا اور اس کو چومنے لگا، اس سے چمٹنے لگا، اس کی خاک سونگھنے لگا اور شعر کہنے لگا پھر ایک چیخ ماری اور جان دے دی اور میں نے اس کو دفن کر دیا۔

عاشقوں کا انجام

(از مترجم)

قارئین کرام نے دنیا کے مشہور ترین عاشق لیلیٰ اور مجنوں کے حالات عشق ملاحظہ فرمائیں اور انہیں کے حالات پر دوسرے عاشقوں کو قیاس کرلیں اور کچھ غور فرمائیں کہ اس فضول عشق کا کیا انجام ہوا اس عشق نے مجنوں اور لیلیٰ کو دنیا میں کیا دیا سوائے حسرت، تباہی جنگلوں میں آوارہ مارے مارے پھرنا اور آخرت کا انجام بھی خود سوچ لیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا اگر عشق کرنا ہے تو اللہ کی ذات سے کریں جو دنیا میں نیک نام کرے اور آخرت میں بھی اللہ اور رسول ﷺ بلکہ تمام مخلوقات کے سامنے سرخرو کرے۔

وفي ذلك فليتنافس المتنافسون.

باب 43

عاشقی کے پیچھے کافر بننے والوں کی حکایات

تین سو سالہ عبادت گذار کی حکایت

(حدیث) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کان رجل یعبد اللہ بساحل البحر ثلاثمائة عام یصوم النهار ویقوم اللیل ثم انه کفر باللہ العظیم فی سبب امراة عشقها وترک ما کان علیه من عبادة اللہ عزوجل ثم استدرکه اللہ ببعض ما کان منه فتاب علیه.

(ترجمہ) ایک شخص (بنی اسرائیل کی قوم کا) سمندر کے ساحل پر تین سو سال تک عبادت کرتا رہا یہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نفل پڑھتا تھا اس کے بعد اس نے ایک عورت کے عشق کی خاطر اللہ جل شانہ سے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی جو عبادت کرتا تھا سب چھوڑ دی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی گناہ کی بنا پر عذاب میں مبتلا کیا پھر اس کی توبہ کو قبول فرمایا۔

(فائدہ-۱) سابقہ امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت ہوا کرتی تھیں اب کے زمانہ میں اوسط عمر ساٹھ ستر برس ہوتی ہے۔

(فائدہ-۲) یہ حدیث احقر مترجم کو حدیث کی کتب میں نہیں ملی علامہ ابن جوزی نے اس کو اس کتاب میں اپنی سند سے ذکر کیا ہے کسی دوسری کتاب کا حوالہ نہیں دیا

اور یہ سند کمزور ہے۔.........(مترجم)

عاشق کافر ہوگیا، معشوقہ مسلمان ہوگئی

ابوالحسن بن علی بن عبید اللہ زاغونی حکایت بیان کرتے ہیں کہ

ایک شخص ایک عیسائی عورت کے دروازہ سے گذرا تو اس کو دیکھ کر اسی وقت لٹو ہوگیا اور اس کا عشق اتنا بڑھا کہ عقل پر غالب آگیا تو اس کو مارستان لے گئے اس کا ایک دوست تھا جو اس کے پاس آتا جاتا تھا اور ان دونوں (عاشق و معشوق) کے درمیان خط و کتابت کیا کرتا تھا پھر عاشق کی حالت اس سے بھی گر گئی تو اس کی ماں نے اس کے دوست سے کہا کہ میں اس کے پاس آ کر اس سے باتیں کرتی ہوں مگر یہ مجھ سے بات نہیں کرتا تو اس نے کہا تم میرے ساتھ چلو تو وہ اس کے ساتھ آئی اور اس دوست نے عاشق سے کہا کہ تیری والی نے تیرے پاس ایک پیغام بھیجا ہے اس نے پوچھا کیا پیغام؟ اس نے کہا یہ تیری ماں ہے اس کا پیغام یہ سنائے گی تو اس کی ماں اس سے جھوٹ موٹ کی باتیں کرتی رہی جب اس کا معاملہ تیز ہوا اور موت کا وقت قریب ہوگیا تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ اجل پہنچ گیا اور وقت آگیا ہے میں اپنی دوست سے دنیا میں تو نہیں مل سکا اب میرا ارادہ ہے کہ اس کو آخرت میں ملوں گا تو اس کے دوست نے پوچھا وہ کیسے؟۔ کہا میں محمد ﷺ کے دین سے پھر کر عیسیٰ ابن مریم اور صلیب اعظم کا قائل ہوتا ہوں (کیونکہ میری دوست بھی اسی مذہب کی ہے) اور یہ کہہ کر مر گیا۔

تو اس کا دوست اس عورت کے پاس گیا تو اس کو بھی بیمار پایا تو اس کے پاس جا کر اس سے بات چیت شروع کی تو عورت نے کہا کہ میں اپنے دوست کو دنیا میں تو نہیں مل سکی لیکن اب اس کو (مسلمان ہو کر) آخرت میں ملوں گی (کیونکہ وہ مسلمان ہے) اور میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں عیسائی مذہب سے بیزار ہوئی تو

اس کا باپ کھڑا ہوا اور اس آدمی سے کہا تم اس کو لے جاؤ کیونکہ یہ اب تم مسلمانوں میں سے ہوگئی ہے تو وہ شخص جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا لیکن عورت نے کہا کہ تم کچھ دیر ٹھہرو تو وہ ٹھہر گیا اور وہ اسی وقت مرگئی۔

(فائدہ) قارئین ملاحظہ کریں کہ عشق کے پیچھے مسلمان کافر ہوگیا اور عیسائی عورت مسلمان ہوگئی اللہ کی تقسیم ہے اور بندوں کی شامت اعمال ہے اور اس عورت کی خوش بختی ہے مگر اس مرد کا خام خیال تھا کہ میں عیسائی بن کر عیسائی عورت سے قیامت کے دن ملاقات کروں گا حالانکہ اگر یہ دونوں عیسائی ہوتے تو یہ دونوں دوزخ میں جلتے اور دوزخ راحت کی جگہ نہیں اتنا سخت عذاب کا مقام ہے جو انسان کے وہم و گمان اور شعور سے بھی بالاتر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشق پرستی سے اور اس کی نحوستوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

بے دین عاشق کی لاش گندگی کے ڈھیر پر

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص کی حکایت معلوم ہوئی ہے جو بغداد میں رہتا تھا نام اس کا صالح تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی تھی اور یہ نیک نامی میں بھی بہت مشہور تھا یہ ایک اذان دینے کے لئے منارہ پر چڑھا اور مسجد کے پہلو میں ایک عیسائی کے گھر میں اسی کی بیٹی کو دیکھا اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوگیا اور (اتر) کر اس کے دروازہ پر آیا اور اس کے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ تو اس کی لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح مؤذن ہوں تو اس نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو اس مؤذن نے اس کو فوراً اپنے ساتھ چمٹا لیا تو لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑی دیانت امانت والے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ تو مؤذن نے جواب دیا اگر میری بات مانتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں تمہیں قتل کردوں گا لڑکی نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو۔ تو مؤذن نے کہا میں اسلام سے بری ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ لے کر مبعوث ہوئے ہیں پھر وہ اس کے قریب ہوا تو لڑکی نے کہا تم نے تو

یہ اس لئے کہا کہ اپنا مقصد پورا کرلو پھر اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ اب میری شرط ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ تو اس نے اس کو کھایا پھر لڑکی نے کہا اب شراب بھی پیو تو اس نے شراب بھی پی لی جب اس پر شراب نے اثر کیا تو لڑکی کے قریب ہو گیا تو لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی لگالی تو اس نے کہا تم چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرا والد آجائے اور میرا تیرا نکاح کر دے تو وہ چھت پر چڑھ گیا اور پھر اس سے گر کر مر گیا پھر وہ لڑکی کمرے سے باہر نکلی اور اس کو کپڑے میں لپیٹا یہاں تک کہ اس کا باپ بھی آ گیا تھا تو اس نے اس کو سارا قصہ سنایا تو اس نے اس کو رات کے وقت گھر سے نکال کر ایک گلی میں پھینک دیا اور اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور اس کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔

(نوٹ) یہ ہے عشق بازی کے پیچھے دین مصطفیٰ ﷺ چھوڑنے کا انجام اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی نحوست سے محفوظ رکھے۔ ....(مترجم)

باب 44

عشق کی خاطر لوگوں کو قتل کرنے والے عاشقوں کے واقعات

حق مہر میں مقتولوں کے سر پیش کرنے والا

عبدالرحمٰن بن ملجم ملعون (جس نے حضرت علیؓ کو شہید کیا تھا) نے تیم الرباب کی قطام نامی عورت کو دیکھا جو عورتوں میں بہت حسین تھی اور خارجیوں والا ذہن رکھتی تھی اور اس کی قوم اسی رائے کی وجہ سے یوم النہروان میں قتل ہوئی تھی جب ابن ملجم نے اس قطام کو دیکھا تو اس کو عشق ہو گیا اور اس کو نکاح کا پیغام دیا تو اس نے جواب میں کہا میں تم سے اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک تم (حق مہر میں) تین ہزار مسلمانوں کو اور حضرت علی کو قتل نہیں کرو گے تو اس نے اس سے اسی شرط پر شادی کر لی جب وہ شادی کے انتظامات سے فارغ ہوا تو قطام نے اس کو کہا اے ابن ملجم اب تم فارغ ہو گئے ہو اب یہ قصہ تمام کر دو چنانچہ اس نے اپنے ہتھیار پہنے اور قطام بھی ساتھ ہی نکلی ابن ملجم نے قطام کے لئے مسجد میں ایک قبہ بنایا اور حضرت علی نماز نماز پکارتے ہوئے تشریف لائے اور ابن ملجم بھی آپ کے پیچھے سے آیا اور آپ کے سر پر تلوار چلا دی (جس وجہ سے آپؓ شہید ہو گئے)۔

دو قاتلوں کا انجام

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں ولیدہ نامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کرو تو اس نے اس کو قتل کیا اور اس عورت نے قتل میں اس کی مدد کی لیکن یہ مرد اور عورت دونوں گرفتار ہو گئے تو مرد کو اسی وقت قتل کر دیا گیا۔ اور عورت کو تین مہینہ کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہو گیا کہ اس کو حمل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔

بیٹی نے باپ کو قتل کر دیا

رقاش نامی ایک عورت قبیلہ ایاد بن نزار سے تعلق رکھتی تھی اس سے اس کا باپ شدید محبت کرتا تھا اس سے شادی کرنے کے لئے اس کی قوم کے ایک آدمی نے پیغام دیا جس کو اس لڑکی نے پسند کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس کی شادی سے انکار کر دیا تو لڑکی نے باپ کو زہر دے دیا جب باپ نے موت کو محسوس کیا تو کہا اے رقاش تم نے ایک غیر کے لئے میرا خون کر دیا تمہیں اس کا انجام عنقریب چکھنا ہوگا جب اس کا باپ مر چکا تو اس نے اسی شخص سے شادی کر لی لیکن اس کے خاوند نے اس کی پٹائی کرنے میں دیر نہ کی تو اس سے کسی نے کہا کہ اے رقاش کیا تمہیں تمہارے خاوند نے پیٹا ہے؟ تو اس نے کہا جس کے مددگار کم ہوں وہ رسوا ہی ہوتا ہے پھر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرنے میں بھی دیر نہ لگائی تو اس کو کہا گیا کہ اے رقاش تیرے خاوند نے تم پر ایک اور بیوی کر لی اگر تم چاہو تو اس سے طلاق لے لو؟ تو رقاش نے کہا میں شر کے ساتھ ایک اور شر کو نہیں ڈھونڈنا چاہتی ایک شریف عورت کے لئے طلاق جیسی کالک بہت ہوتی ہے۔

(نوٹ) ایسی عورت جو خواہش نفس کو پورا کرنے کے لئے باپ کو مار دے وہ

شریف کہاں ہوسکتی ہے ایسی عورت تو ہمیشہ دوزخ کے لئے جلے گی آج کے زمانہ میں بھی بہت سی عورتیں اور مرد ایسے ہیں جو شادی کے لئے ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار وغیرہ کو قتل کر دیتے ہیں ایسے لوگ دوزخ کی آگ سے عبرت پکڑیں مزید یہ کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں ذلیل و رسوا کرتا اور کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ .... (مترجم)

خطرناک حکایت

ابو احمد حسین بن موسیٰ علوی کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا میری خدمت کیا کرتا تھا اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ کبھی کسی دعوت میں شریک نہ ہوگا میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا میں بصرہ سے بغداد جا رہا تھا میں نے بصرہ کی کسی سڑک پر سفر شروع کر دیا اس پر مجھے ایک شخص ملا اور مجھے میری کنیت کو چھوڑ کر کسی اور کنیت سے مخاطب کیا خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور ننگے پاؤں چلنے لگا پھر مجھ سے کچھ ایسے لوگوں کے بارہ میں پوچھنے لگا جن کو میں نہیں جانتا تھا میں پردیسی تھا کسی ٹھکانہ کو بھی نہیں جانتا تھا میں نے سوچا کہ آج رات اس کے پاس رہ لوں گا اور کل کوئی مکان ڈھونڈ لوں گا تو میں نے اس سے بات کی تو وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اس وقت میرے ساتھ ایک نیک آدمی بھی تھا اور میری تھیلی میں بہت سے پیسے بھی تھے جب میں اس گھر میں داخل ہوا تو مکان کی اچھی حالت دیکھی متوسط قسم کا مکان تھا وہاں دعوت کا انتظام تھا اور لوگ انگور اور کھجور کے جوس نوش کر رہے تھے پھر وہ خود تو کہیں چلا گیا اور مجھے اپنے کسی دوست کے حوالہ کر دیا۔ وہ لوگ جو وہاں موجود تھے ان میں ایک امرد لڑکا بھی تھا جب ہم اپنے اپنے بستروں پر سونے کے لئے چلے گئے تو میں نے اپنے وہاں رہائش کرنے پر افسوس کیا باقی لوگ تو سو گئے جب کافی وقت گذر گیا تو میں نے ان لوگوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو اس لڑکے کے پاس گیا اور اس سے بدفعلی کی پھر واپس اپنی جگہ آ گیا اور یہ شخص اس لڑکے کے دوست کے قریب سویا ہوا تھا پھر

لڑکے کا دوست اٹھا اور اس کو جگایا تو لڑکے نے اس کو کہا اب کیا چاہتے ہو؟ ابھی کچھ دیر پہلے تم میرے پاس نہیں تھے اور تم نے ایسا نہیں کیا؟ تو اس نے کہا نہیں میں نے ایسا نہیں کیا تو اس نے کہا پھر وہ کون تھا جو میرے پاس کچھ دیر پہلے آیا تھا میں نے یہی سمجھا تھا کہ تم ہو اس لئے میں نے کوئی حرکت نہیں کی اور میں نہیں مانتا کہ تمہارے سامنے کوئی اور ایسی جرات کر سکتا ہے تو وہ جوان حملہ آور ہوا اور اس شخص کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور اتفاق یہ کہ اس نے ایسے خیانتی کو ہی قتل کیا اور میں گھبراہٹ کے مارے کانپ رہا تھا اگر وہ مجھ سے ابتداء کرتا اور مجھے کانپتے ہوئے دیکھتا تو مجھے قتل کر دیتا اور وہ یہی سمجھتا کہ میں ہی اس کہانی کا کردار ہوں جب اللہ تعالیٰ نے میری زندگی چاہی تھی تو اس نے اس خبیث سے انتقام لے لیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا لیکن سونے کی شکل اختیار کر رکھی تھی اس کو امید یہی تھی کہ میں بچ جاؤں گا لیکن اس نے اس کے دل پر چھرا رکھا اور منہ بند کر دیا اب وہ شخص تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا اور اس شخص نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور چلا گیا۔

زانی شیطان کو قتل کر کے جلا دیا گیا

قاضی ابو القاسم بہلول کہتے ہیں کہ میں بغداد کے ایک پولیس افسر کے ساتھ کام کرتا تھا اس نے جیل سے کچھ چور نکالے اور خلیفہ معز الدولہ سے ان کے قتل کرنے اور پل کے پاس سولی چڑھانے کی اجازت طلب کی اس نے اس کو اجازت دی چنانچہ اس نے ان کو عشاء کے وقت لٹکا دیا ان چوروں کی تعداد بیس تھی اور ان کی نگرانی کے لئے ایک جماعت مقرر کر دی میں بھی ان کی نگرانی میں مقرر ہوا تھا اور ہمارا افسر فلاں آدمی تھا ان لوگوں نے کہا کہ تم باقی دن اور رات ان کو سولی کی لکڑیوں کے پاس گذارو یہاں تک کہ جب صبح ہوگی تو ان کی گردنیں ماردی جائیں گی۔ تو ہم نے سو کر رات گذاری چنانچہ ایک چور نے رسی کاٹی اور لکڑی سے اتر گیا اور ہم اس کے گرنے اور دوڑنے کی آواز سے جاگ گئے چنانچہ ہمارا افسر اور میں اس کے پیچھے

دوڑے لیکن ہم اس کو نہ پہنچ سکے اور ہمیں یہ ڈر بھی تھا کہ باقی لوگ بھی تشویش میں مبتلا نہ ہوں کہ ان میں سے کوئی اور چور نہ بھاگ جائے اس لئے ہم جلدی سے واپس لوٹ آئے اور غمگین ہو کر بیٹھ گئے کہ اب کیا کریں؟ تو ہمارے افسر نے کہا کہ پولیس کا بڑا افسر نہ کوئی لغزش معاف کرتا ہے نہ کوئی عذر قبول کرتا ہے اس کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ میں نے چور سے کچھ مال لے کر رہا کر دیا ہے پھر وہ اس بات کے اقرار کرانے کیلئے مجھے اتنا مارے گا مگر میں اس کا اقرار نہ کر سکوں گا پھر وہ سوچے گا کہ مجھے کوڑے مارے چنانچہ وہ مجھے اتنا مارے گا کہ میں مرنے کے قریب ہو جاؤں گا لیکن جب اس طرح سے اس کا مقصد حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے اب کیا رائے ہے؟

میں نے کہا ہمیں بھاگ جانا چاہئے اس نے کہا کہ ہم اپنی زندگی کہاں بسر کریں گے؟ میں نے کہا یہ آدمی رات کا وقت ہے اور کسی کو پتہ نہیں کیا ہوا ہے اس لئے تم اٹھو ہمیں کوئی نہ کوئی بدبخت مل جائے گا ہم اس کو باندھیں گے اور پھر اس کو لکڑی سے باندھ دیں گے اور ہم یہی کہیں گے کہ ہمیں بیس آدمی سپرد کئے گئے تھے اور یہ بیس پورے ہیں اس سے بہتر اور کوئی حیلہ نہیں اس نے کہا ہاں یہ خوب ہے چنانچہ ہم گھومنے لگے اور پل کے راستہ کی طرف چل نکلے تاکہ مغربی کنارہ کی طرف پار ہو جائیں تو ہم نے وہاں جا کر ایک آدمی کو پل کی کرسی کے نیچے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو ہم اس کی طرف لپکے اور اس کو پکڑ لیا تو اس نے چیخ کر کہا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے میں تو ملاح ہوں یہ میری کشتی ہے میں اس سے پیشاب کرنے کے لئے اترا ہوں اس نے اپنی کشتی کی طرف اشارہ بھی کیا اور کہا تمہارے اور میرے درمیان کون سی دشمنی ہے تو ہم نے اس کو مارا اور کہا تو ہی وہ چور ہے جو سولی کی لکڑی سے بھاگا ہے چنانچہ ہم اس کو پکڑ کر لے آئے اور بھاگنے والے کی جگہ پر اسے سولی کی لکڑی پر چڑھا دیا جبکہ وہ لمبی رات تک چیختا اور روتا رہا اور ہمارے دل اس پر ترس کھانے کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے ہم نے کہا بے چارہ مظلوم ہے لیکن اس کے علاوہ کوئی اور حیلہ بھی تو نہیں تھا جب صبح ہوئی تو پولیس کا افسر بھی آیا اور لوگ بھی

جمع ہو گئے یہ افسر جب سامنے آیا کہ ان چوروں کی گردنیں مار دے اس وقت وہ ملاح پھر چلایا کہ اے افسر اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈرو میری بات سنو میں ان چوروں میں سے نہیں ہوں جن کو تو نے نکالا ہے اور سولی لٹکانے کا حکم دیا ہے۔ میں ایک مظلوم ہوں میرے ساتھ کوئی حیلہ کیا گیا ہے۔ تو اس افسر نے اس کو اتارا اور پوچھا کیا قصہ ہے؟ تو اس نے اپنا قصہ سچ سچ سنا دیا۔ تو اس افسر نے ہمیں بلایا اور پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ ہم نے کہا کہ یہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس بات کو نہیں جانتے۔ آپ نے بیس آدمی ہمارے سپرد کئے تھے اور یہ بیس ہی ہیں۔ اس افسر نے کہا کہ تم نے اس چور سے کچھ رقم لے کر اس کو چھوڑ دیا اور ایک غریب شخص کو پکڑ لیا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے ایسا نہیں کیا جو چور آپ نے ہمارے سپرد کیا تھا یہ وہی ہے۔ چنانچہ سب چوروں کی گردنیں ماردی گئیں اور ملاح کو چھوڑ دیا گیا اور کہا کہ تم جیلروں اور نگرانوں کو پیش کرو۔ جب وہ پیش ہو گئے تو اس نے پوچھا یہ شخص ان بیس چوروں میں سے ہے جن کو ہم نے (پھانسی کے لئے) نکالا تھا؟ تو انہوں نے غور کر کے بیک زبان ہو کر کہا کہ یہ ان میں سے نہیں ہے۔

تو اس نے کچھ سوچ کر اس کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن پھر کہا اس کو میرے سامنے پیش کرو۔ تو ہم نے اس کو اس کے سامنے پیش کر دیا تو افسر نے کہا تم اپنا قصہ دوبارہ سناؤ تو اس نے وہی بات دہرادی۔ تو افسر نے کہا تم آدھی رات کو اس جگہ پر کیا کر رہے تھے؟ اس نے کہا کہ میں اپنی کشتی ہی میں سو گیا تھا جب مجھے پیشاب نے زور کیا تو میں پیشاب کے لئے وہاں اترا تھا۔ تو افسر نے کچھ دیر سوچ کر کہا تم اپنا حقیقی واقعہ سچ سچ بتا دو تا کہ میں تمہیں رہا کر دوں؟ تم وہاں کیا کر رہے تھے تا کہ میں تمہیں رہا کر دوں لیکن اس نے سابقہ بات کے علاوہ کوئی بات ذکر نہ کی۔

اس افسر کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی سے کسی بات کا اقرار کرانا چاہتا تھا اسی وقت اپنے سامنے کرا لیتا تھا اس کے پیچھے ڈنڈا بردار ایک جماعت کھڑی ہوتی تھی۔ جب یہ اپنے سر کو کھجاتا تھا تو اس جماعت میں سے ایک شخص زور سے ڈنڈا مارتا تھا۔

اور یہ افسر اس مارنے والے سے کہتا خدا تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ دے اے بدکردار تجھے اس کو مارنے کا کس نے کہا تھا؟ تو نے اس کو کیوں مارا؟ (پھر اس ملزم سے مخاطب ہو کر کہتا) تم آگے آجاؤ تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی سچ کہہ دو نجات پاؤ گے۔ اگر وہ اقرار کرتا ٹھیک ورنہ دوسری اور تیسری مرتبہ اپنے سر کو کھجاتا تھا اور اسی طرح سے وہ کرتا رہتا (یعنی سر کو کھجاتا اور ملزم کو مرواتا تھا) یہ تمام جرائم میں اس کی عادت رہی تھی۔ جب ملاح نے بہت دیر کردی تو اس نے اپنا سر کھجایا تو اس کے آدمیوں سے ایک نے ایک بہت بڑا ڈنڈا مارا جس سے یہ بہت چیخا۔ لیکن افسر نے پوچھا تم سے اس کا کس نے حکم دیا تھا؟ اے بدکردار اللہ تیرے ہاتھ کاٹ دے۔ پھر اس نے ملاح سے کہا تم سچ کہہ دو اور خود کو آزاد کرالو۔

تو اس سے ملاح نے کہا اللہ تم پر گواہ ہے اگر میں اپنی جان اور اعضاء کی امان پاؤں تو سچ کہوں؟ افسر نے کہا ہاں (تو امان میں ہے)۔

تو اس نے کہا کہ میں ایک ملاح آدمی ہوں فلاں پتن پر کام کرتا ہوں مجھے میرے ہمسائے نیک آدمی جانتے ہیں۔ میں نے گذشتہ رات عشاء کے بعد کشتی چلائی تا کہ چاند کی روشنی میں پہنچ جاؤں۔ تو ایک خادم کسی گھر سے آیا میں اس گھر کو نہیں جانتا۔ اس نے زور سے کہا اے ملاح! تو میں اس کے پاس گیا اس نے ایک حسین عورت میرے سپرد کی جس کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں اور ایک کھرا درہم بھی دیا اور کہا تم ان کو باب شماسیہ تک پہنچا دو۔ تو میں ان کو راستہ کے ایک حصہ تک آرام سے لے گیا پھر اس عورت نے اپنے چہرہ سے پردہ ہٹایا تو وہ انسانوں میں سب سے زیادہ خوبصورت چہرہ والی عورت تھی جیسے چاند ہوتا ہے۔ میں نے اس کی خواہش کی اور اپنے چپو قالین پر رکھے اور کشتی کو دریائے دجلہ کے درمیان میں لے گیا اور عورت کی طرف بڑھا اور اس کو بہلایا مگر وہ چیخنے چلانے لگ گئی تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر تو چلائے گی تو میں ابھی تمہیں غرق کردوں گا تو وہ چپ ہوگئی مگر اپنے سے مجھے دور کرنے لگی تو میں نے اس پر قابو پانے کی کوشش کی مگر قابو نہ کر سکا۔ تو میں نے اس

سے کہا یہ بچیاں کون ہیں؟ اس نے کہا میری بیٹیاں ہیں۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں سے کونسا کام پسند ہے کیا تم خود کو میرے سپرد کرتی ہو یا میں اس کو غرق کردوں پھر میں نے ان لڑکیوں میں سے ایک کو پکڑ لیا۔ تو اس نے کہا کہ تم جو چاہو کرلو میں تمہاری بات نہیں مانوں گی۔ چنانچہ میں نے ایک بچی کو پانی میں پھینک دیا تو اس نے اپنا منہ پیٹا اور اس کے ساتھ ہی ایک چیخ نکال کر کہا اللہ کی قسم میں تمہاری بات کبھی نہیں مانوں گی چاہے تم مجھے قتل کیوں نہ کردو اور چاہے کسی کو علم بھی ہو جائے جو رات کے وقت یہاں قریب ہو اور میری چیخیں سن لے۔ پھر وہ خاموش ہوگئی اور رونا شروع کردیا۔ تو میں نے اس کو ایک لمحہ کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا میری بات مان لو ورنہ میں دوسری بچی بھی غرق کردوں گا۔ تو اس نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔ تو میں نے دوسری بچی بھی اٹھائی اور اس کو بھی پانی میں پھینک دیا تو اس نے پھر ایک چیخ ماری اور میں بھی اس کے ساتھ ہی گر جا اور اس کو کہا اب اور تو کوئی نہیں بچا اب میں تجھے بھی ماردوں گا ورنہ میری بات مان لو۔ پھر میں نے اس کو پکڑا اور اس کے ہاتھ اٹھائے کہ اس کو پانی میں پھینکوں اس وقت اس نے کہا کہ میں مانتی ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کو کشتی میں واپس چھوڑا اور اس نے خود کو میرے قابو میں دیا اور میں نے منہ کالا کیا اور پھر چل پڑا تا کہ اس کو وطن پر اتاردوں۔ پھر میں نے کہا یہ اسی وقت اپنے گھر میں جائے گی اور مجھے پکڑا کر قتل کرادے گی اس لئے اس کو قتل کرنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں۔ چنانچہ میں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور پانی میں پھینک دیا اور وہ بھی غرق ہوگئی۔

پھر میں نے سوچا جس کا میں نے ارتکاب کیا تھا تو شرمندہ ہوا اور میری اس آدمی کی طرح حالت ہوگئی تھی جو نشہ میں ہو پھر ہوش آگیا ہو۔ تو میں نے کہا میں اب کیا کروں سوائے اس کے کہ اپنی کشتی کو بصرہ کی طرف چھوڑ دوں اور اس کی نہروں کا غوطہ لگالوں تا کہ مجھے کوئی نہ پہچان سکے۔ چنانچہ میں نے کشتی کو اس کے رخ پر چھوڑ دیا۔ پھر جب میں پل کے برابر پہنچا تو مجھے میرے پیٹ (کے مروڑ) نے پکڑ لیا تو

میں اس سے اتر آیا تا کہ استنجاء وغیرہ کرلوں اور پھر اپنی کشتی میں واپس لوٹ جاؤں لیکن اس وقت ان لوگوں نے مجھے گرفتار کرلیا۔

تو اس پولیس آفیسر نے اس سے بطور مذاق کے کہا تیرے اور میرے درمیان ایسا معاملہ کب ہوسکتا ہے تم امن وسلامتی کے ساتھ تشریف لے جاؤ۔ تو اس نے اپنی بے وقوفی سے یہی سمجھ لیا کہ میں واقعی آزاد ہوگیا ہوں پھر وہ پشت پھیر کر جانے لگا۔ تو افسر نے چیخ کر کہا اے جوان تم واپس جار ہے ہو اور ہمارا حق بھول رہے ہو؟ میں نے تو تمہیں یہ بھی نہیں کہا کہ تم قسم اٹھا لو کہ اب کے بعد پھر کبھی ایسا گناہ نہیں کروں گے۔ تو وہ جب لوٹا تو افسر نے کہا اس کو گرفتار کرلو۔ تو انہوں نے اس کو گرفتار کرلیا۔ پھر اس افسر نے کہا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ تو ملاح نے کہا اے میرے سردار! آپ میرے ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے مجھے امان نہیں دی تھی؟ تو افسر نے کہا کہ اے کتے! کیا تیرے جیسوں کو امان ملتی ہے؟ تو نے تین انسان مار ڈالے، زنا کیا اور پھر اپنی خباثت کو چھپایا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر اس کی گردن کاٹ دی گئی اور اسی جگہ پر اس کے جسم کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔

(عبرت): زنا حرام ہے ہر صورت میں اس کے مرتکب کو زنا کی حد لگتی ہے اگر زانی کو دنیا میں سزا نہ ملے تو آخرت میں ضرور سزا بھگتے گا۔ بعض زنا ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر ناراضی قابل عبرت ہوتی ہے مذکورہ بالا واقعہ کو ملاحظہ کریں کہ اس خبیث انسان نے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کیلئے کس طرح سے تین انسانوں کو قتل کیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے اس شیطان کو اس کا وہم گمان بھی نہیں تھا کہ میں فورا کیفر کردار تک پہنچوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسے پکڑا یا اور کیسے بھیانک انجام تک پہنچایا۔ اس واقعہ کو پڑھ کر آج کے انسان نما شیطان بھی عبرت پکڑیں اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔ اگر فورا عذاب نہیں آیا تو کسی وقت بھی آسکتا ہے لیکن جب عذاب آتا ہے تو مہلت نہیں ملتی وہ تباہ کرکے ہی رہتا ہے اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو اس بدترین گناہ سے محفوظ رکھے۔ آمین ....(مترجم)

باب 45

معشوق کو قتل کرنے والے عاشقوں کی حکایات

حکایت نمبر1:

دوستی لگانے والی کا انجام

عرب کے ایک شخص نے اپنی چچازاد سے شادی کر رکھی تھی یہ شخص اس کو بہت چاہتا تھا۔ یہ عورت بہت حسین تھی۔ یہ شخص اس کے عشق کی وجہ سے اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے گھر کی دہلیز پر بیٹھا کرتا تھا اور کچھ دیر بعد جا کر بیوی کو دیکھ آیا کرتا تھا پھر واپس آ کر دوستوں کے پاس آ بیٹھتا تھا۔ اس عورت کے ایک اور چچازاد نے اس بات کو تاڑ لیا اور اس گھر کے پہلو میں ایک گھر کرایہ پر لے لیا اور اس سے پیغام رسانی شروع کر دی حتی کہ اس عورت نے اس کو ہاں کہہ دی اور حیلہ کر کے اس کے گھر کو لنک کر اتر گئی اور خاوند بھی اپنی عادت کے مطابق اس کو دیکھنے گیا مگر اس کو نہ دیکھا تو ساس سے پوچھا فلانی کہاں ہے؟ تو اس نے کہا قضائے حاجت کو گئی ہوگی تو اس نے اس جگہ پر جا کر دیکھا تو وہاں بھی نہ ملی بلکہ یہ تو لنک کر گئی ہوئی تھی جس کو اس نے بھی دیکھ لیا اور پوچھا تمہارے پیچھے کیا ہے؟ خدا کی قسم سچ بولنا۔ عورت نے کہا اللہ کی قسم! سچ بولوں گی ایسی ایسی بات ہے جب اس نے اقرار کیا تو جوان نے تلوار سونتی اور اس عورت کی گردن مار دی پھر اس کی ماں کو قتل کر کے بھاگ گیا۔

حکایت نمبر۲:

قدرت کا انتقام

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص میری خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے آپس میں کچھ واقعات سنائے۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک رات ایک مکان میں گذاری جس میں ایک آدمی نے دوسرے کو قتل کر دیا تو میں اسی وقت آدھی رات میں نکل کھڑا ہوا میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں کدھر کا رخ کروں اور چوکیدار کا بھی دھڑکا لگا ہوا تھا۔ مجھے ایک حمام کی بھٹی نظر آئی جو ابھی تک جلائی نہیں گئی تھی۔ میں نے کہا جب تک اس کا مالک حمام کو کھولتا نہیں تم اسی میں چھپ جاؤ چنانچہ میں اس بھٹی کے ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ ابھی کوئی زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے پاؤں چلنے کی آواز سنی پھر میں نے دیکھا تو ایک آدمی ہے جس کے ساتھ ایک لڑکی ہے اس نے اس کو بھٹی میں اتارا پھر اس کو ذبح کیا اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس عورت کے پاؤں مین چمکدار پازیب دیکھے تو ان کو اس سے اتار لیا پھر کچھ دیر رک کر وہاں سے چل دیا۔ میں اسی طرح سے ناواقف راستہ پر حیران پریشان ہو کر چلتا رہا حتیٰ کہ ایک حمام کے پاس سے گزرا جو کھل چکا تھا تو میں اس میں داخل ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا اس کو میں نے کپڑوں میں چھپایا اور چلا گیا اور راستہ کی پہچان بھی ہو گئی اور میں نے یہ بھی جان لیا کہ میں نے اپنے دوست کے گھر کے قریب آ گیا ہوں چنانچہ میں نے اس کے گھر کو تلاش کر کے اس کا دروازہ کھٹکایا تو اس نے میرے لئے دروازہ کھولا اور میرے آنے سے خوش ہوا اور اندر لے گیا۔ تو میں نے اپنے پیسے اور پازیب اس کو دیئے تا کہ ان کو چھپا دے۔ جب اس نے ان پازیبوں کو دیکھا تو اس کا چہرہ بدل گیا میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ تم نے یہ پازیب کہاں سے لئے؟ تو میں نے اس کو اس رات کا تمام واقعہ سنا دیا۔

اس نے کہا کہ تم اس شخص کو پہچان لو گے جس نے اس لڑکی کو قتل کیا ہے؟ میں

نے کہا چہرہ سے تو نہیں پہچان سکوں گا کیونکہ اندھیرا ہمارے درمیان حائل تھا لیکن اگر میں اس کی آواز سن لوں تو ضرور پہچان لوں گا۔ پھر اس نے کھانا تیار کرایا اور اس معاملہ میں فکر کرنے لگا۔ پھر وہ باہر نکل گیا جب ایک گھڑی کے بعد واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا۔ اس نے اس سے تو بات شروع کی مگر مجھے اس کے متعلق آنکھ ماری تو میں نے کہا ہاں یہی وہ شخص ہے۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور شربت پیش کیا گیا اور اس کے سامنے شراب رکھی گیا جس کو اس نے انگوروں کا رس سمجھا جب اس کو اس نے پی لیا تو اس کو نشہ آ گیا اور اسی جگہ پر سو گیا۔ تو میرے دوست نے صحن کا دروازہ بند کر کے اس شخص کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے کہا کہ یہ مقتولہ میری بہن تھی اس شخص نے ہمیں خراب کر رکھا تھا۔ بڑی مدت سے اس کی جستجو میں تھا مگر تصدیق نہیں ہو رہی تھی سوائے اس کے کہ میں اپنی بہن کو الگ کر کے اس سے دور ہو گیا تھا اور وہ اس کے پاس چلی گئی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں کے درمیان کیا مسئلہ ہوا جس پر اس نے میری بہن کو قتل کر دیا۔ میں نے ان دونوں پازیبوں کو پہچان لیا تھا اور ان کے بارہ میں اس کے گھر والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ فلاں شخص کے پاس ہیں تو میں نے کہا اچھا مجھے کیا اعتراض پھر وہ اس شخص کے پاس گئے تاکہ وہ پازیب واپس لے آئیں جب وہ اس کی خبر لینے گئے تو وہ جوان تو تلا ہو گیا۔ اسی وقت میں نے جان لیا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تھا۔ اس لئے میں نے بھی اس کو قتل کر دیا۔ اب تم اٹھو تاکہ اس کو دفن کر دیں۔ چنانچہ میں اور وہ شخص دونوں رات کے وقت نکلے اور اس کو دفن کر آئے اور اس کے بعد میں بصرہ سے بھاگ کر بغداد پہنچ گیا اور قسم اٹھائی کہ اب میں کبھی کسی دعوت میں شریک نہیں ہوں گا۔

حکایت نمبر ۳:

محبوبہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے

ابو علی بن حامد بن ابو بکر بن ابو حامد بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد کے

ایک دوست نے بیان کیا کہ تمہارا دادا بیت المال کا افسر تھا اور دارالخلافۃ میں اس کا آنا جانا تھا۔ جب یہ واپس آتا تھا تو رات کی چوتھائی یا تہائی گزر چکی ہوتی تھی یہ اس وقت اپنی بگھی پر بیٹھ کر لوٹتے تھے۔ اور ہمیں ضرورت رہتی تھی کہ ہماری بڑی بڑی ذاتی کشتیاں ہوں۔ چنانچہ جب وہ بگھی میں بیٹھتے تھے تو ہم اپنی کشتیاں پیش کرتے تھے۔ اس میں طویل عرصہ سے میری ایک ملّاح کے ساتھ ملاقات تھی۔

چنانچہ ایک رات ایسی آئی جس میں تمہارے دادا کے ساتھ نکلا اور اپنے ملاح کو تلاش کیا تو وہ مجھے نہ ملا تو تمہارے دادا کے بعض ساتھیوں نے مجھے اپنی کشتی میں سوار کر لی۔ جب صبح ہوئی تو مجھے اس ملاح کی کچھ خبر نہ ہوئی اور اس طرح سے کئی سال گزر گئے۔ جب کئی سال گزر گئے تو میں نے اس کو طیلسان کے علاقہ کرخ میں دیکھا۔ جوتا، جوڑا اور چادر پہنے بڑے تاجروں کی شکل بنائے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا تم فلاں ہو؟ جب اس نے مجھے دیکھا تو گھبرا گیا۔ میں نے کہا تو برباد ہو جائے قصہ کیا ہے؟ اس نے کہا بہتر ہے۔ میں نے پوچھا یہ شکل وانداز کیسا ہے؟ کہا میں نے ملاحی چھوڑ کر تجارت شروع کر دی ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں تجارت کے لئے رقم کہاں سے ملی؟ اس نے کوشش کی کہ ٹال مٹول کر جائے۔ میں نے کہا میرے سامنے کھینچا تانی مت کرو خدا کی قسم جب تک تم مجھے نہیں بتاؤ گے میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور یہ بھی بتاؤ کہ تم نے مجھے اس رات کیوں چھوڑا تھا پھر میں نے تجھے اب تک نہیں دیکھا؟ اس نے کہا کہ اس شرط پر بتاتا ہوں اگر تم میری بات کو پردہ میں رکھو گے تو؟ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ تو اس نے مجھ سے قسم اٹھوائی تو میں نے قسم اٹھا دی۔

اس نے بتایا کہ تم اس دن دیر سے آئے تھے۔ مجھے پیشاب نے تنگ کیا تو میں دارالخلافہ سے نہر معلکی کے راستہ پر آ گیا اور وہاں پر پیشاب کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک شخص اترا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ تم مجھے سوار کر کے لے چلو۔ میں نے کہا کہ میرے ساتھ ایک سوار موجود ہے اس کو چھوڑ کر جانا ممکن نہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے یہ دینار لو اور مجھے لے چلو۔ جب میں نے دینار (سونے کا روپیہ) کا نام سنا تو مجھے

لالچ ہوئی اور میں نے سمجھا کہ یہ یہاں سے فرار ہونا چاہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ کو کہاں لے جاؤں؟ اس نے کہا چمڑا رنگنے والوں کے پاس۔ میں نے کہا کہ آپ کو وہاں نہیں لے جا سکتا۔ تو اس نے کہا دو دینار لے لو۔ تو میں نے کہا مجھے دو۔ تو اس نے مجھے دو دینار دیئے جن کو میں نے آستین میں رکھ دیا۔

اس آدمی کے ساتھ ایک غلام بھی تھا۔ اس نے اس کو کہا تم جاؤ جو تمہارے پاس ہے اس کو لے کر آؤ۔ تو وہ غلام چلا گیا اور کچھ دیر نہ لگائی کہ ایک لونڈی (عورت) ساتھ لے کر آ گیا میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرے اور لباس کے اعتبار سے کسی کو نہیں دیکھا۔ اس کے ساتھ بہت خوبصورت بڑی ساری ٹوکری اور میوؤں، برف اور شراب کے طباق تھے۔ یہ چاندنی رات تھی۔ یہ غلام سارنگی بھی لایا تھا جس کو اس لونڈی نے اپنی گود میں رکھ لیا۔

اس طرح کے اچھے وقت نے مجھ پر آسان کر دیا تھا کہ میں تجھے چھوڑ کر ان کے ساتھ چلا جاؤں۔

اس کے بعد اس نے اس غلام کو کہا کہ تم واپس چلے جاؤ چنانچہ وہ واپس ہو گیا اور مجھے کہا کہ تم بھی چلو تو میں بھی کشتی کو لے کر چل دیا۔ اس لونڈی نے اپنے چہرہ سے پردہ ہٹا دیا تھا اور یہ چودھویں کے چاند سے بھی کافی زیادہ حسین تھی۔ چنانچہ جب میں چمڑہ رنگنے والوں کے قریب پہنچا تو اس نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور مجھے کہا جہاں میں کہتا ہوں تم وہاں چلے جاؤ ورنہ میں تمہاری گردن مار دوں گا۔ میں نے کہا آپ کو اس کی حاجت نہیں آپ کو جو حکم کریں میں تابعدار ہوں۔ تو اس نے عورت سے کہا تم کچھ کھاؤ گی؟ اس نے کہا ہاں۔ تو اس نے جو کچھ ٹوکری میں تھا اس سے نکالا تو وہ بہت پاکیزہ کھانا تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے کھانا کھایا اور ٹوکری میری طرف پھینک دی۔ پھر اس لونڈی (عورت) نے بنسری اٹھائی اور بہت خوبصورت انداز و آواز میں گاتا گایا۔ پھر اس نے مجھے کہا اے ملاح! اگر مجھے تمہارے نشہ میں آنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں تمہیں بھی شراب پلاتا۔ میں نے کہا اے استاد! میں بیس رطل

(تقریباً دس کلو) پی جاتا ہوں مگر پھر بھی نشہ نہیں آتا۔ تو اس نے مجھے ایک برتن دیا جس میں پانچ رطل شراب ہوگی اس نے کہا پیو یہ سب تمہارا ہے۔ تو میں اس کے گانے کے ساتھ ساتھ پیتا رہا اور وہ بھی پیتے رہے یہاں تک کہ وہ اس کے قریب ہوا اس کو بہت دیر بوس و کنار کیا اور خواہش تیز ہوئی تو وہ میرے سامنے اس کے پاس گیا اور پھر اس نے ایسا کئی بار کیا پھر مست و مخمور ہوا پھر کہا اے فلانی تو نے میرے عہد و پیمان کی خیانت کی ہے اور فلاں کے پاس گئی ہے اور اس نے ایسا ایسا کیا ہے پھر اور بھی کئی آدمیوں کے نام لیتا رہا اور اس سے اقرار لیتا رہا۔ مگر وہ کہتی رہی اے میرے آقا اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا ان لوگوں نے مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اس نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے میں نے فلاں رات کو فلاں گھر میں خود دیکھا تھا تجھے فلاں نے بلایا تھا اور تم نے یہ کیا اور یہ کیا اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اب کیا حیلہ چل سکتا ہے۔ تجھے پتہ ہے میں تجھے یہاں کیوں لایا ہوں اور یہاں سخت ست کیوں کہا؟ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کہا تاکہ میں تجھے الوداع کردوں اور آخری عہد باندھ کر تجھے قتل کردوں پھر تجھے پانی میں پھینک دوں۔

تو اس لونڈی نے بہت آہ و فریاد کی پھر پوچھا اے میرے آقا کیا تمہارا دل اس کو پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ پھر وہ اس کے قریب گیا اور اس کا ازار بند نکال کر اس کو باندھا۔ تو میں نے کہا اے میرے آقا اللہ سے ڈرو! ایسے شان و شوکت والے چہرہ سے، تم تو اس سے محبت کرتے ہو اور پھر یہ ستم کیوں کر رہے ہو۔

تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں اسی وقت تم سے ابتداء کرتا ہوں۔ پھر اس نے تلوار نکالی تو میں نے فریاد کی اور چپ ہوگیا۔ تو وہ اس لونڈی کی طرف بڑھا اور اس کو ذبح کر دیا مگر اس کو پکڑے رکھا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ گیا اور مر گئی۔ پھر اس کے زیور اتار کر کشتی کے درمیان پھینکنے لگا۔ پھر اس کے کپڑے اتارے۔ اس کا پیٹ چاک کیا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں ڈالتا رہا۔

اس وقت ہم مدائن کے قریب پہنچ چکے تھے اور رات کا اکثر حصہ گذر چکا تھا اور

میں نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور گھبراہٹ سے مرا جا رہا تھا۔ میں نے یقین کرلیا کہ یہ اب مجھے قتل کرے گا تاکہ میں لوگوں کو اس کے جرم کی خبر نہ کرسکوں۔ لیکن مجھے کوئی حیلہ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ لیکن میں محفوظ رہا اور اس نے خود کو ایسا گرایا جیسے کوئی بے ہوش ہوگیا ہو۔ پھر وہ رو کر کہنے لگا میں نے دل کی بھڑاس نکال دی اور خود کو قتل کرڈالا۔ پھر خود کو تھپڑ مارنے لگا۔ اور بنسری اور دوسرا سامان میوے اور کھانے پینے کا دریا میں پھینک دیا۔ فجر طلوع ہو کر روشن ہوگئی اور ہمارے اور مدائن شہر کے درمیان صرف چار کلومیٹر کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ مجھے اس کے سامنے حیلہ سوجھا میں نے اس کو کہا اے میرے آقا صبح ہو چکی ہے کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ میں نے سوچا یہ تھا کہ یہ کنارہ پر چڑھے تو میں کشتی کو بھگا کر اس کو اکیلا چھوڑ جاؤں۔ اس نے کہا ہاں مجھے کنارہ پر چڑھا دو تو میں نے کشتی کو کنارہ پر لگایا اور اس کو باہر پھینکا لیکن وہ کشتی سے جبھی ایک ہاتھ اونچا ہوا تھا کہ ایک درندہ نے اس کو دبوچ لیا۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کو درندہ کے منہ میں ایسے دیکھا جیسے تنور کے منہ میں چوہا۔ میں اس وقت سے دل کی خوشی کو نہیں بھول سکا جو مجھے اسوقت حاصل ہوئی تھی۔

چنانچہ میں نے کشتی کو روانہ کردیا اور جب مدائن کو عبور کیا تو کنارا پہ اترا اور تمام زیور جمع کیے اور ان کو کشتی کے تاقچہ میں رکھ دیا اور کپڑوں کے بارہ سوچ کر یہ کیا کہ ان پر جو خون کے اثرات ہیں ان کو دھو کر ان کپڑوں میں بھی چھپا دوں۔ اور بصرہ میں رہنے لگا۔ میں نے غور سے دیکھا تو میرے پاس ایک ہزار اشرفیوں (تقریباً ساٹھ لاکھ روپے) کے زیور تھے اور لباس بھی جن کو میں نے بہت سی اشرفیوں کے عوض فروخت کیا۔ اور بصرہ میں رہ کر تجارت کرنے لگ گیا اور بغداد واپس جانے سے ڈر گیا تاکہ مجھے وہ غلام نہ دیکھ لے یا مجھ سے اس آدمی کا مطالبہ نہ شروع کردیا جائے یا مجھ سے اصل ماجرا نہ پوچھا جائے۔ اور یہ تجارت کا سامان بڑھتا رہا تو میں نے اس تمام سامان کے بدلہ میں بغداد کی تجارت خرید لی۔ اور کئی سال سے اس میں واپس آگیا حتیٰ کہ تم نے آج مجھے دیکھ لیا۔

(نوٹ) دیکھ لیں اس معصوم لونڈی پر الزام لگا کر اس کو ذبح کرنے پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے کا کیسا بھیانک انجام ہوا اللہ تعالیٰ ایسے مظالم سے محفوظ رکھے اور ظالموں کو ہدایت دے۔..........(مترجم)

حکایت نمبر۴:

حضرت حسنین بن موسیٰ علوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بوڑھے نے بیان کیا جو میری خدمت کیا کرتا تھا اس نے یہ قسم اٹھا رکھی تھی کہ اگر میں کسی کا جنازہ اٹھا کر جاؤں تو میری بیوی کو طلاق ہو۔ میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں ایک دن بغداد میں دوپہر کے وقت گرمی میں کسی ضرورت کے لئے نکلا تو ایک جنازہ میرے سامنے آ گیا جسکو دو آدمیوں نے اٹھا رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کوئی لاوارث شخص ہے میں بھی چند قدم تک اس جنازہ کو اٹھا کر ثواب کمالوں چنانچہ جب میں جنازہ کے نیچے ہوا اور میں نے اپنی طرف کا جنازہ کا حصہ اپنے کندھے پر رکھا تو وہ اٹھانے والا گم ہو گیا تو میں نے پکارا اے حمال اے حمال! تو دوسرے نے کہا کیا چاہتے ہو خاموش ہو کر چلتے رہو وہ چلا گیا ہے۔ تو میں نے کہا اللہ کی قسم میں ابھی اس کو پھینکتا ہوں۔ تو دوسرے حمال نے کہا اگر تو ایسے کرے تو اللہ کی قسم میں چلاؤں گا (اور لوگوں کو جمع کرلوں گا) تو مجھے حیا آ گئی اور میں نے ایذاء برداشت کی اور کہا چلو ثواب تو ہو گا چنانچہ میں جنازہ کو دھوپ اور چھاؤں میں شونیزیہ تک اٹھا کر چلتا رہا۔ جب ہم نے جنازہ کو جنازہ گاہ میں رکھا تو دوسرا حمال بھی بھاگ گیا۔ تو میں نے دل میں کہا ان ملعونوں کو کیا ہو گیا۔ اللہ کی قسم میں تمام ثواب کماؤں گا۔ چنانچہ میں نے اپنی تھیلی سے کچھ رقم نکالی اور زور سے کہا اے گورکن! اس جنازہ والے کی قبر کہاں ہے؟ اس نے کہا مجھے کیا معلوم۔ تو میں نے کہا اس کی قبر کھود۔ تو اس نے مجھ سے دو درھم لئے اور قبر کھودی۔ جب اس نے میت کو دفن کرنے کے لئے اٹھایا تو قبر سے اچھل کر باہر آ گیا اور میری پگڑی کو میری گردن

میں ڈال کر چیخنے لگا اے لوگو! مقتول مقتول۔ تو لوگ جمع ہو گئے اور اس سے پوچھنے لگے تو اس نے کہا یہ شخص سر کٹا ہوا آدمی لایا ہے تا کہ میں اس کو دفن کر دوں، پھر کفن ہٹایا گیا تو ویسا ہی تھا جیسا کہ گورکن نے کہا تھا۔ تو میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا اور عام لوگوں کی طرف سے مجھے اذیت پہنچی قریب تھا کہ میں مرجاتا یہاں تک کہ پولیس کے افسر کو اس کی خبر دی گئی۔ اور مجھے کوڑے مارنے کے لئے میری قمیص اتاری گئی اور میں حیران خاموش کھڑا رہا۔ اس افسر کا ایک سیکرٹری بھی تھا جب اس نے میری حیرانی دیکھی تو اس کو کہا آپ مجھے مہلت دیدیں حتیٰ کہ میں اس شخص کا قصہ واضح کرلوں میں اس کو مظلوم سمجھتا ہوں۔ تو اس نے مجھے الگ کیا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اپنا واقعہ سنا دیا نہ میں نے اس میں کوئی کمی کی نہ زیادتی۔ تو اس نے میت کو چارپائی سے اٹھوالیا اور اس کی تفتیش شروع کردی۔ تو اس چارپائی کے ایک کونہ پر لکھا ہوا تھا کہ یہ فلاں محلہ کی فلاں مسجد کی جنازہ کی چارپائی ہے۔ تو اس کے سیکرٹری نے اپنے ساتھ کچھ آدمی لئے اور مسجد کی طرف چل دیا اور اچانک مسجد میں چھاپہ مارا تو وہاں ایک درزی ملا اس سے مسجد کی جنازہ کی چارپائی کا اس طرح سے پوچھا کہ جیسے اس نے اپنی کوئی میت اس پر لے جانی ہو۔ تو درزی نے کہا مسجد کی ایک چارپائی ہے تو سہی مگر کل ہی کسی میت کے لئے اٹھائی گئی ہے جو ابھی تک واپس نہیں آئی۔ تو سیکرٹری نے پوچھا کون لے گیا ہے؟ تو اس نے اشارہ کر کے کہا اس گھر والے۔ تو سیکرٹری نے پولیس والوں سمیت ان پر اچانک چھاپہ مارا تو اس میں کچھ آدمی ملے اس نے ان کو گرفتار کرلیا اور افسر کے پاس لے گیا اور ساری بات بتلائی اور ان لوگوں کو پیش کیا اور اقرار کرایا تو یہ مان گئے اور انہوں نے ذکر کیا کہ ایک لڑکے کے پیچھے ہم میں جھگڑا ہوا اور اس کو قتل کر کے اس کا سر الگ کردیا اور اس کے سر کو ایک کنویں میں دفن کردیا جس کو گھر میں کھودا تھا اور باقی جسم کو اس صورت میں اٹھایا گیا۔ اور یہ دونوں جنازہ کو اٹھانے والے انہیں لوگوں میں سے دو تھے۔ چنانچہ ان سب قاتلوں کو قتل کردیا گیا اور مجھے آزاد کردیا گیا۔ پس یہ ہے میری توبہ کا راز کہ میں جنازہ میں

کیوں شریک نہیں ہوتا۔

حکایت نمبر ۱۵۹:

بے گناہ کے قاتل کا انجام

ابوالقاسم جہنی بیان کرتے ہیں کہ بغداد کی لڑکیوں میں ایک نہایت پاکدامن خوبصورت لڑکی رہتی تھی۔ اس کا چچازاد بھائی اس کو پسند کرتا تھا کیونکہ دونوں اکٹھے پروان چڑھے تھے۔ مگر لڑکی کے باپ نے اس کی شادی ایک غریب آدمی سے کردی لیکن اس کا چچازاد لڑکی کے دروازہ پر طمع کر کے بیٹھا کرتا تھا۔ جس کو خاوند نے بھی محسوس کرلیا تھا اور بہت احتیاط کرنے لگا تھا۔ ایک دن خاوند باہر گیا اور عورت نے چاہا کہ کچھ ٹھنڈک حاصل کرلے چنانچہ اس نے کپڑے اتارے اور غسل کرنا شروع کردیا اور اپنی سونے کی انگوٹھیاں اپنے کپڑوں کے پاس رکھ دیں۔ ان انگوٹھیوں کو کوے نے اٹھایا اور دروازہ کی طرف سے نکلا تو اس کے چچازاد نے بھی کوے کا پیچھا کیا اور اس سے انگوٹھیاں لے کر خود پہن لیں پھر دروازہ پر بیٹھ گیا تاکہ عورت کا خاوند اس کو دیکھے اور یہ سمجھے کہ یہ اس کی بیوی کے پاس گیا تھا پھر اس کو طلاق دیدے۔ چنانچہ جب خاوند آیا تو یہ لڑکا اس کو سلام کرنے کے بہانے کھڑا ہو گیا لیکن اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کو اپنے ہاتھ کی انگوٹھیاں دکھلائے۔ چنانچہ جب خاوند نے ان کو دیکھا تو پہچان گیا۔ پھر جب اندر گیا تو بیوی کو نہاتے دیکھا تو اس کو یقین ہو گیا کہ ضروری غسل کررہی ہے۔ تو اس نے اپنے پاس موجود لونڈی کو کہا تم چلی جاؤ تو وہ چلی گئی اور اس نے دروازہ بند کر کے عورت کو ذبح کردیا اور اس سے کچھ پوچھا تک نہیں۔ جب وہ لونڈی آئی تو اس نے اس عورت کو قتل کرتے دیکھا تو زور سے چیخ پڑی اور اس شخص کو بادشاہ کے حضور پیش کیا گیا اور بیوی کے قتل کے بدلہ میں اس کو قتل کردیا گیا۔ اور چچازاد نے اصل قصہ لوگوں کو کہہ سنایا پھر یہ قتل اس کی توبہ کا سبب بنا اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا۔

باب 46

عشق کے سبب قتل ہونے والے عاشق

حکایت نمبر ا:

دھوکہ باز کو نیک خاتون نے قتل کردیا

لیث کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوجوان لڑکا لایا گیا جو کسی راستہ میں قتل ہوا پڑا تھا۔ آپ نے اس کے بارہ میں بہت کوشش کی مگر اس کے بارہ میں کچھ معلوم نہ ہوا اور یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر پر مشکل ہوگئی تو انہوں نے دعا فرمائی:

اللهم اظفرني بقاتله.

اے اللہ! مجھے اس کے قاتل تک پہنچنے میں کامیاب کر۔

حتیٰ کہ اس طرح سے تقریباً ایک سال گزر گیا اور اس مقتول کی جگہ ایک نومولود بچہ پڑا پایا گیا۔ جب اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا اب میں مقتول کے قاتل تک پہنچ جاؤں گا انشاء اللہ۔

پھر آپ نے وہ بچہ ایک عورت کے سپرد کر دیا اور اس سے فرمایا تم اس کی دیکھ بھال رکھو اور مجھ سے اس کا خرچہ لے لیا کرنا اور اس کا خیال رکھنا کہ اس کو تم سے کون لیتا ہے پس جب تو کسی عورت کو اسے چومتا ہوا اور اپنے سینے سے لگاتا ہوا دیکھے تو مجھے اس کی جگہ کا پتہ دینا۔

چنانچہ بچہ کھیلنے کودنے لگ گیا تو ایک لونڈی آئی اور اس عورت کو کہا میری مالکن

نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم یہ بچہ بھیج دو اور وہ دیکھ کر تمہیں واپس کر دے اس عورت نے کہا کہ بہت اچھا اس کو لے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی چنانچہ وہ بچہ کو لے کر چلی اور یہ عورت بھی اس کے ساتھ ساتھ چلی حتیٰ کہ اس کی مالکن کے پاس پہنچ گئی۔ جب اس نے دیکھا تو اس کو اٹھا کر چوما اور اپنے سینے سے لگایا یہ ایک انصاری صحابی کی بیٹی تھی۔ چنانچہ اس عورت نے اس کی خبر حضرت عمرؓ کو دی اور حضرت عمرؓ نے تلوار اٹھائی اور اس کے گھر کو روانہ ہوئے تو اس کے والد کو دیکھا جو اپنے گھر کے دروازہ کی ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے فلاں کے باپ تمہاری فلاں بیٹی نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر عطاء کرے وہ تو دوسرے لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اور اپنے باپ کے حق کو خوب پہچانتی ہے اور اس کے ساتھ وہ دین کی پابندی کے ساتھ نماز روزہ کو بھی عمدہ سلیقہ سے ادا کرتی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کے پاس جا کر اس کو نیکی کی خوب ترغیب دوں۔ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء کرے آپ میرے واپس آنے تک اپنی جگہ پر ٹھہریں۔ پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے کی اجازت طلب کی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب کو چلے جانے کا فرمایا وہ سب چلے گئے اب صرف حضرت عمرؓ اور وہ لڑکی اس کمرہ میں رہ گئے ان کے پاس اور کوئی شخص نہیں تھا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونتی اور فرمایا سچ سچ بتا دو ورنہ عمر جھوٹ سننے کا عادی نہیں۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین! آہستہ اور اپنے وقار کو قائم رکھیں، اللہ کی قسم! میں سچ کہوں گی۔

ایک بڑھیا میرے پاس آیا کرتی تھی میں نے اس کو ماں بنا رکھا تھا۔ اور وہ میرے کام کر دیا کرتی تھی جو میری والدہ کرتی تھی اور اس طرح سے بیٹی بنی ہوئی تھی۔ پھر وہ اس طرح سے کافی عرصہ تک رہتی رہی۔ پھر اس نے کہا اے بیٹی مجھے ایک سفر پر جانا ہے اور ایک جگہ پر میری ایک بیٹی ہے میں اس کے بارہ میں فکر مند

ہوں وہ کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے سفر سے واپسی تک اس کو تمہارے پاس اس کو چھوڑ جاؤں۔ اس کا ارادہ اپنے بیٹے کا تھا جو جوان تھا مگر اس کی داڑھی مونچھ نہیں آئی تھی۔ اس کی شکل لڑکی جیسی تھی۔ جب وہ اس کو میرے پاس لائی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لڑکی ہی ہے اور اس نے میرا وہ جسم کا حصہ بھی دیکھا جس کو ایک عورت دوسری عورت سے دیکھ سکتی ہے حتیٰ کہ اس نے ایک دن مجھے بے فکر پایا جب کہ اس وقت میں سوئی ہوئی تھی اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ میرے اوپر تھا اور مجھ سے مل چکا تھا۔ تو میں نے اپنا ہاتھ چھری کی طرف بڑھایا جو کہ میرے پہلو میں رکھی ہوئی تھی اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اس کے بارہ میں حکم دیا تو اس کو وہاں پر ڈالا گیا جہاں پر آپ نے دیکھا پھر مجھے یہ بچہ ہوا جب یہ پیدا ہوا میں نے اس کو بھی اس کے باپ کی جگہ پر پھینک دیا بس یہ واقعہ ہے اللہ کی قسم جو میں نے آپ کو بتلایا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں برکت عطاء فرمائے پھر اس کو وصیت اور نصیحت فرمائی اور اس کے لئے دعا کی اور اس کے والد سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہاری بیٹی میں برکت عطاء کرے۔ تمہاری بیٹی بہت نیک ہے۔ تو بوڑھے نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے ساتھ لگا کے رکھے اور تمہاری رعایا کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطاء کرے۔

حکایت نمبر۲:

ڈنڈا مار کر بھیجا نکال دیا

ایک شخص کسی عورت کو چاہتا تھا جب وہ اس کے پاس گیا تو عورت نے اس سے پہلے دروازہ بند کر دیا تو اس شخص نے اپنا سر دہلیز سے اندر داخل کر لیا تو عورت نے ایک پتھر یا ڈنڈا اٹھایا اور اس کے سر کو ایسا مارا کہ بھیجا نکال دیا۔ جب اس واقعہ کو خلیفہ عبدالملک بن مروان کے پاس پیش کیا گیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ اس کے خون کو معاف کر دیا جائے۔

حکایت نمبر ۳:

بہادر شہسوار

دعبل کہتا ہے کہ میں دشمنی کے ساتھ اس جنگ میں شریک تھا جس میں اس نے رومی کتے سے جنگ کی تھی۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے کھڑے ہوئے تو رومیوں کا ایک سورما سامنے آیا اور سات مسلمان مدمقابل بہادروں کو خاک وخون میں ڈھیر کردیا۔ پھر اپنا نیزہ گھسیٹتے ہوئے اور مدمقابل کا مطالبہ کرنے لگا تو اس کے سامنے اور کوئی نہ نکلا۔ جب ہماری یہ طویل حالت ہوگئی اور ہم نے شکست کا خوف کھایا تو ایک روشن چہرے والا نوجوان نکلا جس کا جمال خوب چمک دمک رہا تھا اس کی پشت کی جانب دو مینڈھیاں تھیں۔ اس نے اس سورما کو مقابلہ کے لئے بلا کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پھر اس نوجوان کے مقابلہ میں رومیوں کے دس سورمے نکلے تو اس نے ان کا بھی وہی حشر کیا تو رومی شکست کھا کر بھاگ گئے اور اس دن مسلمانوں کے ہاتھوں سات ہزار کافر قتل ہوئے پھر لوگ مال غنیمت کی طرف لوٹ گئے مگر وہ نوجوان رابیہ کی طرف چڑھ گیا اور پھر اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کی باگ ہاتھ میں لی اور اس کے آنسو بارش کی طرح زمین پر گرنے لگے۔

دعبل کہتا ہے کہ میں اپنے گھوڑے سے اتر آیا اور اس سے پوچھا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں سے اسلام اور مسلمانوں پر سے اس عذاب کو دفع کیا کیا تم کچھ مال غنیمت نہیں لوگے؟ اور تمہاری رونے میں یہ حالت کیوں ہورہی ہے تم مجھے اپنا واقعہ تو بتاؤ۔ تو اس نے کچھ دیر اپنا سر جھکا لیا پھر یہ شعر کہے ؎

انا فی امری رشاد

بین غزو و جھاد

بدنی یغزو عدوی

والھوی یغزو فوادی

(ترجمہ)

(۱) میں اپنے معاملہ میں کامیاب ہوں جنگ میں بھی اور جہاد میں بھی۔

(۲) میرا بدن دشمن سے جنگ کرتا ہے اور عشق ومحبت میرے دل سے۔

پھر وہ چلا گیا نہ تو میں اس کا نام جانتا ہوں نہ اس کا نسب۔

(فائدہ) اس جوان کے ایک قصہ میں اس طرح سے ہے کہ یہ میدان جنگ میں آیا تو اس نے یہی ظاہر کیا کہ میں عشق ومحبت سے بھاگا ہوا ہوں (اور خدا کی راہ میں شہید ہونے آیا ہوں) چنانچہ جب جنگ شروع ہوئی تو سب سے پہلے شہید ہونے والا یہی نوجوان تھا۔ (منہ ولکن باختصار من المترجم)

حکایت نمبر۴:

عزت کی حفاظت میں خاتون کی جرات

محمد بن زیاد اعرابی ذکر کرتے ہیں کہ عرب کا ایک شخص قبیلہ باہلہ کی عورت کا مہمان ہوا۔ اس عورت کا خاوند اس کے پاس نہیں تھا اس لئے اس نے خود اس کا بستر بنایا اور خاطر تواضع کی۔ جب اس مرد نے اس عورت کے پاس اور قریب قریب کسی کو نہ دیکھا تو اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو وہ اس سے ڈر گئی اور اس سے کہا تم کچھ دیر ٹھہرو میں تمہارے لئے بستر ٹھیک کردوں پھر اس نے جلدی سے جا کر ایک چھری اٹھائی اور اس کو چھپا دیا پھر جب سامنے آئی اور مرد نے اس کو دیکھا تو اچھل کر اس کی طرف پہنچا اور عورت نے وہ چھری اس کے پیٹ میں گھونپ دی لیکن جب اس کا خون دیکھا تو غش کھا کر گر گئی اور وہ جوان بھی مردہ ہوکر گر گیا جب اس کے گھر والوں میں سے کوئی آیا تو عورت کو اس حالت میں دیکھا تو اٹھا کر بٹھا دی حتیٰ کہ اس کو افاقہ ہو گیا۔

حکایت نمبر۵:

ایسی غیرت مند خواتین بہت ہونی چاہئیں

شیخ ابو عباد کہتا ہے کہ میں اس خادم سے ملا ہوں جو حجاج (ظالم) کے سر کے پاس کھڑا ہوتا تھا میں نے اس سے پوچھا تم کوئی ایسی عجیب بات سناؤ جو تم نے حجاج سے دیکھی ہو؟

تو اس نے بیان کیا کہ حجاج کا بھتیجا واسط کا گورنر تھا۔ واسط میں ایک عورت تھی کہا جاتا تھا کہ واسط میں اس وقت اس سے زیادہ حسین عورت کوئی نہیں تھی۔ چنانچہ حجاج کے بھتیجے نے اس عورت کو اپنے خادم کے ہاتھوں پیغام بھیجا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا اگر تم چاہتے ہو تو میرے بھائیوں کو میرے ساتھ شادی کرنے کی بات کرلو۔ اس عورت کے چار بھائی تھے لیکن اس گورنر بھتیجے نے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ طریقہ منظور نہیں اور اس کو مجبور کیا تو عورت نے بھی اپنی وہی بات دہرادی اور کہا کہ حرام طریقہ تو ہرگز منظور نہیں۔ لیکن اس نے کہا سوائے حرام کے اور کچھ نہیں پھر اس نے اس کی طرف ہدیہ بھیجا جس کو اس عورت نے لے کر ایک طرف رکھ دیا۔ اس نے ہدیہ جمعہ کی شام کو بھیجا تھا چنانچہ اس عورت نے اپنی ماں سے کہا کہ گورنر نے میری طرف یہ پیغام اور ہدیہ بھیجا ہے تو اس نے اس بات کو تسلیم نہ کیا پھر اس کی ماں نے اس کے بھائیوں سے بات کی کہ تمہاری بہن نے ایسا ایسا گمان کر رکھا ہے تو انہوں نے بھی اس کو تسلیم نہ کیا بلکہ اس کو جھٹلایا دیا تو عورت نے کہا اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس رات کو میرے پاس آئے گا تم دیکھ لینا۔ چنانچہ اس کے بھائی اس عورت کے گھر کے سامنے والے گھر میں بیٹھ گئے بہن کے گھر میں چراغ بھی تھا جس سے وہ اس کے پاس آنے والے شخص کو دیکھ سکتے تھے۔ اس عورت کی ایک لونڈی تھی جو گھر کے دروازہ پر بیٹھ گئی جب وہ آیا اور اپنی سواری سے اترا تو اپنے غلام سے کہا جب اندھیرے میں مؤذن اذان دے اس وقت میرے پاس سواری لے کر آجانا

پھر وہ اندر چلا گیا اور لونڈی اس کے سامنے چلتی گئی اور کہتی گئی کہ تشریف لائیے تو وہ اندر پہنچ گیا۔ اس وقت وہ عورت اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی یہ بھی اس کے پاس جا کر لیٹ گیا پھر اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر کہا یہ ٹال مٹول کب تک؟ تو عورت نے جواب دیا اے بدکار! اپنا ہاتھ دفع کردو۔ اتنے میں اس کے بھائی تلواریں لے کر آ گئے انہوں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے پھر ایک چمڑے میں باندھ کر واسط شہر کی ایک گلی میں پھینک دیا پھر غلام سواری لے کر آیا اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔ جب اس کو صبح ہونے کا خوف ہوا اور سواری کے پہچانے جانے کا خوف ہوا تو واپس ہو گیا۔

جب صبح ہوئی تو ان کو یقین ہو گیا کہ یہ وہی تھا تو اس کی لاش کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا اور اس گلی والوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ حجاج نے پوچھا مجھے اس کا واقعہ بتاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں جانتے بس اتنا پتہ ہے کہ ہم نے اس کو وہاں پڑا پایا ہے۔ تو حجاج سمجھ گیا اور کہا جو شخص اس کا خادم تھا اس کو پیش کرو تو اس خصی کو پیش کیا گیا جو اس کا خادم بن کر آیا تھا لوگوں نے کہا یہ شخص اس کا رازدان ہے حجاج نے اس سے کہا مجھے اس کا حال اور قصہ سچ سچ بتاؤ۔ تو اس نے انکار کیا۔ حجاج نے کہا اگر تم سچ بولو گے میں تمہاری گردن نہیں اڑاؤں گا اور اگر جھوٹ بولو گے تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا اور ایسی ایسی عبرتناک سزا دوں گا۔

تو اس غلام نے سارا واقعہ پوری طرح سے بیان کر دیا تو حجاج نے عورت کو، اس کی ماں کو اور اس کے سب بھائیوں کو بلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان سب کو پیش کیا گیا تو حجاج نے اس عورت کو الگ کر کے پوچھا تو اس نے بھی ویسا ہی بتایا جس طرح سے اس خصی غلام نے بتایا تھا۔ پھر اس کو الگ کھڑا کیا اور اس کے بھائیوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بتایا اور کہا جو کچھ آپ نے دیکھا وہ ہم نے کیا ہے تو ان سب کو آزاد کر دیا اور اس مقتول کے غلام، جانور اور مال کا عورت کو مالک بنا دیا۔ تو عورت نے کہا میرے پاس اس کا ہدیہ بھی ہے حجاج نے کہا اللہ تعالیٰ اس میں بھی تمہیں

برکت دے اور تیرے جیسی خواتین اور زیادہ کرے یہ سب تیرا ہے اور جو کچھ اس نے ترکہ چھوڑا وہ بھی تیرا ہے پھر حجاج نے کہا ایسا شخص دفن کرنے کے قابل نہیں ہے اس کو کتوں کے آگے پھینک دو پھر اس خصی غلام کو بلایا اور کہا کہ چونکہ میں ... ہوں کہ تیری گردن نہیں اڑاؤں گا اس لئے تجھے درمیانہ درجہ کے کوڑے لگاؤں گا۔

حکایت نمبر ۹:

غیرت مند خاوند

مجھے ابن رشادہ طبیب نے سنایا کہ واسطہ کے شہر میں ایک عیسائی ڈاکٹر رہتا تھا جو جوان بھی تھا اور خوبصورت بھی عورتیں اس کے عشق کا دم بھرتی تھیں۔ یہ ایک مرتبہ ایک کردی کی بیوی کی خون کی رگ کھولنے آیا۔ جب عورت نے اپنی کلائی کھولی تو وہ اس کے حسن کو دیکھ کر حیران رہ گیا پھر وہ لذت لینے کی خاطر اس کو سہلانے لگ گیا جس کو عورت نے محسوس کر لیا پھر اس عورت سے کہا آج رگ نہیں کھل رہی تم اس کو کل تک مؤخر رکھو پھر وہ چلا گیا جب عورت کا خاوند آیا اس نے اس کو سارا واقعہ سنایا تو وہ باہر گیا اور اس ڈاکٹر کو بلوایا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس خاوند نے کہا آپ میرے ساتھ چلیں ایک (اور) مریض کو دیکھنا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے اور وہ اس کو وادیوں میں لے گیا اور تلوار کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

باب 47

عشق کے مقتول

حکایت نمبرا:

عاشق خاتون کا دماغ درست کرنے والا عابد

حضرت احمد بن سعید عابد کے والد بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کوفہ میں ایک جوان عبادت گزار تھا ہر وقت مسجد میں ملتا تھا اس سے باہر نہیں نکلتا تھا شکل و صورت اور قد کاٹھ میں خوبصورت اور نیک سیرت تھا۔ ایک مرتبہ اس کو ایک حسینہ اور عقلمند عورت نے دیکھ لیا اور اس کے عشق کا دم بھرنے لگی اور ایک مدت تک وہ اس حالت میں رہی ایک دن وہ اس نوجوان عابد کے راستہ پر کھڑی ہوگئی اس کا مقصد تھا کہ میں (اس کے گھر کی طرف جانے سے) اس کا گھر دیکھ لوں گی۔ اس نے کہا اے جوان! میری چند باتیں سن لو جو میں تم سے کہنا چاہتی ہوں پھر جو چاہو کرو لیکن وہ جوان چلا گیا اور اس سے بات تک نہ کی۔ پھر دوسری دفعہ وہ اس کے راستہ پر جا کھڑی ہوئی کہ اس کا گھر دیکھوں گی۔ اس نے پھر کہا اے جوان! میری بات سن میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں تو اس نے کچھ دیر سر جھکایا اور اس سے کہا یہ تہمت کی جگہ ہے (لوگ سر عام مجھے تمہارے ساتھ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے) میں محل تہمت بننے سے گھبراتا ہوں عورت نے کہا اللہ کی قسم میں تمہارے حال سے خوب واقف ہوں میں ویسے ہی اس جگہ پر نہیں کھڑی ہوئی اللہ کی پناہ۔ و کہ اللہ کے نیک بندے میرے جیسی عورتوں کی طرف نگاہ اٹھائیں اللہ کی قسم! مجھے تمہاری ملاقات پر میرے نفس کے

سوا کسی شے نے مجبور نہیں کیا۔ میں جانتی ہوں اتنا معمولی سا تعلق بھی تو ان کے نزدیک بہت برا ہے۔ تم نیک لوگ آئینہ کی مثل ہو جن کو ادنیٰ سی غلطی عیب لگا دیتی ہے میں جو کچھ تم سے کہنا چاہتی ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے جسم کے تمام عضو تیری طرف مشغول ہیں لیکن اللہ اللہ میں کہاں اور آپ کہاں۔

لیکن وہ جوان اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا اور نماز پڑھنے کا ارادہ کیا مگر سمجھ میں نہ آیا کہ کیسے نماز پڑھے۔ چنانچہ اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور اس پر ایک خط لکھا پھر اپنے گھر سے نکلا تو وہ عورت اسی جگہ پر کھڑی تھی اس نے اس کی طرف خط پھینکا اور اپنے گھر لوٹ آیا خط میں یہ لکھا ہوا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے عورت جان لو! جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو وہ بردباری کرتا ہے۔ پھر جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ لیکن جب کوئی گناہ کو اوڑھنا بچھونا بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اتنا زیادہ ناراض ہوتے ہیں کہ اس کی ناراضگی کو سب آسمان، زمین، پہاڑ، درخت اور جانور بھی نہیں برداشت کر سکتے پھر اور کس میں اتنی طاقت ہے کہ اس کو برداشت کرے۔

پس اگر تو نے جو کچھ بیان کیا ہے باطل ہے تو میں تمہیں وہ دن یاد دلاتا ہوں جس میں آسمان پگھل جائے گا۔ پہاڑ روئی کی طرح دھن جائیں گے اور سب مخلوقات اللہ جبار عظیم کے غلبہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے اللہ کی قسم! میں اپنے نفس کی اصلاح میں کمزور واقع ہوا ہوں دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہوں۔

اور اگر تو نے جو کچھ بیان کیا ہے درست ہے تو میں تمہیں ایسے ڈاکٹر کا پتہ دیتا ہوں جو بیمار کن زخموں کے اور تکلیف دینے والے دردوں کے لئے زیادہ لائق ہے اور یہ

... ب العالمین کی ذات گرامی ہے تم بھی طلب کے ساتھ اس کے سامنے حاضری ... تم ... تعلق ہوں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے

وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ﴿۱۹﴾

(ترجمہ) اور آپ ایک قریب آنے والی مصیبت کے دن (یعنی روز قیامت) سے ڈرایئے جس وقت کلیجے منہ کو آئیں گے، (غم سے) گھٹ گھٹ جائیں گے، (اس روز) ظالموں (یعنی کافروں) کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے، (اور) وہ (ایسا ہے کہ) آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اوران (باتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں (جن کو دوسرا نہیں جانتا، مطلب یہ ہے کہ وہ بندوں کے تمام کھلے اور اچھے اعمال سے باخبر ہے جن پر سزا یا انعام موقوف ہے)۔ (سورۃ مومن ۱۸-۱۹)

اس لئے اس آیت سے کہاں بھاگا جا سکتا ہے۔

چند دنوں کے بعد وہ عورت دوبارہ آئی اور اس کے راستہ پر کھڑی ہو ... جب اس جوان نے اس کو دور سے دیکھا تو اپنے گھر لوٹ جانے کا ارادہ کیا تا ... دیکھے۔ تو عورت نے کہا اے جوان! تم واپس نہ جاؤ اب اس کے بعد کبھی ... ری ملاقات نہیں ہوگی سوائے اللہ کے سامنے کی ملاقات کے پھر وہ بہت روئی اور کہنے لگی میں اس اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہوں جس کے ہاتھ میں تیرے دل کے اختیارات ہیں کہ مجھ پر جو معاملہ مشکل ہو گیا وہ اس کو آسان کر دے پھر وہ عورت اس کے پیچھے آئی اور کہا مجھے اپنی طرف سے کچھ نصیحت کر کے احسان کرتے جاؤ۔ مجھے

کچھ نصیحت کرو جس پر میں عمل کرتی رہوں۔

تو جوان نے اس سے کہا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفس کو اپنے سے محفوظ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ۝ (سورۃ انعام: ۶۰)

(ترجمہ) اور وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے کہ (اکثر) رات میں (سونے کے وقت) تمہاری روح (نفسانی) کو (جس سے احساس و ادراک متعلق ہے) ایک گونہ قبض کر لیتا ہے (یعنی معطل کر دیتا ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو (وہ) جانتا ہے۔

تو اس عورت نے سر جھکا لیا اور پہلی دفعہ کے رونے سے بھی زیادہ روئی۔ پھر جب ہوش میں آئی تو اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گئی اور عبادت شروع کر دی۔ اس کو جب کبھی نفس ستاتا تو اس کا خط اٹھاتی اور اپنی آنکھوں پر رکھتی تھی جب اس کو کہا جاتا کہ تمہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہے؟ تو وہ کہتی کہ اس کے سوا میرے لئے کوئی اور علاج بھی ہے؟

جب رات ہوتی تو یہ اپنے محراب میں (عبادت کے لئے) کھڑی ہو جاتی اور اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اسی صدمہ کو ساتھ لے کر فوت ہو گئی۔

پھر یہ جوان اس عورت کو یاد کر کے اس پر رویا کرتا تھا۔ جب اس سے پوچھا جاتا کہ تم کیوں روتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی تو اس کو مایوس کیا تھا؟ تو وہ کہتا میں نے اپنی طمع کو پہلی مرتبہ ہی سے ذبح کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا (صبر کرنے کی وجہ سے) ذخیرہ کر لیا تھا پھر مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آ جاتی تھی کہ جو میں نے اس کے پاس ذخیرہ کر کے رکھا تھا اس کو واپس لے لوں۔

حکایت نمبر۲:

عشق کا ستیاناس ہو

ابوعبداللہ ،حبشانی صغراء عملاقیہ سے عشق کرتا تھا حالانکہ یہ رنگ کی کالی کلوٹی تھی لیکن اس کی محبت میں یہ بیمار پڑ گیا جب مرنے کے قریب ہوا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اس عورت کے مالک کو کہا اگر تم اپنی لونڈی صغراء کو ابوعبداللہ حبشانی کے پاس بھیج دو تو شاید اس کے ہوش وحواس درست ہو جائیں۔ چنانچہ اس نے صغراء کو بھیج دیا جب یہ اس کے سامنے آئی اور پوچھا اے ابوعبداللہ کیسے ہو؟

اس نے کہا جب تک تم سامنے رہو تو ٹھیک ہوں۔

صغراء نے پوچھا تمہیں کس شے کی طلب ہے؟

اس نے کہا تیرے قرب کی۔

صغراء نے کہا تمہیں کیا مرض ہے؟

کہا تیرے عشق کی۔

کہا تم کوئی وصیت کرو گے؟

اس نے کہا ہاں اگر وہ مان لیں تو میں تمہیں چاہتا ہوں۔

صغراء نے کہا اب میں واپس جانا چاہتی ہوں؟ تو اس نے کہا تو پھر جلدی سے میری نماز جنازہ کا ثواب حاصل کر لینا چنانچہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور جب اس نے اس کو منہ پھیر کر جاتے دیکھا تو ایک دردناک سانس لیا اور اسی وقت مر گیا۔

حکایت نمبر۳:

عشق اور خدا کا خوف

ابراہیم بن عثمان عذری کہتے ہیں (کہ میں نے کوفہ میں) عمر بن میسرہ کو دیکھا جس نے دیوانوں کی شکل بنا رکھی تھی اور ایسے نظر آتا تھا جیسے اس کو ورس سے رنگ دیا

گیا ہو یہ نہ تو کسی سے بات کرتا تھا نہ کسی کے ساتھ بیٹھتا تھا۔ لوگ اس کو عاشق سمجھتے تھے اور اس کا واقعہ پوچھتے تھے اور وہ یہ شعر کہہ دیتا تھا۔

یسائلنی ذو اللب عن طول علتی
وما انا بالمبدی لذا الناس علتی

ساکتمها صبرا علی حر جمرها
واکتمها اذ کان فی السر راحتی

اذا کنت قد ابصرت موضع علتی
وکان دوائی فی مواضع لذتی

صبرت علی دائی احتساباً ورغبةً
ولم اک احدوثات اهلی و خلتی

(ترجمہ)

(۱) مجھ سے عقلمند میری طویل بیماری کا پوچھتے ہیں حالانکہ میں لوگوں کے سامنے اپنی بیماری کو ظاہر کرنے والا نہیں ہوں۔

(۲) میں اس کو آگ کے انگارے کی گرمی پر بھی صبر کر کے چھپاؤں گا اور اس کو اس لئے بھی چھپاؤں گا کیوں کہ چھپانے میں ہی راحت ہے۔

(۳) جب مجھے اپنی بیماری کے مقام کا پتہ ہے تو (یہ بھی معلوم ہے کہ) میرا علاج میرے لذت کے مقامات ہیں۔

(۴) میں اپنی مرض پر صبر کرتا ہوں اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور اس کے پاس اس کا جو انعام ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے، اور میں اپنے گھر والوں اور دوستوں کے ہاتھوں میں تماشہ نہیں بننا چاہتا۔

چنانچہ اس نے اپنا معاملہ کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا اور نہ کوئی اس کے قصہ سے

واقف ہوا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا مجھے جو مرض تھی وہ میری چچا کی فلاں بیٹی کی وجہ سے تھی اللہ کی قسم مجھے کسی بات نے نہیں روکا اور کوئی ضرر نہیں پہنچا سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے اگر اب بھی مجھ پر موت طاری نہ ہوتی تو میں تمہیں یہ کبھی نہ بتا تا تم اس کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اس کے بعد وہ فوت ہو گیا۔

حکایت نمبر۴:

اگر مرنا ہی ہے تو خاوند کی محبت میں مرو

ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو ایک قبر پر گرے پڑے دیکھا جو یہ شعر کہہ رہی تھی ۔

فیاقبر لو شفعتني فيه مرة
فاخرجته من ظلمة القبر واللحد

فكنت اری هل غير الترب وجهه
وهل عاث دود اللحد فی ذلک الخد

(ترجمہ)

(۱) اے قبر اگر تو میرے (خاوند کے) بارہ میں میری سفارش قبول کرے اور اس کو قبر اور لحد کے اندھیرے سے باہر نکالدے۔

(۲) تا کہ میں دیکھ لوں کیا مٹی نے اس کے چہرہ کو بگاڑ تو نہیں ڈالا اور کیا قبر کے کیڑے اس کے رخساروں میں تو نہیں مچل رہے؟

میں نے اس سے پوچھا یہ قبر والا تمہارا کیا لگتا ہے؟

کہا میرے چچا کا بیٹا ہے اس نے مجھ سے شادی کی تھی وہ مجھ سے سیراب نہیں ہوتا تھا اور میں اس سے حتیٰ کہ پچھلے سال میں ہماری قبیلہ سلیم سے جنگ ہوئی اور

ہمارے قبیلہ میں اس وقت میرے اور میرے اس خاوند کے سوا اور کوئی موجود نہ تھا چنانچہ یہ دفاع کے لئے نکلا اور لڑتے لڑتے قتل ہو گیا۔

میں نے پوچھا اس کی عمر کیا تھی؟ اس نے کہا میں اس سے بڑی ہوں میری عمر انیس سال ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اس گھڑی سے زیادہ دنیا کی راحت نہیں دیکھی تو میں نے اس کی اس بات کو مذاق سمجھا۔ لیکن جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے ایک جنازہ دیکھا اور اس کے بارہ میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس کے بارہ میں تم نے کل اس کے خاوند کے بارہ میں بات کی تھی اللہ کی قسم یہ اپنے خاوند کے پیچھے فوت ہوئی ہے اور اپنی محبت کو سچا ثابت کر کے دکھایا ہے۔

حکایت نمبر۵:

اے عاشقو اس لڑکی سے سبق سیکھو

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ان کے محلہ طائف میں ایک عبادت گزار صاحب سخاوت اور تقویٰ والی لڑکی رہتی تھی۔ اور اس کی ماں اس سے بھی زیادہ نیک تھی اور عبادت میں بہت مشہور تھی۔ یہ دونوں لوگوں سے میل جول کم رکھتی تھیں۔ ان کا طائف کے ایک شخص کے پاس تجارت کا سامان تھا جو ان کے لئے تجارت کرتا تھا اور جو نفع ہوتا اس کو ان عورتوں کے پاس لے جاتا تھا۔

ایک دن اس نے اپنے بیٹے کو ان کے کسی کام کے لئے ان کے پاس روانہ کر دیا یہ لڑکا خوبصورت بھی تھا اور خود کو صاف ستھرا کر کے رکھتا تھا اس نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو اس لڑکی کی ماں نے پوچھا کون ہے؟

اس نے کہا میں فلاں آدمی کا بیٹا ہوں۔

اس نے کہا اندر آ جا تو وہ اندر چلا گیا۔

اس کی بیٹی بھی اس کمرہ میں موجود تھی اس کو لڑکے کے آنے کا علم نہ ہوا جب وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھا تو اس کی بیٹی بھی آ گئی اس نے یہی سمجھا تھا کہ یہ ان کی کوئی

عورت ہے (کیونکہ اس کی داڑھی مونچھ بھی نہیں آئی تھی اور مردوں میں بال رکھنے کا رواج بھی عام تھا) حتیٰ کہ اس لڑکے کے سامنے بیٹھ گئی جب اس نے لڑکے کو دیکھا تو فوراً اٹھ گئی لیکن اتنے میں لڑکے نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا کہ یہ لڑکی تمام عرب میں زیادہ حسین ہے چنانچہ اس کے دل میں لڑکی سے محبت ہوگئی اور وہ وہاں سے نکل گیا لیکن سمجھ میں نہ آیا کہ کدھر جائے۔ پھر اس نے پگھلنا شروع کر دیا اور تنہائی پسند ہوگیا اور اتنا فکر میں ڈوبا کہ بے ہوش ہو کر اپنے بستر پر گر گیا اس کے باپ نے ڈاکٹر بلوائے اور ہر ایک اس کی دوا تجویز کرنے لگا جب اس کی بیماری نے طول پکڑا تو اس کے باپ نے قبیلہ کے لڑکے بلوائے اور وہ لوگ بھی جن سے لڑکے کو انس تھا اور ان سے کہا تم اس سے علیحدگی میں پوچھو اس کو کیا مرض ہے؟ شاید کہ یہ تم لوگوں کو اپنی مرض کا بتا دے چنانچہ وہ اس کے پاس آئے اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا اللہ کی قسم مجھے تو ایسی کوئی بیماری نہیں جس کو میں جانتا ہوں اور تم کو بیان کروں تم تھوڑی باتیں کرو یہ لڑکا سمجھدار تھا جب اس کی دھڑکن تیز ہوئی تو اس نے اپنے گھر کی ایک عورت کو بلایا اور کہا میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میں نے کسی کو نہیں بتائی اب چونکہ مجھے زندگی سے ناامیدی ہو چلی ہے اس لئے تمہیں بتاتا ہوں وہ بھی اس شرط پر کہ اگر تم اس کو چھپانے کی مجھے ضمانت دو تو ورنہ میں صبر کروں گا حتی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں فیصلہ کر دے اللہ کی قسم میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں بتائی اگر تم یہ ضمانت دو کہ اپنے بعد کسی کو نہیں بتاؤ گی یہ بلا جو مجھ پر نازل ہوئی ہے یقیناً مجھے مار ڈالے گی مجھ پر لازم ہے کہ میں جس سے محبت کرتا ہوں اس کی عزت پر حرف نہ آنے دوں اور اس کے معاملہ میں لوگوں کے بہت طعن و تشنیع کرنے سے ڈرتا ہوں وہ کہاں اور میں کہاں تم اس راز کو اپنے سینے میں چھپا کر رکھنا۔

اس عورت نے کہا اے میرے بچے کہو اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی تیرے صدمہ کو چھپا کر رکھوں گی تو اس نے کہا میرا قصہ ایسا ایسا ہے اس نے کہا اے بیٹے تم نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتایا؟ لڑکے نے کہا میرا کون ہے؟ اس کو حاصل کرنے

کا کیا طریقہ ہے؟ تم تو اس لڑکی کی حالت اور بہت زیادہ عبادت کو خوب جانتی ہو عورت نے کہا اے بیٹے! یہ میرے ذمہ۔ میں تمہارے پاس ایسی خبر لاؤں گی جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔

پھر اس عورت نے اپنے (سنئے) کپڑے پہنے اور لڑکی کے گھر میں آئی اور اندر جا کر اس کی ماں کو سلام کیا اور فوراً وہ حادثہ کہہ سنایا تو اس کی ماں نے اس لڑکے کا حال اور اس کے اضطراب کا پوچھا تو عورت نے کہا اللہ کی قسم میں نے دکھ درد دیکھے ہیں مگر اس کے درد جیسا درد کسی میں نہیں دیکھا اور مزید یہ کہ اس کا درد بڑھتا اور ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور یہ لڑکا اس حال میں صبر کر رہا ہے کسی سے شکوہ نہیں کرتا۔

لڑکی کی ماں نے پوچھا تم نے اس کے لئے ڈاکٹر نہیں بلوائے عورت نے کہا اللہ کی قسم اس کی مرض کو کوئی ڈاکٹر ختم نہیں کر سکے۔ پھر یہ عورت اس سے اٹھ کر لڑکی کے پاس گئی اس کو سلام کیا اور فوراً ہی اس کو سارا حادثہ کہہ سنایا۔ اس لڑکی تک اس سے پہلے بھی خبر پہنچ چکی تھی اس لڑکی نے سمجھ لیا کہ یہ مسئلہ میری وجہ سے کھڑا ہوا۔ چنانچہ اس عورت نے لڑکی سے کہا اے بیٹی! تم نے اپنی جوانی بوسیدہ کر دی اور زندگی کے دن اس حال میں گزار دیئے؟ لڑکی نے کہا اے چچی تم مجھ پر کونسا برا حال دیکھتی ہو؟ عورت نے کہا نہیں بیٹی لیکن تمہاری طرح کی عورت کو دنیا میں خوش رہنا چاہئے اور جس تھوڑے سے کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہ چھوٹے اس طرح سے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کی نعمتیں تمہارے لئے جمع کر دے۔

لڑکی نے کہا اے چچی! کیا یہ دنیا کا گھر باقی رہنے والا ہے جس پر بدن کے اعضاء تکیہ کر بیٹھیں اور آدھا دے دیا جائے اور دنیا کو بھی اس کا آدھا دے دیا جائے یا یہ دنیا کا گھر فنا ہونے والا ہے؟

عورت نے کہا نہیں بلکہ اے بیٹی یہ فنا کا گھر ہے لیکن اللہ نے اس میں اپنے بندوں کے لئے کچھ اوقات ایسے بنائے ہیں جو اس کی طرف سے اپنی جان پر صدقہ

کرنے کے ہیں تم اس سے کچھ حاصل کر سکتی ہو جس کو اللہ نے حلال کیا ہے۔

لڑکی نے کہا تم نے سچ کہا لیکن اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے نفسوں میں اطمینان ہے اور وہ عبادت پر صبر کرنے میں راضی ہو گئے ہیں تا کہ ان کو بہت بڑا مرتبہ نصیب ہو۔ تمہارا اس طرح سے میرے ساتھ بات کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس کی کوئی خاص وجہ ہے جس نے تجھے میرے ساتھ اس طرح سے مذاکرہ کرنے پر اکسایا ہے اللہ کی قسم میں تو آج سے پہلے تمہیں یہ سمجھتی تھی کہ تم مجھے اللہ تعالی کی عبادت کرنے میں اور پاکیزہ اعمال کر کے اللہ کے مقرب بننے میں مزید حرص دلاؤ گی لیکن میں نے تمہارے بارے میں جو کچھ سمجھا تھا تم اس سے بدل گئی ہو تم مجھے بتاؤ کیا خبر لائی ہو؟ عورت نے کہا اے بیٹی! فلاں لڑکے کا ایسا ایسا حال ہو گیا ہے۔

لڑکی نے کہا میں نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا تم اس کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور کہنا کہ اے بھائی! میں نے اپنے آپ کو ایسے مالک کے ہاں ہبہ کیا ہے جو ان سب سے بڑا ہے جو بڑے بڑے انعام و اکرام کرنے والے ہیں۔ اور وہ اس بندہ کا مددگار ہے جو سب سے کٹ کر اسی کا ہو رہے اور اس کی عبادت کرے اب ہبہ ہو جانے کے بعد واپسی کی کوئی سبیل نہیں ہے اب تم محبت کے ساتھ اپنے اللہ کا وسیلہ پکڑو اور جتنے گناہ کر کے اپنے لئے آگے روانہ کر چکے ہو ان کی معافی کے لئے اللہ کے سامنے عاجزی اور زاری کرو اس نیکی کے بدلہ میں جو تم نے اللہ کے حضور پیش نہیں کی یہ پہلا موقعہ ہے جو تجھ پر اللہ سے سوال کرنا لازمی ہے اور میرے سامنے بھی یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں تجھے نصیحت کروں۔ جب تو نے اللہ کی عبادت شروع کر دی تو اللہ تعالی تمہارے گناہ کم کرے گا اور دلوں کی شہوات اور سینوں کے خیالات سے تجھے آزادی نصیب ہوگی کیونکہ اس انسان کو زیب نہیں دیتا جو اپنے خدا کا نافرمان ہو اور گناہوں اور معافی مانگنے کو بھول جائے اور دنیاوی خواہشات پوری ہونے کی دعا کرنے لگے۔

اے بھائی! خود کو گناہوں کی کھائیوں سے بچا، اور تو اللہ کے فضل سے مایوس نہیں

ہوسکتا اگر وہ تجھے صرف اپنا بننے والا دیکھے گا تو ہوسکتا ہے کہ وہ تجھے اور مجھے ملا دے لیکن میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے اس کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان میں سمجھ لے آئندہ مجھ سے اس بارہ میں گفتگو نہ کرنا میں تمہیں جواب نہیں دوں گی والسلام۔

اب وہ عورت اٹھ کھڑی ہوئی اور جا کر کے اس جوان کو سارا جواب سنا دیا تو لڑکا بہت رویا تو عورت نے کہا اللہ کی قسم! اے بیٹے! میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جس کے سینے میں اللہ تعالیٰ رہتا ہو اس عورت کی طرح۔ اب تم وہی کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ کی قسم اس نے نصیحت کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب تم خود کو ہلاکت کے کاموں میں مت ڈالو ورنہ اس وقت شرمندگی اٹھاؤ گے جب شرمندگی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اے بیٹے! اگر میں کوئی حیلہ جانتی جس سے تیرا کام بن جاتا تو میں وہ بھی کر گزرتی لیکن میں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کو بسا رکھا ہے۔ اب اس کو دنیا کی زینت کی طرف کون پھیر سکتا ہے اس پر وہ جوان رونے لگ گیا اور کہنے لگا میں وہ کیسے کر سکتا ہوں جس کی اس نے دعوت دیدی ہے۔ اور پتہ نہیں وہ آخرت کا وقت کب آئے گا جب ہم دونوں ایک دوسرے سے ملیں گے۔

پھر اس کا درد تیز ہوگیا جب اس کو لوگوں نے دیکھا کہ اس کو کچھ آرام اور قرار نہیں تو اس کو ایک کمرے میں بند کردیا اور انہوں نے یہی گمان کیا کہ اس کو عشق کا مرض ہے چنانچہ یہ کبھی کبھار آزاد ہو کر گھر سے نکل جاتا اور بچے اس کے ارد گرد جمع ہو کر کہا کرتے تھے "عشق سے مرجا، عشق سے مرجا" تو وہ یہ شعر کہتا تھا۔

افشی الیکم بعض ماقد یھیجنی
ام الصبر اولی بالفتی عند مایلقی

سلام علی من لا اسمی باسمه
ولو صرت مثل الطیرفی غیفة ملقی

الا ایھا الصبیان لو ذقتم الھوی
لایقنتم انی محدثکم حقا

احبکم من حبھا و ازاکم
تقولون لی مت یا شجاع بھاعشقا

فلم تنصفونی لا ولاھی انصفت
فرفقا رویدا ویحکم بالفتی رفقا

(ترجمہ)

(۱) کیا میں تمہیں وہ بتادوں جس نے مجھے پریشان کر رکھا ہے یا صبر کرلوں جو جوان کے لئے ایسے وقت میں بہتر ہے۔

(۲) اس پر سلام ہو جس کا میں نام نہیں لیتا اگرچہ میں پرندہ کی طرح کسی جنگل میں پھینک دیا جاؤں۔

(۳) اے بچو! اگر تم عشق کا مزہ چکھ لو تو تم بھی یقین کرلو گے کہ میں سچ کہتا تھا۔

(۴) میں اس سے محبت کی خاطر تم سے بھی محبت کرتا ہوں حالانکہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم مجھے (ستانے کیلئے) کہہ رہے ہو کہ اے بہادر! اس کے عشق میں مرجا۔

(۵) تم نے مجھ سے انصاف نہیں کیا اور نہ اس نے انصاف کیا کچھ تو ترس کھاؤ ہائے تم ہلاک ہو جاؤ مجھ جوان پر سختی نہ کرو۔

چنانچہ جب اس کے گھر والوں کو یقین ہو گیا کہ اسے عشق کا مرض ہے تو اس سے اس کا واقعہ پوچھنے لگے لیکن وہ ان کو نہیں بتاتا تھا اور اس بڑھیا نے بھی اس کا قصہ چھپا رکھا چنانچہ انہوں نے اس کو پکڑ کر ایک کمرہ میں بند کر دیا اور وہ اسی میں قید ہو کر ہی مر گیا۔

باب 48

خودکشی کرنے والے عاشق

حکایت نمبرا:

پیٹ پھاڑ کر مر گیا

ابو مسکین ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ تمیم کے ایک نوجوان کی اونٹنی گم ہو گئی تھی یہ اس کو تلاش کرنے کے لئے بنی شیبان کے قبیلہ میں گیا۔ یہ اس کو ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑ گئی یہ لڑکی حسن و جمال میں سورج کی طرح تھی یہ اسی وقت اس کا عاشق ہو گیا جب یہ اپنی قوم میں واپس لوٹا تو عقل کھو چکا تھا۔ اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے قبیلہ میں پہنچ سکے۔ جب رات ہوئی تو اس نے کہا کہ شاید میں اس کو ایک نظر دیکھ کر چین لے سکوں۔ چنانچہ یہ اس لڑکی کے پاس آیا جب کہ یہ بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے بھائی اس کے گرد سوئے ہوئے تھے اس نے لڑکی کو مخاطب کر کے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کی قسم! شوق نے میری عقل کو برباد کر دیا ہے اور زندگی کو بھی تلخ کر دیا ہے۔ تو لڑکی نے کہا تم ایسی حالت میں واپس ہو جاؤ ورنہ میں اپنے بھائیوں کو جگا دوں گی اور وہ تجھے قتل کر دیں گے لڑکے نے کہا میں جس حالت میں مبتلا ہوں اگر اس میں تیرے بھائی مجھے مار دیں تو یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے۔

لڑکی نے کہا کیا قتل سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے؟

لڑکے نے کہا ہاں تیری محبت جس میں میں گرفتار ہو چکا ہوں۔

لڑکی نے کہا پھر تم کیا چاہتے ہو؟

اس نے کہا تم اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دو تا کہ میں اس کو اپنے سینے پر رکھ لوں بس اور اس کے ساتھ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا عہد کرتا ہوں کہ واپس چلا جاؤں گا لڑکی نے ایسا کیا اور یہ واپس لوٹ گیا پھر جب اگلی رات آئی تو یہ پھر آیا اور اس لڑکی کو سابقہ حالت پر دیکھا تو لڑکی نے اس سے وہی بات دہرائی تو لڑکے نے کہا تم مجھے اپنے ہونٹ چوسنے دو پھر میں واپس ہو جاؤں گا جب لڑکی نے یہ کیا تو اس کے دل میں آگ کا شعلہ بھڑک اٹھا اور یہ ہر رات لڑکے کی طرف متوجہ ہونے گی جس کو لڑکی کے قبیلہ کے لوگوں نے اور بھائیوں نے برا محسوس کیا اور کہنے لگے اس کتے کو کیا ہو گیا ہے جو اس پہاڑ میں رہتا ہے اور ہمارے پاس آتا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک رات اس کو پکڑنے کے لئے بیٹھ گئے تو لڑکی نے اس کو پیغام روانہ کیا کہ لوگ تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود کو غفلت سے بچا کے رکھو پھر اس رات خوب بارش ہوئی اور ان دونوں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی پھر جب بادل پھٹ گیا اور چاند ظاہر ہو گیا تو لڑکی نے خوشبو لگائی، بال بکھیرے اور خود پسندیدہ نظروں سے دیکھ کر خواہش کی میں اس کو اسی حالت میں ملوں۔ چنانچہ اس نے اپنی ایک ہم جولی سے کہا جو اس کی راز دار تھی اے فلانی تم میرے ساتھ اس کے پاس چلو۔ چنانچہ یہ دونوں اس کو ملنے کے ارادہ سے نکل کھڑی ہوئیں اس وقت یہ لڑکا تلاش کے خوف سے پہاڑ پر چھپا ہوا تھا جب اس نے دو شخصوں کو چاندنی رات میں چلتے ہوئے دیکھا تو اس نے یہی سمجھا کہ یہ میرے پکڑنے والوں میں سے ہیں چنانچہ اس نے ایک تیر نکالا اور اپنے والی کا نشانہ کر کے سیدھا لگا دیا اور وہ خون میں لت پت منہ کے بل گر پڑی (اور عشق کے انجام بد تک پہنچ گئی) اور پھڑک کر مرگئی جب اس لڑکے نے اس کو غور سے دیکھا تو یہ کہا۔

نعب الغراب بما کرهت

ولا ازالته لسلقدر

تبکی وانت قتلتها

فاصبر والا فانتحر

(ترجمہ)

(۱) جس مصیبت سے ڈرتا تھا (اس کے واقع ہونے سے) کوا کائیں کائیں کرنے لگ گیا حالانکہ قضا کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔

(۲) اب تو روتا ہے حالانکہ تو نے ہی تو اس کو مار ڈالا ہے اب یا تو صبر کر یا خود بھی مر جا پھر اس نے اپنے تمام تیر جمع کئے اور اپنے پیٹ میں گھسانے لگ گیا حتیٰ کہ خود کو مار ڈالا

حکایت نمبر ۲:

توبہ کا انوکھا ڈھنگ

ابو عبداللہ حسین بن محمد دامغانی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ فارس کے علاقوں میں ایک بہت بڑا صوفی رہتا تھا وہ کسی لڑکے کی محبت میں مبتلا ہو گیا اور اس کا نفس اس کے اختیار میں نہ رہا یہاں تک کہ اس کو گناہ کی دعوت دینے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کی ہمت کرنے پر اس پر شرمندگی نازل فرمائی اس شخص کا گھر کسی اونچی جگہ پر تھا جس کی پچھلی سائیڈ میں پانی کا دریا بہتا تھا جب اس کو ندامت نے گھیرا تو یہ اس مکان کی چھت پر چڑھ گیا اور وہیں سے خود کو دریا میں پھینک دیا اور یہ آیت پڑھی:

فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

(ترجمہ) یعنی اپنے رب کے سامنے توبہ کرو اور خود کو قتل کرو (تب تمہاری توبہ قبول ہوگی)۔ (البقرہ:۵۴)

(نوٹ) یہ آیت بنی اسرائیل کے ان لوگوں کے بارہ میں ہے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف لے جانے کے بعد سامری ملعون کے کہنے پر بچھڑے کو خدا مانا اور اس کی عبادت کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس

تشریف لائے تو یہ قوم اس شرک میں مبتلا تھی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمجھانے پر شرمندہ ہوئے اور اللہ تعالی نے ان کی معافی کے لئے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم خودکو قتل کرو تب تمہارا یہ جرم عظیم معاف ہوگا چنانچہ ان مشرکوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا اوران کا یہ شرک گناہ معاف ہوا۔

یادرہے کہ یہ خودکو قتل کرنے سے توبہ ملنے کا حکم اس امت محمدیہ کے لئے نہیں ہے اب اگر کوئی توبہ کی اس شکل پر عمل کرے گا تو توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔.......... (مترجم)

خودکشی کا عذاب

سورۃ نساء آیت نمبر ۲۹ میں اللہ تعالی نے خودکشی کرنے سے منع کرتے ہوئے ارشادفرمایا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط

(تم اپنے آپ کو قتل مت کرو)

(حدیث) اورآنحضرت ﷺ ارشادفرماتے ہیں:

من تحسی سما فقتل نفسه فهو یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا، ومن قتل نفسه بحدیدة فحدیدته یتوجاء بها فی بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا، ومن تردی من جبل فقتل نفسه فهو یتردی فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا. (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) (یعنی) جس نے زہر کھا کر خودکشی کی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ تک زہر کھاتا (اور خودکشی کرتا) رہے گا، اور جس نے خود کو لوہے (کے کسی آلہ بندوق، پستول، تلوار، نیزہ، چھری وغیرہ) سے قتل کیا تو اس کو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس آلہ سے عذاب دیا جائے گا۔ اور جس نے خودکو کسی پہاڑ سے گرایا تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ

کے لئے (خودکو) گراتا رہے گا۔

(نوٹ) یہ خودکشی کرنے والا شخص دوزخ میں ہمیشہ تو تب سزا پائے گا جب خود کشی کرنے کو حلال جانتا ہوگا کیونکہ خودکشی کو حلال جاننا اوپر کی آیت کا انکار ہے جو کہ کفر ہے اور کفر کی سزا ہمیشہ کی دوزخ ہے اور جو خودکشی کو حلال نہیں سمجھتا اور خودکشی کرتا ہے اس کو بھی دوزخ میں کافی مدت تک سزا ملتی رہے گی کیونکہ یہ زندگی انسان کے پاس اللہ تعالی کی امانت ہے اور اس کو اپنے اختیار سے ختم کرنا حرام ہے جیسا کہ اوپر کی آیت میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں لہذا جو لڑکے لڑکیاں اس زمانہ میں عشق وغیرہ کی وجہ سے خودکشی کر لیتی ہیں وہ اپنے آخرت کے انجام سے ڈریں۔ اللہ تعالی سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔............(مترجم)

خودکشی کا ایک واقعہ

(حدیث) حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كان فيمن قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكينا فحز بهايده، فمار قاالدم حتى مات فقال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه حرمت عليه الجنته. (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک آدمی کو زخم ہوگیا تھا اس نے اس سے گھبرا کر چھری اٹھائی اور اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا جس سے خون نہ رکا اور یہ مرگیا تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا میرے بندے نے اپنے متعلق بہت جلدی کی ہے میں نے اس پر جنت حرام کردی۔

(نوٹ) قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ خودکشی کتنا بڑا جرم ہے جو لوگ عشق کی ناکامی میں یا کسی کی محبت میں جان دیتے اور خودکشی کرتے ہیں وہ اس بھیانک انجام سے عبرت حاصل کریں۔............(مترجم)

باب 49

عشق کا علاج

کوتاہی نمبرا-اور علاج

ایک خطرناک کوتاہی جو نفس کو خطرناک حادثات تک پہنچا دیتی ہے اجنبی عورتوں سے گفتگو کرنا اران کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا ہے عرب کے بہت سے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ اس کو عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کے باوجود خود پر زنا سے محفوظ رہنے کا اعتماد کرتے تھے یہ صرف ان کو دیکھنے اور بات چیت کرنے پر کفایت کرتے تھے حالانکہ یہ چیز اندر ہی اندر میں کام کرتی ہے جبکہ یہ غافل ہوتے ہیں یہاں تک کہ یہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیلیٰ کے ساتھ مجنوں کا بھی یہی قصہ ہوا تھا حتیٰ کہ یہ جنون اور ہلاکت میں جا گرا۔

ان لوگوں کی غلطی دو وجہ سے ہے

ا- شریعت کی مخالفت جس نے دیکھنے اور ان کے ساتھ علیحدگی میں بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

۲- اپنی فطرت کو اس کام کے سامنے پیش کیا جس کی طرف وہ میلان رکھتی ہے پھر اس پر اپنا ذاتی رجحان مزید ہے بہر حال طبیعت اور فطرت غالب آکر رہتی ہے ورنہ کم از کم انسان گناہوں میں تو مبتلا ہو ہی جاتا ہے اور اگر یہ اپنی خواہش کو دبا دے تو پیاسے کو پانی پینے سے روک کر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

چنانچہ اس عشق کے مرض کا ابتدائی علاج اس کے انتہائی علاج کی طرح نہیں ہے اس مرض میں علاج اس مریض کا کیا جاتا ہے جو عشق کی آخری حد کو نہ پہنچا ہو

کیونکہ عاشق جب آخری حد تک پہنچتا ہے تو جنون اور ذہول پیدا ہو جاتا ہے۔

کوتاہی نمبر۲ - اور علاج

عشق کی ابتداء عام طور پر محاسن اور خوبصورتیوں کے دیکھنے سے ہوتی ہے اور اس طرح کا دیکھنا عشق ہو جانے کی علامت ہے وہ اس طرح سے کہ جب نگاہ کسی حسین کی طرف پڑتی ہے تو دل اس کی طرف زبردستی سے مائل ہونا چاہتا ہے اگر انسان اپنی نگاہ کو پھیرے تو دل بے چین ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ دوبارہ دیکھنا شروع کردے بس یہی عشق ہونے کی علامت ہے جو کبھی بے خطا نہیں ہوتی۔

حالانکہ بہت سی خواتین نقاب میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں لیکن جب پردہ ہٹا دیں تو ویسی نہیں ہوتیں۔

حکایت

بصرہ کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد اور اس کی بیوی اپنا مقدمہ لے کر کے عراق کے ایک گورنر کے پاس گئے یہ عورت نقاب میں خوبصورت لگتی تھی اور کھلے چہرہ میں بدصورت لیکن بولتی بہت اچھے انداز سے تھی چنانچہ جب افسر اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا اور مرد سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سے ہر انسان ایک عظیم المرتبہ عورت سے نکاح کر لیتا ہے پھر اس سے بدسلوکی کرتا ہے۔ تو وہ آدمی آگے بڑھا اور اس کے چہرہ سے نقاب الٹ دیا (تو جب عامل نے اس کا چہرہ دیکھا) تو (عورت سے) کہا تم پر خدا کی لعنت ہو مظلوم کلام بولتی ہو حالانکہ تمہارا چہرہ ظالموں والا ہے۔

کوتاہی نمبر۳ - اور اس کا علاج

اور اگر خوب غور اور باریکی سے دیکھا جائے تو اس طرح کے بار بار کے دیکھنے سے مرض بڑھتا ہے اور اسی سے مضبوط درجہ کا عشق پیدا ہو جاتا ہے۔

ایسے شخص پر لازم ہے جب وہ کسی خوبصورت کو دیکھے اور اپنے دل میں اس نظر کی لذت پائے تو اپنی نگاہ کو پھیر لے اور اگر یہ نظر پختہ ہوگئی یا بار بار دیکھا تو یہ شخص شریعت اور عقل دونوں کے اعتبار سے قابل ملامت ہو جائے گا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر پہلی نظر میں ہی عشق ہو جائے تو دیکھنے والے پر ملامت ہو سکتی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جب ایک لمحہ میں دیکھا تو اتنے وقت میں عشق نہیں ہو جاتا عشق تو جب ہوتا ہے جب دیکھے جانے والے کو نظر ٹکا کر دیکھتا رہے اور یہ ممنوع ہے (محض نظر پڑ جانا بے اختیار کام ہے جس پر گناہ نہیں)۔

اس کا علاج یہ ہے کہ انسان نظر کو جھکا کر رکھے اور بری نگاہ سے بچے اللہ تعالی کے عذاب سے خوف کھائے ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب جلدی سے یا دیر سے آگھیرے، نیز بدنظری کے انجام بد سے اور اس کے خوفناک نتائج سے ڈرے اور نظر کی حفاظت کے لئے اس کو اتنا جھکا کر رکھے جیسے کہ کسی کو مطلوب کے حاصل سے ناامیدی ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو یہ دواء اس مرض عشق میں کافی وافی ہوگی۔ نظر کی حفاظت کے لئے نگاہ کی حفاظت کا ثواب بھی دیکھ لیا جائے جس کو ہم کتاب کے ایک باب میں لکھ آئے ہیں۔

کوتاہی نمبر ۴- اور اس کا علاج

اگر بار بار کے دیکھنے سے محبوب کی شکل دل میں نقش ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ دل میں محبوب سمایا رہے اور گویا کہ وہ اس کو ہر وقت سینہ میں موجود پاتا ہے اور نیند میں اس کے پاس ہوتا ہے اور خلوت میں اس سے باتیں کرتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ محبوب سے دور رہنے کا پکا عزم کرلے اور اس کو نہ دیکھنے کا پختہ عہد کرلے اور اپنی طمع کو اس سے الگ کرلے اور اپنے دل میں ناامیدی کو بسا لے اور ان باتوں پر نظر رکھے جن کو ہم نے خواہشات کی مذمت میں بیان کیا اور ان سے ڈرایا ہے۔

کوتاہی نمبر ۵- اور اس کا علاج

اور اگر بار بار کے دیکھنے سے محبوب کی صورت دل نشین ہوگئی ہے اور قوت فکر، شہوت کے اضافہ اور بے چینی کی شدت میں اثر انداز ہوگئی ہے تو اس کا سبب طمع کی زیادتی ہے اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ محبت ایک درخت کی طرح ہے اور دیکھنا اس پانی کی طرح ہے جو اس درخت کی طرف بہتا ہے پس جب بھی اس کو سینچا جاتا ہے وہ سرکش ہوتا ہے نافرمانی کرتا ہے اور یہ سب آفات نظر کی آزادی سے پیدا ہوتی ہیں جس سے شریعت نے منع کیا ہے اسی کی وجہ سے بری خواہشات دل پر غالب ہوئیں اور فساد کا سیلاب بدن میں گھر کر گیا اور کتنے لوگ ایسے مریض ہوئے جن میں اس مرض نے ایسا اثر کیا کہ پھر نہ تو کسی کی ملامت نے اثر کیا اور نہ کسی کی مار پیٹ نے۔

(اس کا علاج یہ ہے کہ) تمہیں معلوم ہے کہ جب وادی کے ندی نالے بند ہو جائیں تو ہوا کے چلنے اور گزرنے سے وہ سب خشک ہو جاتے ہیں اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کہ یہاں کوئی ندی نالے نہیں بہتے تھے بالکل اسی طرح سے محبوب سے دائمی طور پر علیحدگی دل میں نقش شدہ صورت کو مٹانے کا عمل کرتی ہے جبکہ اوقات کے گزرنے سے مصیبت کا اثر دل سے مٹ جاتا ہے۔

کوتاہی نمبر ۶- اور اس کا علاج

اگر کوئی یہ کہے کہ میرا جرم میرے حق میں بہت ہو گیا ہے میں نے بار بار دیکھا ہے میرے دل میں محبوب کی صورت بیٹھ گئی ہے میں ہر وقت بے چین رہتا ہوں اور میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ میرا یہ مرض نظر کے تکرار سے اور محبوب کے دیدار سے شفا پاتا ہے لیکن جب میں یہ کرتا ہوں تو میرا معاملہ تیز ہو جاتا ہے اور مجھ میں اتنی قدرت نہیں رہتی کہ میں اپنے حبیب سے ایک لحظہ کا صبر کرلوں کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے کہ میں خود کو ضائع کرنے سے پہلے اس کی تلافی کرسکوں؟

تو جواب یہ ہے کہ میں تمہیں کیسے چھوڑنے کا حکم کروں حالانکہ تو اس سے ایک

لحظہ کے لئے بھی صبر نہیں کر سکتا۔ اور کیسے نہ منع کروں جبکہ تو ہلاکت کے کنارہ پر کھڑا ہے اور اپنے بدن اور دین کے ساتھ کھیل چکا ہے اور دوا اسی کو بتائی جاتی ہے جو اس کو قبول کرے اور جو اس کی پرواہ نہ کرے اس کو نصیحت کا کیا فائدہ؟ بہر حال اگر تمہارا دوا کو استعمال کرنے کا پکا ارادہ ہو گیا ہے تو سن میں علاج بتلاتا ہوں۔

تمہیں یہ جو خیال آتا ہے کہ بار بار دیکھنا مرض کو کچھ ہلکا کرتا ہے یہ خیال خام ہے اگر تو یہ کہے کہ میں تو اس وقت سکون محسوس کرتا ہوں تو جواب یہ ہے کہ تم قرب پانے کی وجہ سے اس وقت وجد کی وجہ سے سکون پاتے ہو پھر جب دوری ہو جائے تو شوق کی آگ شعلے بھڑکاتی ہے۔ تیری مثال تو اس پیاسے جیسی ہے جس نے شراب پی لی اس نے پینے کے وقت تو سیرابی محسوس کی پھر جب اس نے اپنے شعلے بھڑکائے تو پیاس اور تیز ہو گئی (اور یہ شراب کئی خرابیوں کی بنیاد بن گئی)۔ چنانچہ اپنے معشوق سے عاشق کا قرب بھی اسی طرح کا ہے جو زخم پر اور زخم لگاتا ہے اور لنگڑے کو لنگڑا کرتا ہے پس جب بھی ظاہری اسباب میں اضافہ ہوتا ہے اندرونی اعضاء میں محبت اور مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ قتل گاہ میں زہر کا کام دیتی ہے جبکہ مقتول کو قاتل نظر نہیں آتا پس جب تو نے شیطان کا دھوکہ سمجھ لیا کہ اس کے لحاظ سے محبوب کا قرب دوا ہے اور نظر شفاء ہے جیسا کہ میں نے واضح کیا ہے اس کی یہ بات محال ہے بلکہ یہ تو بیماری کو اور تیز کرتا ہے اور اس گناہ کے ارتکاب کی جرات دلاتا ہے جس کے عذاب سہنے کی طاقت نہیں اور اس کے عقاب کی قوت نہیں اب تجھے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس مرض کا علاج محبوب سے دور رہنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

محبت کیا ہے؟

حضرت اصمعیؒ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا تم کچھ محبت کی حقیقت ذکر کرو؟ تو اس نے کہا

محبت ایک پودا ہے اس کا بیج دیکھنا ہے اس کا پانی بار بار دیکھنا

ہے اس کی پرورش وصال ہے اس کی کمی علیحدگی ہے اور اس کا نتیجہ گناہ اور خدا کی نافرمانی اور جنون ہے۔

محبوب کے پاس چل کر جانا

محبوب کے پاس قدم قدم چل کر جانا ملاقات کی وجہ سے تکلیف دہ ہے یہ ہر قدم گناہ میں لکھا جائے گا اور تم کو اس کا جواب دینا ہوگا۔

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو مسلمان کوئی قدم اٹھاتا ہے یا تو اس کی نیکی لکھی جاتی ہے یا گناہ (یعنی اگر قدم نیکی کی طرف اٹھائے تو نیکی لکھی جائے گی اگر گناہ کی طرف اٹھائے تو گناہ لکھے جائیں گے)۔

مروان بن حکم نے ایک دن خطبہ میں کہا

اے لوگو! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے کچھ بھی غافل ہوتا تو تمہارے ان قدموں سے غافل ہوتا جس کو ہوا مٹا دیتی ہے

پھر اس نے یہ آیت پڑھی:

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط

(ترجمہ) ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ انہوں نے (اچھے یا برے اعمال) آگے بھیجے ہیں ہم ان کو بھی لکھ رہے ہیں اور جو پیچھے چھوڑے ہیں (جیسے نشان قدم وغیرہ ان کو بھی لکھ رہے ہیں)۔ (سورۃ یٰسین :۱۲)

محبوب سے باتیں کرنا

تم ذرا یہ بھی سوچو کہ تم محبوب سے جتنی باتیں کرتے ہو ان کے بارہ میں بھی تم سے حساب ہوگا۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ان العبد یتکلم بالکلمة یزل بها فی النارا بعد ما بین المشرق والمغرب. (بخاری، مسلم)۔(۹۹)

(ترجمہ) بلاشبہ انسان کوئی ایسا کلمہ بولتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنا دور جا پھسلتا ہے جتنا مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت بلال بن حارث فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الرجل یتکلم بالکلمة من سخط اللہ عزوجل ما یظن ان تبلغ ما بلغت یکتب اللہ عزوجل بها علیه سخطه الی یوم القیامة. (ترمذی شریف)۔(۱۰۰)

(ترجمہ) انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ ایسا بولتا ہے جس کو وہ برائی میں اتنا برا نہیں سمجھتا جتنا کہ وہ برائی میں پہنچا ہوتا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بولنے والے پر قیامت تک اپنی ناراضگی لازم کر دیتے ہیں۔

حضرت ربیع بن خثیمؒ فرماتے ہیں کہ انسان جو کچھ بولتا ہے سب لکھا جاتا ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ انسان کی بیماری کی کراہنے کی آواز بھی لکھی جاتی ہے اس بات کی تائید اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝

(ترجمہ) وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس

---

(۹۹) رواه البخاري (٦٤٧٧)، ومسلم (٢٩٨٨)، وأحمد في المسند ٣٧٩/٢۔

(۱۰۰) حديث صحيح۔ رواه الترمذي (٢٣١٩)، والنسائي في كتاب الرقائق من سننه الكبرى، كما في تحفة الأشراف ١٠٣/٢، وابن ماجه (٣٩٦٩)، ومالك في الموطأ ٩٨٥/٢، وأحمد في المسند ٣٣٤/٢ و ٤٦٩/٣۔

ایک نگہبان تیار ہے۔ (ق:۱۸)

اللہ سے حیاء کرو

اگر ناجائز خواہشات کے اسباب طاقتور ہو جائیں اور تجھے تیرے محبوب کے ساتھ علیحدگی پر اکسائیں تو تو نے خود کو شیر کی جھاڑی میں ڈال دیا اب تیرے جیسے کا سلامت رہنا بہت مشکل ہے اس لئے اس سے بھاگ جانے کے سوا اور کہیں نجات نہیں ہے۔

اور اگر ناجائز خواہش نے تجھے قابو کر رکھا ہے تو اپنے ہاتھ کو اس سے چھڑا لے اس ذات کے خوف سے جو تجھے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دیکھ رہا ہے اس کے لئے اپنی طرف دیکھنے سے حیا کرو وہ ہر وقت تیرے ساتھ ہے۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا:

استحیوا من الله عزوجل حق الحیاء قال: قلنا : یا رسول الله انا نستحیی والحمد لله قال لیس ذاک ولکن من استحیی من الله حق الحیاء فلیحفظ الراس وما حوی والبطن وما وعیٰ ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرة ترک زینة الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من الله حق الحیاء. (۱۰۱)

(ترجمہ) اللہ تعالی سے ایسے حیاء کرو جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)

---

(۱۰۱) إسناده ضعيف: رواه الترمذي (۲٤٥۸)، وأحمد في المسند ۱: ۳۸۷۔ قال الترمذي: "حديث إنما نعرفه من هذا الوجه، عن الصباح بن محمد"۔ قلت: هو ابن أبي حازم البجلي الكوفي: ضعيف، أفرط فيه ابن حبان۔ التقريب (۲۸۹۸)۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کا شکر ہے ہم حیاء کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ حیاء نہیں ہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ سے ایسا حیاء کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے سر کا اور جو کچھ اس میں خیالات آتے جاتے ہیں ان کی (گناہوں سے) حفاظت کرے، اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرتا ہے اس کی (حرام سے) حفاظت کرے، اور چاہئے کہ موت کو اور اپنے مٹی ہو جانے کو یاد کرے، اور جو آخرت کے (پورے لطف لینا) چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت (اور آسائش و آرام) چھوڑ دے۔ جس شخص نے یہ کیا اس نے اللہ سے پورا پورا حیاء کیا۔

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خشية الله راس كل حكمة، ومن لم يكن له ورع يصده عن معصية الله اذا خلا لم يعبا الله بشيء من عمله. (۱۰۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا دانائی کی جڑ ہے۔ جو شخص ایسا پرہیز گار نہیں جس کو اس کی پرہیز گاری تنہائی میں اللہ کی نافرمانی سے نہیں بچاتی تو اللہ تعالیٰ اس کے کسی نیک عمل کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔

اللہ کے بندے

حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے یہ جان لیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس لئے اس کے دیکھنے کی وجہ سے انہوں

---

(۱۰۲) حديث ضعيف رواه القضاعي في مسند الشهاب (٤١) مختصراً، وما بين المعقوفين زيادة منه. وفيه: سعيدة بنت حكّامة، تروي عن أبيها بواطيل. كما قال ابن الجوزي فيما نقله عنه صاحب كشف الأحوال، كذا ذكر في فتح الوهاب ١/١٩.

نے حیاء کیا کہ وہ اللہ (کی رضا والے اعمال) کے سوا کچھ اور (یعنی بداعمالیوں کی طرف نہ) دیکھیں۔

قیمتی جوہر

حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی فکر اس کے ساتھ لگاؤ جس کی نظر سے تم پوشیدہ نہیں ہو سکتے۔ اور اس ذات کا شکر ادا کرو جس کی نعمتیں تم سے ختم نہیں ہوتیں۔ اور اس ذات کے سامنے اپنا خشوع و خضوع عاجزی اور بندگی ظاہر کرو جس کی ملکیت اور حکومت سے تم نہیں نکل سکتے۔

عشق کا بہترین علاج

تم عشق کی اور محبوب کے نظارہ کی لذت کے وقت موت کی کڑواہٹ کو یاد کر لیا کرو جس کا نام آنحضرت ﷺ نے ''لذت کو شکست دینے والی'' (۱۰۳) رکھا ہے۔ اور حالت نزع کی سختی کو یاد کر لیا کرو۔ اور ان مردوں کے بارہ میں غور کیا کرو جو اپنے کئے ہوئے اعمال بد کی سزا بھگتنے کے لئے قید ہیں ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے کسی گناہ کو مٹا سکے اور نہ کوئی ایسا ہے جو اپنی کسی نیکی کا اضافہ کر سکے پس اے آزادی پسند تو (بھی بے کار راستہ میں) مرگردان نہ ہو۔

مردوں کی تمنا

حضرت ابراہیم بن یزید عبدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت ریاح قیسیؒ تشریف لائے اور فرمایا:

اے ابواسحاق! ہمارے ساتھ آخرت والوں کے پاس چلو تا کہ ہم ان کے پاس

---

(۱۰۳) حديث حسن: رواه الترمذي (۲۳۰۷)، والنسائي ٤/٤، وابن ماجه (٤٢٥٨)، وقال الترمذي: "حديث حسن غريب"۔

جا کر ایک عہد باندھیں۔

چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا اور وہ قبرستان میں جا پہنچے تو ہم ان میں سے ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ تو انہوں نے فرمایا اے ابو اسحاق! تمہارا کیا خیال ہے اگر ان مردوں میں سے کوئی تمنا کرے تو کیا تمنا کرے گا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم وہ یہ تمنا کرے گا کہ اس کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور وہ اللہ کی اطاعت کی باتیں سنے اور اپنی اصلاح کرے۔

پھر فرمایا ہم ابھی اس دنیا میں زندہ موجود ہیں (اللہ کی اطاعت کے مسائل سن کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں) پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عبادت و ریاضت میں خوب محنت و مشقت برداشت کی اور بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گئے۔

خدا کے سامنے شرمندگی

جب تمہیں نفسانی خواہش بھڑکائے تو خدا کے سامنے اپنی پیشی کا لحاظ کر لیا کرو اور جس کام سے اللہ نے روکا ہے اس کے عتاب سے اور شرمندہ ہونے کی فکر کر لیا کرو۔

(حدیث) حضرت خیثمہ بن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما منكم من احد الاسيكلمه ربه تبارك و تعالى ليس بينه وبينه ترجمان. (بخاری، مسلم)۔(۱۰۴)

(ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر عنقریب (قیامت کے دن) اس سے اس کا رب تعالیٰ گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان

---

(١٠٤) رواه البخاري (١٤١٣) و (٦٥٣٩) و (٧٤٤٣)، ومسلم (١٠١٦)، والترمذي (٢٤١٥)، وابن ماجه (١٨٤٣)، وأحمد في المسند ٤/٢٥٦ و ٣٧٧۔

نہیں ہوگا۔

اللہ کی پردہ پوشی

(حدیث) حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور آپ سے پوچھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن (اللہ کے بندے کے ساتھ سرگوشی کے بارہ میں) کیا سنا ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ان اللہ عزوجل یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ من الناس ویقررہ بذنوبہ، ویقول لہ، اتعرف ذنب کذا؟ اتعرف ذنب کذا؟ حتی اذا قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قدھلک قال: فانی قدسترتھا علیک فی الدنیا وانا اغفرھا لک الیوم. (بخاری، مسلم)۔(۱۰۵)

(ترجمہ) اللہ تعالی مؤمن بندے کو اپنے قریب بلائیں گے اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اس کو لوگوں سے چھپا دیں گے اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کراتے ہوئے پوچھیں گے! کیا تم ایسا گناہ جانتے ہو؟ کیا تم ایسا گناہ جانتے ہو؟ یہاں تک کہ جب مؤمن اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اپنے متعلق سمجھے گا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ اس وقت اللہ تعالی فرمائیں گے میں نے دنیا میں تمہارے لئے اس گناہ کی پردہ پوشی فرمائی تھی آج میں اس کو تمہاری (خوشی اور راحت) کیلئے معاف کرتا ہوں۔

---

(۱۰۵) رواہ البخاري (٤٦٨٥) و (٦٠٧٠)، ومسلم (٢٧٦٨)، وابن ماجہ (١٨٣)۔

زمین گناہگار کے گناہ کی گواہی دے گی

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝

(ترجمہ) قیامت کے دن زمین اپنی خبریں بتائے گی۔

(الزلزال:۴)

پھر فرمایا:

ان تشهد على كل عبدو امة بما عمل على ظهرها، ان تقول عمل كذا و كذا في يوم كذا و كذا، فهو اخبارها۔ (ترمذی شریف، وقال حدیث حسن صحیح غریب)۔(۱۰۶)

(ترجمہ) وہ ہر مرد اور عورت کے بارہ میں ان کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پشت پر کئے تھے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیا تھا۔ یہی اس کی خبریں ہوں گی۔

خود کو دوزخ میں ڈالنے والا سمجھ کر باز آجا

جب بھی تجھ سے لغزش ہونے لگے تو خود کو اس کی مثال بنادے کہ تجھے دوزخ

---

(١٠٦) رواه الترمذي (٢٤٢٩)، وعزاه السيوطي في الدرالمنثور لأحمد، وعبد بن حميد، والنسائي، وابن جرير، وابن المنذر، والحاكم وصححه، وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان۔ وفي الباب عن أنس وغيره، انظر الدر ٦/٦٤٥-٦٤٦۔

میں داخل ہونے کا حکم کیسے دیا جائے گا جس کے سہنے کی کسی مخلوق میں طاقت نہیں۔ اور لذت کے مٹ جانے کا اور عار اور عذاب کے باقی رہنے کا تصور کر۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

تفنى اللذاذة ممن نال شهوته
من الحرام ويبقى الاثم والعار

تبقى عواقب سوء في مغبتها
لاخير في لذة من بعدها النار

(ترجمہ)

(۱) جس نے حرام میں اپنی شہوت کو پورا کیا اس کی لذت تو مٹ جائے گی مگر گناہ اور عار باقی رہیں گے۔

(۲) انجام کار خطرناک سزائیں باقی رہیں گی، (اس لئے) اس لذت میں کوئی خیر (اور نفع) نہیں جس کے (حاصل کرنے کے بعد) دوزخ (میں جلنا) ہو۔

دوزخ کی آگ کی خطرناکی

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نار كم هذه مايوقد بنو آدم جزء واحد من سبعين جزئا من حر جهنم. قالوا والله ان كانت لكافية. قال انها فضلت عليها بتسعة وتسعين جزء أ كلهن مثل حرها. (بخاری، مسلم)۔(۱۰۷)

---

(۱۰۷) رواه البخاري (۳۲٦٥)، ومسلم (۲۸٤۳)، والترمذي (۲٥۸۹)، ومالك في الموطأ ۲/۹۹٤، والدارمي (۲۸٤۷)، وأحمد في المسند ۲/۳۱۳، ٤٦۷، ٤۷۸۔

(ترجمہ) تمہاری یہ آگ جس کو انسان جلاتے ہیں دوزخ کی گرمی (آگ) کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کی قسم! پھر تو یہ (عذاب دینے کے لئے) بہت کافی ہوگی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ننانوے درجہ زیادہ تیز ہے اور اس کا ہر درجہ دنیا کی آگ کی طرح گرم ہے۔

دوزخیوں کے آنسوؤں میں کشتیاں بہہ سکتی ہیں

حضرت قسامہ بن زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

اے لوگو! دوزخ کے خوف سے رویا کرو اور اگر خود نہیں روتے تو دوسروں کو رلایا کرو۔ کیونکہ (جو دنیا میں خوش رہتے ہیں گناہوں پر رویا نہیں کرتے) وہ دوزخ میں اتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر یہ خون (کے آنسو) روئیں گے حتیٰ کہ اگر ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چل سکیں گی۔

قیامت میں پہاڑوں کی فریاد

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب (قیامت واقع ہوگی اور) پہاڑوں کو چلایا جائے گا اور وہ دوزخ کا ابال، غصہ، شوروشغب سنیں گے تو پہاڑ ایسے واویلا کریں گے جیسے عورتیں واویلا کرتی ہیں۔ پھر ان کے اگلے حصہ کے پہاڑ پچھلے پہاڑوں سے ٹکرا جائیں گے اور ایک دوسرے کو پیس کر رکھ دیں گے۔

سب سے کم عذاب والا دوزخی

حضرت عبید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوزخیوں میں سب سے کم عذاب والا دوزخی وہ شخص ہوگا جس کی جوتیاں آگ کی ہوں گی، اس کے (جوتی

کے) تسمے آگ کے ہوں گے، اس کی ڈاڑھیں آگ کی ہوں گی، اس کے کان آگ کے ہوں گے، اس کی آنکھیں کے پردے آگ کے شعلہ کے ہوں گے۔ اس کی گرمی اس کے پیروں سے نکلے گی، جبکہ تمام دوزخی دوزخ میں اس معمولی سے دانہ کی طرح ہوں گے جو بہت سے پانی میں (کھولتا) ہوتا ہے یہ دوزخ ان کے ساتھ (بھی ایسی ہی) کھولتی ہوگی۔

پچاس ہزار سال تک بھوکے پیاسے

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ان لوگوں کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے پچاس ہزار سال کی مقدار میں کھڑے رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پئیں گے حتیٰ کہ پیاس کے مارے ان کے جگر پھٹ جائیں گے اور بھوک کے مارے ان کے پیٹ پھٹ جائیں گے اور گردنیں تنی رہنے کی وجہ سے ٹوٹ جائیں گی ار وہ اس عذاب کے نلنے کی امید کریں گے جبکہ ان کو دوزخ میں ڈال دینے کا حکم کیا جائے گا۔

عشق کا اصل علاج محبوب سے شادی ہے

اگر کوئی یہ کہے کہ میں آپ کی ان باتوں کو تسلیم کرتا ہوں میں نے جان لیا ہے کہ (محبوب سے قطع تعلق کر کے) ناامیدی کے سوا کوئی علاج نہیں ہے۔ اب میں نے محبوب کو مکمل طور پر چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے اور حتمی طور پر اپنی طمع کو اس سے ہٹا دیا ہے اب اتنی بات تو ضروری باقی ہے کہ میرا دل بے یقین ہے سکون نہیں پاتا۔ اور ایسی جلن ہے جو مٹتی نہیں اور ایسے شعلے بھڑک رہے ہیں جو بجھتے نہیں تو کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے؟

جواب: اگر تمہارا محبوب ایسا ہے جس سے نکاح ہوسکتا ہے اور تم اس سے نکاح کی قدرت بھی رکھتے ہو جیسے کوئی عورت جس سے تم نکاح کر سکتے ہو تو اس مرض کے لئے

اس سے بہتر کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں جن کو عشق نے لاچار کر دیا تھا جب ان کو اپنے محبوب سے وصال ہوا تو وہ بہت جلدی صحت یاب ہو گئے کیونکہ نکاح عشق کو زائل کر دیتا ہے۔

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک یتیم رہتی ہے جس سے نکاح کا پیغام ایک امیر اور ایک غریب نے دیا ہے جبکہ یہ لڑکی تنگدست کی طرف میلان رکھتی ہے اور ہم امیر کی طرف میلان رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لم یر للمتحابین مثل النکاح. (ابن ماجہ، مستدرک حاکم، جامع صغیر علامہ سیوطیؒ، مترجم)۔

آپس میں جو دو محبت کرتے ہیں اور ان کو عشق کا مرض لگ جاتا ہے اس کا علاج ان کے باہمی نکاح کرنے سے زیادہ بہتر اور کچھ نہیں پایا گیا۔

تنگدستی کی وجہ سے محبوب سے شادی نہ ہو تو کیا کرے

اگر شریعت کے لحاظ سے محبوب سے شادی کرنا جائز ہو مگر تنگدستی کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو محب اللہ تعالیٰ کی طرف اس معاملہ کی آسانی کی التجاء کرے اور جس غلط طریقہ سے اس کو روکا گیا ہے اس پر صبر کرے انشاء اللہ اس کی مراد جلد پوری ہوگی۔

حکایت

ایک بزرگ محمد بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک لونڈی رہتی تھی جس کو میں نے فروخت کر دیا لیکن میرا دل اس سے چمٹ گیا تو میں نے اس کے مالک کے پاس اپنی جماعت کے احباب کے ساتھ جا کر ملاقات کی اور اس سے

کہا کہ میں اپنے اور تمہارے درمیان اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس پر مزید بیس دینار نفع کے بھی دینا چاہتا ہوں۔ لیکن اس نے ماننے سے انکار کر دیا۔ تو میں اس سے (ناکام) واپس آ گیا اور خود کو بہت سنبھالا مگر ناکام رہا اور ساری رات جاگ کر کاٹی مجھے کچھ نہیں سوجھتا تھا کہ میں کیا کروں اور وہ شخص بھی ڈر گیا کہ میں اس کے پاس دوبارہ نہ پہنچ جاؤں چنانچہ وہ اس لونڈی کو مدائن (شہر) کی طرف لے گیا۔ جب میں نے اپنی یہ مصیبت دیکھی تو اس کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھا اور قبلہ رو ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر جب بھی اس کی یاد ستاتی میں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیتا اور عرض کرتا اے میرے آقا میری یہ حالت ہے۔

دوسرے دن جب سحری کا وقت ہوا تو ایک شخص نے میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہو؟ کہا میں لونڈی کا مالک ہوں۔ میں اس کے پاس اٹھ کر گیا تو وہ میرے سامنے تھا۔ اس نے کہا یہ لونڈی لے لو اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لئے برکت دے۔ میں نے کہا تم وہ رقم اور منافع لیتے جاؤ۔ اس نے کہا میں تم سے کوئی دینار و درہم (رقم) لینے کا نہیں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا گذشتہ رات ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا ہے اور مجھ سے کہا ہے کہ یہ لونڈی ابن عبید کو واپس کر دو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت عطاء کرے گا۔

غیبی آواز

حضرت ابو عبداللہ نباجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہاتف سے یہ آواز سنی (وہ کہتا تھا) اس شخص پر بھی تعجب ہے جس کی حاجت اس کے مولیٰ کے پاس پوری ہو جائے مگر وہ اس کو بندوں سے پوری کراتا پھرے۔

باب 50

محبوبوں سے شادی حاصل ہو جانے والوں کی حکایات

حضرت علیؓ نے شادی کرادی

ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی اور آپ کا ایک مؤذن بھی تھا جو رحبہ میں رہتا تھا اور صبح اندھیرے میں اذان دے دیتا تھا اور یہ لونڈی آپ کے لئے نہر فرات سے میٹھا پانی لایا کرتی تھی اور جب بھی اس مؤذن کے پاس سے گذرتی یہ اس کو کہتا تھا کہ اے فلانی! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ جب اس نے یہ بہت دفعہ کیا تو لونڈی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی آپؓ نے اس سے فرمایا جب وہ تمہیں یہ کہے کہ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو تم بھی اس سے کہنا اللہ کی قسم میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں اب کیا چاہتے ہو؟ تو لونڈی نے اس سے یوں ہی کہا تو مؤذن نے کہا ہم صبر کریں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرمادیں اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

تو لونڈی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو یہ عرض کیا تو آپؓ نے لونڈی سے فرمایا:

تم جاؤ اس کو ساتھ لے کر آؤ جب وہ آپؓ کے پاس حاضر ہوا تو آپؓ نے اس کو خوش آمدید کہا اور قریب بٹھایا اور فرمایا اے فلاں کیا تمہیں فلانی سے محبت ہے؟

عرض کیا جی ہاں؟ امیر المؤمنینؓ۔

آپ نے پوچھا کیا اس کا کسی اور کو بھی علم ہے؟

عرض کیا اللہ کی قسم اور کسی کو اس کا علم نہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو تین مرتبہ لوگوں سے قسم دے کر پوچھا اور اس نے قسم کھا کر وہی جواب دیا۔

تو آپؓ نے فرمایا میں نے یہ لونڈی تجھے دی تم اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ، یہ اللہ ہی کے حکم سے ہے اور اللہ بہتر ہی حکم کرتا ہے۔

حکایت نمبر ۲

حضرت موسیٰ بن علقمہ مکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں ایک آدمی غلاموں اور لونڈیوں کی تجارت کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک لونڈی ایسی تھی جس کے جمال وکمال کی بڑی تعریف کی جاتی تھی یہ تاجر اس کو حج کے موسم میں سامنے لاتا تھا اور اس کے لئے بڑے بڑے ہدیے اور تحفے پیش کیے جاتے مگر یہ اس کو فروخت نہیں کرتا تھا اور بہت زیادہ قیمت مانگتا تھا وہ اسی طرح سے ایک عرصہ دراز تک کرتا رہا اور اس کا یہ قصہ بہت سے شہروں تک پھیل گیا اور (کئی) لوگ حج کے بہانہ سے اس لونڈی کو دیکھنے جایا کرتے تھے۔

ہمارے ہاں ایک نوجوان عبادت گذار بھی رہتا تھا جو اپنا شہر چھوڑ کر یہاں آیا اور ہمارا پڑوسی بن گیا تھا۔ اس نے بھی لونڈی کو اس کی نمائش کے دن ایک مرتبہ دیکھ لیا اور وہ اس کے دل میں اتر گئی تو یہ اس کی نمائش کے دنوں میں اس کو آ کر دیکھتا تھا اور لوٹ جاتا تھا جب لونڈی کو پردہ میں بٹھا دیا گیا تو یہ بہت غمگین اور سخت بیمار ہو گیا اور اس کا جسم پگھلنے لگ گیا چنانچہ یہ لوگوں سے الگ تھلگ رہنے لگا اور اس کی مصیبت ایام حج تک طول کھینچتی تھی اور جب یہ لونڈی نمائش کے لئے باہر نکالی جاتی تو یہ اس کو دیکھ دیکھ کر سکون پاتا تھا حتیٰ کہ وہ پھر پردہ میں کر دی جاتی۔

یہ جوان اسی طرح سے کئی سال تک دبلا پتلا ہوتا اور پگھلتا رہتا تھا اور میں اس سے لگ لپٹ کر وجہ پوچھا کرتا تھا مگر وہ اس کا اظہار نہ کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے

ایک مرتبہ مجھے بتادیا مگر یہ مطالبہ کیا کہ اس کی بات کو کسی کے سامنے ذکر نہ کروں اور نہ کوئی اور اس بات کو سنے۔

تو میں نے اس پر ترس کھایا کہ یہ بے چارہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس کر کس حالت کو پہنچ گیا ہے تو میں اس لونڈی کے مالک کے پاس گیا اور اس سے بات چیت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے اس نوجوان کی بات اور اس کی تکلیف کا اظہار کر دیا اور اب جو اس کی حالت ہو چکی تھی وہ بھی بتائی اور وہ اس وقت موت کی حالت کو پہنچ چکا تھا۔

اس تاجر نے کہا تم میرے ساتھ چلو تاکہ میں اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں چنانچہ ہم دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے پاس پہنچے۔ جب اس لونڈی کا مالک اس کے قریب گیا اور اس کی حالت زار دیکھی تو اپنے گھر واپس لوٹنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر تاجر نے خوبصورت اور حسین لباس نکال کر کہا کہ فلانی لونڈی کا بناؤ سنگھار کرو اور یہ لباس اس کو پہناؤ اور اس کے ساتھ وہ کرو جو تم حج کے موسم میں کیا کرتے تھے تو انہوں نے اس لونڈی کے ساتھ وہی کچھ کیا۔ پھر اس تاجر نے اس کے ہاتھ سے پکڑا اور اس کو بازار میں لے گیا اور لوگوں کو پکارا تو وہ سب جمع ہو گئے پھر اس نے کہا اے لوگو! تم گواہ ہو جاؤ میں نے اپنی فلانی لونڈی اور اس نے جو کچھ پہن رکھا ہے سب اس نوجوان کو ہدیہ میں دی اس کے عوض جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پھر اس نوجوان سے کہا تم یہ لونڈی قبول کرو میری طرف سے تم کو ہدیہ ہے اس مال اور زیور سمیت جو اس کے پاس ہے یا اس نے پہن رکھا ہے۔

تو لوگ اس کو یہ کہتے ہوئے دور ہونے لگے کہ تم تباہ ہو جاؤ تم نے یہ کیا کیا ہے حالانکہ تمہارے سامنے اس کے اتنے بڑے بڑے معاوضے پیش کئے جاتے تھے اس وقت اس کو نہیں بیچا اب اس جوان کو بخشش کر دی۔

تو تاجر نے کہا تم سب مجھ سے دور ہو جاؤ میں نے (یہ لونڈی لقمہ اجل ہونے والے نوجوان کو ہدیہ کر کے) تمام روئے زمین کے لوگوں کو زندگی دی ہے۔

(کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط

(ترجمہ) جس نے کسی ایک نفس کی زندگی بچائی اس نے تمام انسانوں کی زندگی بچائی۔ (سورۃ مائدۃ:۳۲)

ہارون رشید کی ایک شادی کا عجیب واقعہ

بشر بن ولید فرماتے ہیں میں حضرت قاضی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں ایک رات اپنے بستر کی ٹیک لگا کر سونے لگا تھا کہ ایک شخص نے بڑی سختی سے دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے اوپر کملی اوڑھی اور گھر سے باہر نکلا تو ہرثمہ بن اعین باہر کھڑا تھا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے کہا آپ کو امیر المؤمنین (ہارون رشید) نے یاد کیا ہے۔ تو میں نے اس سے کہا اے ابو حاتم! تم تو میری بہت عزت اور قدر کرتے ہو یہ کونسا وقت ہے اس کو تو تم جانتے ہو خطرہ ہے کہ امیر المؤمنین نے مجھے کسی کام کی خاطر نہیں بلایا۔ اگر تمہاری ہمت میں ہو تو اس حاضری کو صبح تک مؤخر کرادو شاید کہ اس کی کوئی اور رائے ہو جائے۔ اس نے کہا اس میں میرا کوئی بس نہیں چلے گا۔ میں نے پوچھا تم کس کام سے آئے ہو اس نے کہا میرے پاس (امیر المؤمنین کا مسرور نامی) خادم خاص آیا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو امیر المؤمنین کے خدمت میں پیش کروں۔ میں نے کہا چلو تم مجھے اتنی مہلت تو دیدو کہ میں اپنے اوپر پانی ڈال لوں۔ (یعنی غسل کرلوں) اور خوشبو لگالوں۔ پھر اگر کوئی آفت آگئی تو خود کو چست کرلوں گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے عافیت بخشی ہو تو کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ تو اس نے مجھے اس کی اجازت دیدی۔

چنانچہ میں حمام میں داخل ہوا، نئے کپڑے پہنے اور جتنا خوشبو لگانا مناسب تھی

لگائی پھر ہم نکل کر چلتے رہے حتی کہ امیر المؤمنین ہارون رشید کے محل تک پہنچ گئے تو وہاں پر مسرور کو کھڑا پایا۔ اور ہرثمہ نے اس کو کہا کہ میں قاضی صاحب کو لے آیا ہوں۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مسرور سے پوچھا تمہیں میری خدمت اور عزت کا واسطہ! یہ بڑا تنگ وقت ہے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے امیر المؤمنین نے کیوں طلب کیا ہے؟ کہا معلوم نہیں۔ میں نے پوچھا اچھا یہ بتاؤ کہ ان کے پاس کون ہے کہا عیسیٰ بن جعفر۔ میں نے پوچھا اور کون ہے؟ کہا تیسرا کوئی نہیں ہے۔ پھر اس نے کہا اب آپ اندر تشریف لے جائیں جب صحن میں پہنچ جائیں تو وہ برآمدہ میں بیٹھے ہوں گے آپ اپنے پاؤں کو زمین (پر مارکر) حرکت دیں گے تو وہ آپ سے پوچھیں گے تو آپ کہنا کہ میں ہوں۔

تو میں وہاں پہنچا اور ویسا ہی کیا تو امیر المؤمنین نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یعقوب۔ کہا اندر آ جاؤ۔ تو میں اندر چلا گیا تو وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے دائیں میں عیسیٰ بن جعفر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا ہمارا خیال ہے کہ ہم نے آپ کو گھبرا دیا ہے۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم اور ان کو بھی جو میرے پیچھے (یعنی گھر میں موجود) ہیں۔ کہا تشریف رکھیں تو میں بیٹھ گیا اور میری گھبراہٹ ختم ہوگئی۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے یعقوب! تمہیں پتہ ہے ہم نے آپ کو کیوں بلایا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آپ کو اس کا گواہ بنا دوں۔ اس (عیسیٰ بن جعفر) کے پاس ایک لونڈی ہے میں نے اس کو کہا ہے کہ یہ اس کو مجھے ہدیہ کر دے تو اس نے ہدیہ نہیں کی۔ پھر میں نے اس سے کہا تو اس کو بیچ دے تو بھی انکار کرتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اس کو یقیناً قتل کر دوں گا۔

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ میں عیسیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا تمہیں خدا نے اس لونڈی کے بارہ میں کیا کر دیا ہے جو تو اس کو امیر المؤمنین کو دینے سے روک رہا

ہے؟ اور اتنے بڑے مقام ومرتبہ کا بھی لحاظ نہیں کر رہا؟

اس نے کہا آپ نے میری مجبوری سنے بغیر یہ فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا تو آپ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے طلاق کی اور تمام غلام آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے اور میں صدقہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا اس لئے نہ تو میں اس لونڈی کو بیچ سکتا ہوں اور نہ ہی اس کو ہبہ کر سکتا ہوں (ورنہ میری بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور میرے غلام اور لونڈیاں سب آزاد ہو جائیں گے)۔

ہارون رشید میری طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ (شریعت میں) اس سے خلاصی کا کوئی راستہ ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ اس نے پوچھا وہ کیا ہے میں نے کہا وہ یہ ہے کہ یہ لونڈی کا آدھا حصہ ہبہ کردے اور آدھا بیچ دے اس صورت میں یہ ہوگا کہ نہ تو اس نے لونڈی کو بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا (بلکہ دونوں کام آدھے آدھے اکٹھے کئے اور اس قسم کی صورت اس قسم میں داخل نہیں اس لئے نہ تو اس کی بیوی کو طلاق ہوگی اور نہ اس کے غلام آزاد ہوں گے)۔

عیسیٰ نے کہا کیا یہ صورت جائز ہے؟ میں نے کہا ہاں جائز ہے۔ تو عیسیٰ نے کہا پھر آپ گواہ بن جائیں کہ میں نے اس کا نصف ہبہ کردیا اور باقی نصف ایک لاکھ اشرفیوں کے بدلہ میں فروخت کیا۔ پھر اس نے لونڈی کو بلایا تو اس کو زیب وزینت سمیت پیش کیا گیا پھر عیسیٰ نے کہا اے امیر المومنین یہ لیں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اس میں برکت فرمائے۔

ہارون رشید نے کہا اے یعقوب تمہارے لئے ایک مشکل اور باقی رہ گئی ہے۔ اس کو بھی حل کرتے جاؤ) میں نے کہا وہ کیا ہے؟ کہا یہ لونڈی مملوکہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کا استبراء رحم ہو جائے اور اللہ کی قسم اگر میں اس رات اس کے پاس نہ گیا تو مجھے خطرہ ہے کہ میری روح نہ نکل جائے۔

میں نے کہا اے امیر المومنین (اب یہ لونڈی آپ کی ملکیت میں آچکی ہے) آپ اس کو آزاد کردیں پھر اس سے شادی کرلیں کیونکہ آزاد عورت (سے صحبت)

کے لئے استبراء رحم (شرط) نہیں ہے۔

ہارون رشید نے کہا کہ میرا اس سے کون نکاح کرے گا؟ میں نے کہا میں کروں گا۔ تو اس نے (گواہ کے طور پر) مسرور اور حسن کو بلایا اور میں نے (نکاح کا) خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی اور بیس ہزار اشرفیاں (حق مہر کے عوض میں) شادی کرادی۔

تو ہارون نے مال منگوایا اور لونڈی کو (حق مہر) ادا کیا پھر مجھ سے کہا اے یعقوب اب آپ تشریف لے جائیں۔ پھر اس نے اپنا سر مسرور کی طرف اٹھا کر کہا اے مسرور اس نے کہا لبیک اے امیر المؤمنین ۔ ہارون نے کہا کہ یعقوب کی خدمت میں دو لاکھ درھم اور بیس تخت پوشاکوں کے پہنچادو۔ چنانچہ وہ اس سب ہدیہ کو میرے ساتھ اٹھالایا۔

بشر بن ولید کہتے ہیں کہ پھر امام ابو یوسف (یعقوب) میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں نے جو کچھ کیا اس میں تمہیں کوئی غلطی محسوس ہوئی؟ میں نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا تم اس (میرے ہدیہ میں) سے اپنا حق اٹھالو۔ میں نے پوچھا میرا حق کتنا ہے؟ فرمایا دسواں حصہ۔

بشر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور دعا دی۔ جب میں اٹھ کر جانے لگا تو ایک بڑھیا کو داخل ہوتے دیکھا۔ اس نے آکر کہا اے ابو یوسف! آپ کی بیٹی (یعنی ہارون رشید بادشاہ کی بیوی جس کا آپ نے نکاح کرایا ہے وہ) آپ کو سلام کہہ رہی ہے اور اس کا پیغام یہ ہے کہ اللہ کی قسم مجھے اس رات میں امیر المؤمنین کی طرف سے وہی مہر ہی ملا ہے جس (کی مقدار) کو آپ جانتے ہیں اور اس کا آدھا حصہ (بطور شکرانہ کے) آپ کی خدمت میں بھجوا رہی ہوں۔ اور آدھا اپنی ضروریات کے لئے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ن فرمایا تم اس کا ہدیہ واپس لے جاؤ اللہ کی قسم میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔ میں نے تو اس لونڈی کو غلامی ... ـن کے ساتھ شادی کرادی ہے اور وہ میرے لئے اتنا سا ہدیہ

پسند کرتی ہے۔

تو میں اور میرے ساتھی آپ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اس ہدیہ کو قبول کر ہی لیا اور مجھے اس سے بھی ایک ہزار دینار عطاء کئے۔

عشق حرام کے آخری درجہ کا علاج

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ نے جو عشق کا علاج ذکر کیا ہے کہ اگر ایسا معشوق ہو جس سے شادی کرنا جائز ہو تو شادی کرلو اور آپ نے یہ بھی امید دلائی کہ یہ ممکن ہے اور ایسا بہت سے افراد کو حاصل ہوا ہے۔ مگر آپ اس عشق کا کیا علاج تجویز کرتے ہیں جس کو حاصل کرنے کی شریعت میں اجازت نہ ہو مثلاً وہ عورت جو خاوند والی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہے جیسے قریب بہ بلوغ لڑکا۔ کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے جب کہ عاشق کا جسم کمزور ہو چکا ہے اور بے خوابی بہت ہوگئی ہے اور وہ جنوں کی حد کو پہنچ چکا ہے۔

جواب: عشق کی تمام امراض میں کامل علاج تو پرہیز ہی ہے اور یہ پرہیز محبوب کو مضبوط ارادہ کے ساتھ چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ پرہیز حاصل ہوگیا تو علاج بہتر ہوگا اور اس وقت یہ ظاہری اور باطنی طور پر مفید ہوگا۔ اس کے لئے وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی بارگاہ میں منت و زاری بھی کرے اور کثرت سے دعائیں کرے کیونکہ یہ مجبور بھی ہے اور اللہ تعالی مجبور کی دعا کو ضرور سنتا ہے جب وہ اس سے فریاد کرے۔ پھر اس کا علاج کیا جائے کیونکہ اسباب اختیار کرنا توکل اور دعا کے مخالف نہیں ہے۔

باب 51

ظاہری علاج

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب عاشق کا بدن کمزور ہو جائے تو اس میں حرارت بہت جلد بھڑک اٹھتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کو تر چیزیں استعمال کرائیں، بنفشہ اور نیلوفر (کنول کا پھول) سنگھائیں، ہلکا پھلکا نہلائیں، نیند زیادہ کرائیں اور مرطوب غذائیں استعمال کرائیں، اور خوبصورت باغ کا صاف ستھرا پانی دکھلائیں، اور ہنسانے والی باتیں سنائیں۔

نیز اس کے علاج میں سے عاشق کو سفر کرانا بھی مفید ہے کیونکہ سفر کیساتھ محبوب سے دوری حاصل ہوتی ہے اور بدن سے ہر بعید شے دل سے بھی دوری پیدا کرتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ عاشق ابتداء سفر میں شوق کو دبا کر رکھے جیسے مصیبت زدہ شخص اپنی ابتدائے مصیبت میں صبر سے کام لیتا ہے۔ اس طرح سے زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ عشق بھی ہلکا ہو جائے گا۔

اس طرح سے تلاش معاش اور کاریگری میں مصروف رہنا بھی عاشق کے دل کو تسلی بخشتا ہے۔ کیونکہ عشق کرنا فارغ آدمی کا کام ہے جو فارغ اوقات میں اور تنہائی میں شوق کی بنا پر معشوق کی صورت کو مدنظر رکھتا ہے اور عاشق معشوق کی تمثیل کو اپنے باطن میں جگہ دیتا ہے اس لئے جب غیر محبوب کے ساتھ دل مشغول ہو جائے گا تو محبت کم ہوتی چلی جائے گی اور عشق مٹتا جائے گا اور فراموشی حاصل ہو جائے گی۔

اور ایک علاج یہ ہے کہ ایسے شخص کو نکاح کی پیش کش کی جائے اور جہاں جہاں رشتہ ہو سکے ایسی عورتوں کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے ہو سکتا ہے کہ اس طریقہ سے

اس کے عشق کا علاج کیا جا سکے۔

حسن کا معیار

(حسن کا معیار تو حکماء اور اہل فن کے نزدیک مقرر ہے مگر) محبوب کے نزدیک حسن وہ ہے جو اس کے دل میں اتر جائے اس لئے اس کو نکاح کی غرض سے عورتیں اور لڑکیاں دکھائی جائیں اس طریقہ سے غالب یہ ہے کہ اس کو اس کے حسن کا معیار مل ہی جائے گا۔ اگر نہ ملے تو (گھر کی عورتیں) اس کی تلاش میں رہیں کیونکہ نفس کبھی ایک حالت پر نہیں رہتا اور عام طور پر بعد کی چیز پہلی بھلا دیتی ہے۔ (اس کی دلیل درج ذیل حکایت ہے)

حکایت

بنو امیہ کے غلام حسین بن علی کے والد کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا جب علاقہ شراۃ میں پہنچا اور رات قریب ہو گئی تھی تو میں نے ایک محل دیکھا اور اس کی طرف چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے محل کے دروازہ پر ایک عورت کو دیکھا جبکہ میں نے اس طرح کی ہیبت اور جلال کی عورت کبھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دے کر پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا عرب کے بنو امیہ قبیلہ کا ایک شخص ہوں۔ اس نے کہا خوش آمدید اللہ آپ کو زندگی بخشے (سواری سے) اتر آؤ یہ آپ کا ہی گھر ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اللہ آپ کو عافیت دے۔ اس نے کہا میں بھی آپ کی قوم کی ایک عورت ہوں۔

چنانچہ اس نے میری رہائش اور مہمان نوازی کا حکم دیا اور میں نے بہت اچھے طریقے سے رات گذاری۔ جب صبح ہوئی تو اس نے قاصد روانہ کر کے مجھ سے پوچھا رات کیسی رہی؟ آپ نے کیسی صبح کی؟ میں نے کہا رات بھی خوب گذری ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خاطر تواضع کرنے والی خاتون اللہ کی قسم کبھی نہیں دیکھی

نہ ہی آپ جیسے عمدہ اخلاق کی خاتون دیکھی ہے۔ اس نے کہا مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ یہاں سے چلے جائیں جب آپ اس (سامنے والے) گرجا گھر میں پہنچ جائیں تو میرے چچا زاد سے ملیں وہ میرا خاوند بھی ہے اسی گرجا گھر میں اس پر عیسائیت غالب ہوگئی ہے اس نے مجھے چھوڑ کر وہاں کی رہائش کرلی ہے۔ تم اس کو دیکھو اور اپنے یہاں رات گذارنے کا ذکر کرو اور جو میں نے پیغام دیا ہے وہ بھی جا کر کہہ دو۔ تو میں نے کہا میں یہ کام ضرور کروں گا مجھے بھی اس سے خوشی ہوگی۔

چنانچہ میں وہاں سے نکل کر گرجا گھر میں پہنچ گیا۔ وہاں پر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو اس کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ بہت حسین جوان تھا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تو میں نے اپنے متعلق بھی بتلایا اور یہ بھی کہ میں نے رات کہاں گذاری ہے اور یہ بھی کہا جو عورت نے پیغام دیا تھا۔ تو اس نے کہا اس عورت نے سچ کہا ہے میں آپ کی قوم میں سے قبیلہ حارث بن حکیم کا آدمی ہوں۔ پھر اس نے چیخ کر پکارا اے قسا۔ تو اس کے پاس ایک عیسائی عورت نکل کر آئی جس پر پادریوں کا لباس تھا اور زنار پہن رکھی تھی۔ میں نے اس جیسی حسین نہ پہلے کبھی دیکھی نہ بعد میں۔ اس مرد نے کہا یہ قسطا ہے اور وہ اروی ہے اور میں یہ کہتا ہوں۔

تبدلت قسا بعد اروی وجهها
كذاك لعمری الحب يذهب بالحب

(ترجمہ)

میں نے اروی اور اس کی محبت کے بعد قسطا سے تبادلہ کرلیا۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم اسی طرح سے ایک کی محبت دوسری کی محبت کو مٹا دیتی ہے۔

ایک علاج یہ ہے

ظاہری علاج میں ایک کثرت جماع بھی ہے اگرچہ غیر محبوب (بیوی) سے ہو۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حرارت کو کم کرتا ہے جس سے عشق پروان چڑھے۔ چنانچہ جب فطری حرارت ضعیف ہوگی تو فتور حاصل ہوگا دل میں ٹھنڈک ہوگی اور عشق کے شعلے ماند پڑ جائیں گے۔

اور ایک علاج یہ ہے کہ بیماروں کی عیادت کرے جنازوں کے ساتھ جائے، قبروں کی زیارت کرلے، مردوں کو دیکھے، موت اور اس کے بعد کے حالات ن فکر کرے یہ سب خواہش کی آگ کو بجھادیں گی جیسا کہ گانا سننے سے اور کھیل کود سے اس کو تقویت ہوتی ہے۔

اسی طرح سے مجالس ذکرالٰہی میں، تارک الدنیا لوگوں کی صحبت میں اور نیک لوگوں کے حالات اور وعظوں کے سننے سے بھی عشق کا علاج ہوتا ہے۔

باطنی علاج

(۱) باطنی طور پر ایک علاج یہ ہے کہ تم یہ خیال کرو اور جانو کہ تمہارا محبوب ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمہارے دل میں اترا ہوا ہے تم اپنی فکر کو محبوب کے عیبوں میں استعمال کرو تمہیں تسلی ہو جائے گی کیونکہ انسان نجاستوں اور گندگیوں میں ملوث ہوتا ہے جبکہ عاشق اپنے معشوق کو حالت کمال میں دیکھتا ہے اور اس کی خواہش نفس معشوق کا کوئی عیب نہیں دیکھنے دیتی۔مگر حقائق اعتدال اور میانہ روی سے واضح ہوتے ہیں جبکہ خواہش نفس ایسا ظالم حکمران ہے جو عیبوں کو چھپا دیتی ہے۔ اس وجہ سے عاشق معشوق کی برائیوں کو بھی اچھا جانتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے ہارون رشید نے پوچھا

کہ عشق کی تعریف اور پہچان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب معشوق کے پیاز کی خوشبو عاشق کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ معلوم ہو۔

(۲) حکماء فرماتے ہیں کہ خواہش کی آنکھ کانی ہوتی ہے۔ اسی کی وجہ سے انسان اپنی بیوی سے منہ پھیر کر اس پر اجنبی عورت کو ترجیح دیتا ہے چاہے اس کی بیوی زیادہ خوبصورت بھی کیوں نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اجنبی عورت کے عیب اس کے سامنے ظاہر نہیں ہوتے اور بیوی کے ظاہر ہوتے ہیں میل جول کی وجہ سے۔ اسی لئے جب وہ اس جدید محبوبہ سے اختلاط کرتا ہے اور اس اختلاط سے اس کی چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں تو اس کا دل بھر جاتا ہے اور پھر دوسری کی تلاش میں لگ جاتا ہے اور پھر اس کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(۳) مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے بدن میں اور اس کی گندگی اور برائیوں کو جن کو لباس نے چھپا رکھا ہے اگر فکر میں استعمال کرے تو عشق ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے تو تم اس کی آلائشوں اور گندگیوں کی فکر کرو۔

(۴) اس بنا پر عاشقوں کی بہت سی جماعت نے معشوقوں کی شکایت کی اور ان سے دور ہو گئے اور اس کی وجہ صرف یہ تھی جب ان سے اختلاط ہوا تو انسانی عیوب ظاہر ہوئے اور ان سے نفرت ہو گئی اور پریشان ہوئے۔

(۵) کبھی تو ایسے طریقہ سے انسان کو تسلی ہوتی ہے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا مثلاً کوئی شخص کسی عورت سے محبت کرتا ہے پھر جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نسبت اور رشتہ داری تو میرے فلاں دوست کے ساتھ ہے تو باز آجاتا ہے اور عشق ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

عشق چھوڑ کر صبر کرنے کا انعام

جو آدمی اپنے اعضاء کو گناہ سے روکے، عشق کو دبائے اور خود کو پاکدامن رکھے گناہ کی حرکات نہ کرے، اور صبر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے کہ اے الٰہی جتنا ہمت مجھ میں تھی میں نے کرلی، اب جو میری طاقت میں نہیں اس سے تو مجھے محفوظ رکھنا۔

اگر کوئی شخص ان حالات میں ایسا کرے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل تجاوز لامتی عما حدثت به انفسها ما لم تتکلم او تعمل به. (بخاری، مسلم)۔(۱۰۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت میں سے ان (گناہ کی خواہشات وارادہ) کو جن کے بارہ میں نفس گفتگو کرتا ہے جب تک کہ انسان اس کا کلام نہ کرے یا اس پر عمل نہ کرے۔

حضرت جنید بغدادیؒ

سید الاولیاء حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو کچھ انسان کے دل میں آتا ہے اس کی وجہ سے انسان پر عیب نہیں لگایا جاتا بلکہ اس وقت عیب لگایا جاتا ہے جب اس پر عمل درآمد کرے جو اس کی طبیعت میں آئے۔

---

(۱۰۸) رواه البخاري (٦٦٦٤)، ومسلم (١٢٧)، وأبو داود (٢٢٠٩)، والترمذي (١١٨٣)، والنسائي ١٥٦/٦-١٥٧، وابن ماجه (٢٠٤٠) و(٢٠٤٤)، وأحمد في المسند ٣٩٨/٢، ٤٢٥، ٤٧٤، ٤٨١، ٤٩١، والبيهقي في سننه الكبرى ٢٩٨/٧، وابن حبان في صحيحه (٤٣٣٤-٤٣٣٥)۔

مختصر اور پر اثر باتیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ارشاد

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

کہاں ہیں وہ خوبصورت لوگ جن کے چہرے چمکتے دمکتے تھے، کہاں ہیں وہ جن کی جوانی پر لوگ رشک کھاتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر آباد کیے اور فصیلوں کے ساتھ ان کی حفاظت کی؟ کہاں ہیں وہ جن کو جنگ کے میدانوں میں غلبہ حاصل ہوتا تھا؟

ان کو زمانہ نے پیس کر رکھ دیا اور انجام کار یہ قبر کے اندھیرے میں جا پڑے (اور اب وہ یہ فریاد کرتے ہیں) ہائے آگ، ہائے آگ، ہمیں بچاؤ، ہمیں بچاؤ۔

حضرت ابن مسعودؓ کا ارشاد

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو!

تم رات دن کی گذرگاہ میں ہو۔ تمہاری زندگیاں کم ہو رہی ہیں، تمہارے اعمال ریکارڈ رکھے جا رہے ہیں اور موت اچانک آنے والی ہے۔ پس جو شخص تم سے اچھائی کی کاشت کرے گا وہ (قیامت میں) اس کو خوشی خوشی کاٹے گا اور جو برائی کی کاشت کرے گا وہ اس کو عنقریب شرمندگی سے کاٹے گا، ہر کاشتکار کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کاشت کرتا ہے۔

پتھر پر کندہ عبرت

ابوزکریا تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ بیت اللہ شریف میں موجود تھے اس وقت ایک کندہ کیا ہوا پتھر پیش کیا گیا تو سلیمان نے اس کے پڑھنے والے کو طلب کیا تو حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور آپ نے اس کو پڑھا تو اس پر یہ لکھا ہوا تھا:

اے انسان! اگر تو دیکھ لے کہ تیری موت کتنا قریب ہو چکی ہے تو تو اپنی طویل امید سے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کر لے۔ اور تجھے شرمندگی ہو اگر تیرا قدم پھسل جائے تو تیرے رشتہ دار اور نوکر چاکر بھی ساتھ چھوڑ دیں اور تیرا باپ اور قریبی رشتہ دار الگ ہو جائیں اور بیٹا اور کنبہ بھی الگ ہو جائے۔ اب تو دوبارہ دنیا میں لوٹنے والا نہیں، اور نہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا۔ اس لئے قیامت کے دن کے لئے حسرت اور ندامت سے پہلے نیک عمل کر لے۔

امام اوزاعیؒ کی نصیحت

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی کو سلام کے بعد لکھا کہ

تم ہر طرف سے (شریعت کی) جکڑ بندیوں میں (یعنی شریعت کے احکام کے (مکلّف) ہو۔ یاد رکھو تم روزانہ رات دن (قیامت کی طرف) ہنکائے جا رہے ہو، لہذا تم اللہ سے اور اس کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو اور جب تمہارا آخری سانس نکل رہا ہو تو تم اسی حالت (ایمان) پر ثابت قدم ہوؤ۔ والسلام

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

تو آپ نے اس کو یہ تحریر فرمایا:

اما بعد! تم دنیا کو اس طرح بنالو جس میں تم نے اپنی خواہشات پوری نہ کرنے کا روزہ رکھا ہوا ہے اور اس کی افطاری موت سے کرو (اور یہ سمجھ لو کہ موت آہی چکی ہے اور ابھی افطار کرلوں گا)
والسلام

تو اس شخص نے آپ کو لکھا کہ آپ مجھے اور نصیحت کریں۔ تو آپ نے لکھا

اما بعد! اپنے دین کو صحیح سالم رکھ کر دنیا سے معمولی چیز پر کفایت کرلے جس طرح سے بہت سے لوگ دین گنوا کر بہت سی دنیا حاصل کرکے خوش ہوتے ہیں۔ والسلام

جاننے والا انجان کی طرح نہیں

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر یہ وحی فرمائی تھی کہ

میرا انتقام اس شخص پر ایسا نہیں ہے جو مجھے جانتا ہے اور میرے سامنے نافرمانی کی جرات کرتا ہے اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھے نہیں جانتا۔

اصل سرمایہ کو تباہ کرنے والا

محمد بن حاتم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمہارا اصل سرمایہ تمہارا دل اور تمہارا وقت ہیں جبکہ تو نے ان دونوں کو خیالات کی گندگیوں میں پھنسا دیا ہے اور اپنے اوقات کو ان گناہوں میں ضائع کر دیا ہے جو کرنے کے نہیں تھے۔ وہ شخص کب نفع کما سکتا ہے جس کا راس المال (اصل سرمایہ) ہی خسارہ میں ہو۔

بدن گھل رہے ہیں عمر فنا ہو رہی ہے

حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور ابو یوسف فسولی ملک شام کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی کودکر ان کے سامنے آیا اور ان کو سلام کیا پھر کہا اے ابو یوسف مجھے ایسی نصیحت کر دجس کو میں آپ کی جانب سے یاد رکھوں تو آپ رو پڑے پھر فرمایا:

اے بھائی! رات دن کا اختلاف اور ان کا بیت جانا دونوں تیرے بدن کو گرانے اور تیری عمر کر فنا کرنے اور تیرے اجل کو پورا کرنے میں جلدی کر رہے ہیں۔ اس لئے تجھے ضروری ہے اے میرے بھائی! تم اطمینان سے نہ بیٹھو حتیٰ کے یہ جان لو کہ تمہارا ٹھکانا اور مقام کیا ہوگا؟ اور تیرا پروردگار تجھ پر تیرے گناہوں اور غفلت کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل و رحمت کی وجہ سے تجھ سے راضی ہے۔ اے ضعیف انسان تو کل کو نطفہ تھا اور (اگلی) کل (یعنی موت کے بعد) سڑے ہوئے مردار کی

طرح ہوگا۔ اگر تجھے اپنا گلنا سڑنا بدبودار ہونا پسند نہیں ہے تو گناہوں سے باز آجا اور جان لے کہ تجھے اس وقت شرمندگی نہ ہو جب تجھے شرمندگی کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔

پھر حضرت ابو یوسف رونے لگے اور وہ شخص بھی رونے لگا اور میں بھی ان کے رونے کی وجہ سے رو رہا تھا اور وہ دونوں بے ہوش کر گر گئے تھے۔

تیرے سانس گن گن کر پورے کیئے جا رہے ہیں

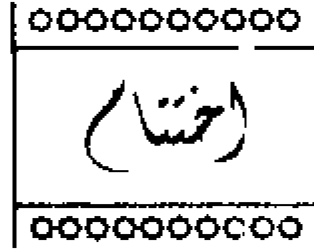
ایک دیہاتی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا

کیا تجھے زمانہ نصیحت نہیں کرتا (زندگی کے) دن تجھے خبردار نہیں کرتے؟ حالانکہ تیرے لمحے شمار ہو رہے ہیں اور سانس گنے جا رہے ہیں اور تیرا حال یہ ہے کہ تیرے نزدیک یہ دونوں تیرے سامنے تکلیف دہ بن کر سامنے آئیں گے (اور تجھے اس وقت تنبیہ ہوگی کہ ہائے میں نے ان کو کہاں خراب کیا)۔

ایک فیلسوف نے اپنے بھائی کو لکھا:

دنیا ایک خواب ہے اور آخرت بیداری ہے ان کے درمیان موت کا پل ہے لیکن ہم جھوٹے خوابوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

والسلام



الحمد للہ محدث عظیم، مؤرخ اسلام، خطیب اعظم، داعی کبیر، امام ابن جوزی قدس اللہ سرہ کی مایہ ناز کتاب " ذم الھوی " کا انتخاب اور اردو ترجمہ بنام "عشق مجازی کی تباہ کاریاں" خداوند تعالیٰ شانہ وعم نوالہ کی توفیق عمیق سے اور احسان عظیم سے مکمل ہوا۔ اللہ کریم اس کو شرف قبولیت سے مالا مال فرمائے اور سید المرسلین، حبیب رب العالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لئے اس کتاب کو دنیاوی عاشقوں کو عشق بازیوں سے اور عورتوں، لڑکوں اور مردوں کو خرابیوں اور بدکاریوں اور بدمعاشیوں سے بچانے کا شاندار ذریعہ نجات اور سعادت بنائے۔

فقط مسکین پر تقصیر

مفتی امداد اللہ انور کان اللہ لہ وکان ہو للہ

دار المعارف ملتان

مصادر تخریج

ميزان الاعتدال — للذهبي
كتاب العقل وفضله — لابن أبي الدنيا
الكامل — لابن عدي
الأوسط — للطبراني
السنن — للدارقطني
شعب الإيمان — للبيهقي
الضعفاء — للعقيلي
زوائد الزهد — لعبد الله بن أحمد بن حنبل
الموضوعات — لابن الجوزي
تلخيص الموضوعات للذهبي
الفوائد المجموعة — للشوكاني
الموضوعات — للصغاني
التذكرة — للفتني
المنار المنيف — لابن القيم
اللآليء المصنوعة — للسيوطي
كشف الخفاء — للعجلوني
مجمع الزوائد — للهيثمي
روضة العقلاء — لابن حبان
الدرالمنثور — للسيوطي
فتح القدير — للشوكاني
الترغيب — للأصبهاني
المسند — للامام احمد
المسند — للبزار
تلخيص المستدرك — للذهبي
الامثال — للعسكري
جمع الجوامع — للسيوطي
الجامع الصحيح — للبخاري
الجامع الصحيح — لمسلم
تاريخ بغداد — للخطيب البغدادي
كتاب الزهد — للبيهقي
مسند الفاروق — للحافظ ابن كثير
الزهد — لابن المبارك
المستدرك — للحاكم
السنن — لابي داود
السنن — للنسائي
السنن — للدارمي
السنن الكبرى — للبيهقي
حلية الأولياء — لابي نعيم
الصحيح — لابن حبان
السنن الكبرى — للنسائي
تحفة الأشراف — للامام المزى
عمل اليوم والليلة — للنسائي
تفسير جامع البيان — لابن جرير الطبري
تفسير — لعبد بن حميد
تفسير — لابن المنذر
المعجم الكبير — للطبراني

الكتاب	المؤلف
الجامع الصغير	للسيوطي
الأوسط	للطبراني
فيض القدير	للمناوي
التوبيخ	لأبي الشيخ
المغني عن حمل الاسفار	للحافظ العراقي
السنن	للترمذي
السنن	لابن ماجه
المستدرك	للحاكم
تلبيس إبليس	لابن الجوزي
الكامل	لابن عدي
وفيات الأعيان	لابن خلكان
الوافي بالوفيات	للصفدي
الجواب الكافي	لابن القيم
شرح صحيح مسلم	للنووي
مسند الشهاب	للقضاعي
الموطأ	للإمام مالك
اعتلال القلوب	للخرائطي
المصنف	لعبد الرزاق
التفسير	لابن أبي حاتم
كتاب الزهد	للإمام أحمد
التفسير	لابن مردويه
سير اعلام النبلاء	للذهبي
عشرة النساء من سنن الكبرى	للنسائي
مسند ابى داود	للطيالسي
روضة المحبين	لابن القيم
احكام النظر إلى المحرمات	لابن حبيب العامري
فتح الباري	للحافظ العسكلاني
موارد الظمآن	لابن حبان
كتاب التوّابين	لابن قدامة المقدسي
المسند	لأبي يعلى
الكليات	للكفوي
ديوان [illegible]	
تاريخ الإسلام	للامام الذهبي
كتاب الاغاني	للاصبهاني
التفسير	لابن مردويه

فہرست تصانیف وتراجم مفتی امداد اللہ انور

کتاب	تالیف
اسرار کائنات	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
اسم اعظم	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
اکابر کا مقام عبادت	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
جنت کے حسین مناظر	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
فضائل حفظ القرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
لذت مناجات	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
مناجاۃ الصالحین (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

نام کتاب	عربی	مصنف	مترجم
آنسوؤں کا سمندر	بحر الدموع	امام ابن الجوزیؒ	امداد اللہ انور
استغفارات حضرت حسن بصریؒ	الاستغفارات	حضرت حسن بصریؒ	امداد اللہ انور
اوصاف ولایت	طبقات الصوفیه	ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ	امداد اللہ انور
بادشاہوں کے واقعات	التبر المسبوک	امام غزالیؒ	امداد اللہ انور
تاریخ جنات وشیاطین	لقط المرجان	امام جلال الدین سیوطیؒ	امداد اللہ انور
فتاویٰ جدید فقہی مسائل	فتاویٰ محمودیہ (اردو)	مفتی محمود گنگوہیؒ	امداد اللہ انور
جواہر الاحادیث	کنوز الحقائق	محمد عبدالرؤوف المناویؒ	امداد اللہ انور
جہنم کے خوفناک مناظر	التخویف من النار	امام ابن رجب حنبلیؒ	امداد اللہ انور
رحمت کے خزانے	المتجر الرابح	امام دمیاطیؒ	امداد اللہ انور
عشق مجازی کی تباہ کاریاں	ذم الھوی	امام ابن الجوزیؒ	امداد اللہ انور
فضائل شادی	الافصاح	ابن حجر مکیؒ	امداد اللہ انور
فرشتوں کے عجیب حالات	الحبائک	امام سیوطیؒ	امداد اللہ انور
قیامت کے ہولناک مناظر	البدور السافرۃ	امام سیوطیؒ	امداد اللہ انور

زیر طبع تصانیف وتراجم

کتاب	مؤلف

ادعیۃ الصحابہؓ (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
اسماء النبی الکریمؐ	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
اسلاف کے آخری لمحات	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
اکابر کی مجرب دعائیں	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
تاریخ علم اکابر	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
تصاویر مدینہ	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
حکایات علم وعلماء	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
خدمت والدین	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
خشوع نماز	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
شرح وخواص اسماء حسنٰی	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
صحابہ کرامؓ کی دعائیں	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
فضائل تلاوت قرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
گنہگاروں کی مغفرت	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
مستند نماز حنفی	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ
معارف الاحادیث	مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

کتاب	ترجمہ	مصنف	مترجم
ترجمہ قرآن پاک	=		امداد اللہ انور
اکابر کی تمنائیں	المتمنین	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور
امتوں پر عذاب الٰہی کے واقعات	العقوبات	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور
تیسیر المنطق	=	مولانا عبد اللہؒ	امداد اللہ انور
تفسیر ابن عباسؓ	صحیفہ علی بن ابی طلحہ	علی بن ابی طلحہؒ	امداد اللہ انور
تفسیر عائشۃ الصدیقہؓ	مرویات ام المؤمنین	دکتور سعود	امداد اللہ انور
عبادت سے ولایت تک	بدایۃ الھدایہ	امام غزالیؒ	امداد اللہ انور
علم پر عمل کے تقاضے	اقتضاء العلم العمل	خطیب بغدادیؒ	امداد اللہ انور
فضائل شکر	الشکر للہ عزوجل	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور
فضائل شہادت	ابواب السعادۃ	علامہ سیوطیؒ	امداد اللہ انور

کتاب	عربی	مصنف	اصلاح
فضائل صبر	الصبر والثواب عليه	ابن ابي الدنيا	امداد الله انور
فضائل غربت	الجوع	ابن ابي الدنيا	امداد الله انور
مشاہیر علماء اسلام	مشاهير علماء الامصار	امام ابن حبانؒ	امداد الله انور

دیگر علماء کے مطبوعہ تراجم

کتاب	عربی	مترجم یا مؤلف	اصلاح وتزئین
حل قال بعض الناس	بعض الناس	؟ / عبدالمجید انور	امداد الله انور
خواص القرآن الکریم	الدر النظيم	امام یافعی / ؟	امداد الله انور
سانحہ علوم	حدائق الانوار	امام رازی / احمد بخش	امداد الله انور
سیلاب مغفرت	کتاب التوابین	ابن قدامہ / ریاض صادق	امداد الله انور
قصص انجیل	=	مولانا ریاض صادق	امداد الله انور
سچے ایمان کے جنگی معرکے	فتوح الشام	امام واقدیؒ / شبیر احمد	امداد الله انور
قبر کے حیرتناک مناظر	شرح الصدور	امام سیوطی / محمد عیسیٰ	امداد الله انور
کرامات اولیاء	روض الرياحين	امام یافعی / جعفر حق	امداد الله انور
محبوب کا حسن وجمال	=	محمد سلیمان منصور پوری	امداد الله انور
معجزات رسول اکرمؐ	الكلام المبين	مفتی عنایت احمد	امداد الله انور
نفیس پھول	صيد الخاطر	ابن جوزیؒ / عبدالمجید انور	امداد الله انور

دیگر علماء کے غیر مطبوعہ تراجم

کتاب	مصنف	مترجم	تسہیل وتزئین
آثار السنن	محمد بن علی شوق نیمویؒ	فضل الرحمٰن دھرم کوٹی	امداد الله انور
الادب المفرد	امام بخاریؒ	مولانا ریاض صادق	امداد الله انور
سنن دارمی	امام دارمیؒ		امداد الله انور
ہدیہ درود وسلام	یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ	مفتی ابو سالم زکریا	امداد الله انور